بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
تذکرہ حضرت سیدنا امیر ابوالعلاء قدس سرہ
الموسوم بہ
انوار العلاء
مرتبین
صوفی شمیم احمد ظفری ابوالعلائی نقشبندی چشتی قادری
سید شاہ قیام الدین نظامی قادری ابوالعلائی منعمی الفردوسی
ناشر
نظامی اکیڈمی ۔ کراچی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلَا اِنَّ اَوۡلِيَاءَ اللّٰهِ لَا يَمُوۡتُوۡنَ وَلٰكِنۡ يَنۡقَلِبُوۡنَ مِنۡ دَارٍ اِلٰى دَارٍ

تذکرہ حضرت سیّدنا امیر ابوالعلاء قدس سرہٗ

الموسوم بہ

انوار العلاء

مرتبین

صوفی شمیم احمد ظفری ابوالعلائی نقشبندی چشتی قادری

سیّد شاہ قیام الدین نظامی قادری ابوالعلائی منعمی الفردوسی

ناشر

نظامی اکیڈمی ۔ کراچی

نام کتاب :۔ انوار العلاء/اوراد فتحیہ/یاد خدا

مرتبین:۔ صوفی شمیم احمد ظفری ابوالعلائی نقشبندی چشتی قادری

سید شاہ قیام الدین نظامی قادری الفردوس

ناشر:۔ نظامی اکیڈمی۔ کراچی۔ فون نمبر: ۶۳۲۷۵۶۶

اشاعت:۔ جولائی ۲۰۰۷ء

طابع:۔ فیئر فین پرنٹرز، کراچی

تعداد:۔ ۳۰۰

ملنے کا پتہ:۔ ای۔۹/۴، ملیر توسیع کالونی (کھوکھراپار)

نزد بلال مسجد۔ کراچی۔ ۳۷، فون نمبر: ۴۵۰۰۲۵۱

معاونین:۔ جناب سید فیاض احمد (سعودی عرب)

جناب سید فرخ عالم فردوسی کراچی

فون نمبر: ۶۳۷۳۰۱۵ اور ۴۲۳۶۶۷۳

جناب سید شاہ قیام الدین نظامی کراچی۔

فہرست

انوار العلاء

حمد

مطبوعہ کلام

حضرت سیّد شاہ محمد اکبر ابو العلائی متخلص بہ اکبرؔ داناپوری

اے بے نیاز مالک ، مالک ہے نام تیرا
مجھ کو ہے ناز تجھ پر ، میں ہوں غلام تیرا
ہو شوق مرتے دم بھی اے خوش خرام تیرا
آنکھوں میں دم ہو اپنا لب پر ہو نام تیرا
میں ہوں ضعیف بندہ ، تو مالک قوی ہے
عصیاں ہے فعل میرا بخشش ہے کام تیرا
ہر مرغ باغ تیری تسبیح پڑھ رہا ہے
ہر برگ کی زباں سے سنتا ہوں نام تیرا
رٹ ایسی لگ گئی ہے جو چھوٹتی نہیں ہے
میٹھا ہے ذکر تیرا شیریں ہے نام تیرا
ہوگا بڑے بڑوں کا ہنگامہ روز محشر
اکبر قبول ہوگا کیوں کر سلام تیرا

بسم اللہ الرحمان الرحیم

﴿لو کان البحر مدادا لکلمت ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمت ربی﴾

خدایا جب تو نے خود یہ فرما دیا ہے تو کسی مخلوق بلکہ کل مخلوقات کی مجموعی کوششیں بھی تیری حمد وستائش سے کب عہدہ برآ ہو سکتی ہے۔ تو نے خود اپنی جتنی تعریف کی ہے وہی تیرے لائق وسزاوار ہے اور وہی تیرے لیے زیبا ہے۔

ہزاروں درود وسلام تیرے محبوب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم پر جو باعث تخلیقِ کائنات ہیں:

لولاک لما خلقت الافلاک

ترا عزّ لولاک تمکیں بس است
ثنائے تو طٰہٰ و یٰسٓ بس است
چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک السلام اے نبی الوریٰ

اور ہزاروں سلام آپ کے آل واصحاب پر جو ہماری نجات کے لیے کشتیِ نوح (علیہ الصلوۃ والسلام) کی مصداق ہیں اور انھیں ستارگانِ آفتاب نبوت و رسالت کی اقتدا و پیروی صحیح ہدایت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

(از سید قیام الدین نظامی قادری الفردوسی)

پاک وہند میں اسلام کی تبلیغ واشاعت کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ بہار وبنگال میں اسلام کی ابتداء سہروردی سلسلہ کے بزرگوں کے ہاتھوں ہوئی۔ان دونوں صوبوں کے ابتدائی مبلغین میں حضرت سید شہاب الدین پیر جگجوت سہروردیؒ (ف ۶۲۶ھ)، حضرت سلطان المخدوم شیخ یحیٰی سہروردیؒ (ف ۶۹۰ھ) بن شیخ اسرائیل بن امام محمد تاج فقیہ، حضرت حافظ تقی الدین سہروردی مہسوی اور حضرت سید احمد دمشقی رحمہم اللہ کا نام نامی بہت مشہور ہے۔پھر ساتویں اور آٹھویں صدی ہجری میں بنگال وبہار میں تبلیغ کا سنہرا دور آیا جس میں حضرت شیخ یحیٰی منیری سہروردیؒ کے صاحبزادے سلطان المحققین مخدوم جہاں حضرت شیخ شرف الدین احمد یحیٰی منیری فردوسی قدس سرہٗ (ف ۷۸۲ھ) نے بڑی نمایاں حیثیت حاصل کی اور سلسلہ فردوسیہ کے پلیٹ فارم سے تبلیغ کا کام آگے بڑھا۔بلاشبہ صوبہ بہار وبنگال میں سلسلہ قادریہ، چشتیہ، قلندریہ اور نقشبندیہ وغیرہ کی بھی خانقاہیں موجود تھیں ۔لیکن فردوسیہ سلسلہ کو مرکزی حیثیت حاصل رہی۔فردوسی بزرگوں کے ملفوظات ومکتوبات کا ایک بڑا ذخیرہ آج بھی موجود ہے۔سلسلہ فردوسیہ کے بعد دونوں صوبوں میں شطاریہ اور نقشبندیہ ابوالعلائیہ کو بڑا عروج حاصل ہوا۔

سلسلہ شطاریہ کے مایہ ناز بزرگ حضرت مخدوم قاضن شطاریؒ ترہتی ہیں۔جو شیخ اسماعیل بن امام محمد تاج فقیہؒ کی اولاد سے ہیں۔آپ کی تعلیم وتربیت شطاریہ طریقہ پر

حضرت عبداللہ شطارؒ سے ہوئی تھی اور آپ ہی کے ذریعہ بہار و بنگال اور گوالیار کے علاقوں میں سلسلہ شطاریہ پہنچا۔ حضرت مخدوم قاضن شطاری بن شیخ عالم بن شیخ جمال کے سجادہ وخلیفہ آپ کے صاحبزادے حضرت مخدوم ہدایت اللہ پیر سرمست تیغ آویزانؒ تھے۔ جن کے مرید وخلیفہ حضرت حاجی حمید الدین حضورؒ تھے اور حضرت حاجی حضور کے مرید وخلیفہ حضرت محمد غوث گوالیاریؒ تھے جن کا یہ قول معروف ومشہور ہے:

''اگر مرشد نہ باشد مکتوبات شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری مطالعہ کند تا فریب نفس ووسواس خناس دریابد۔''

سلسلہ فردوسیہ اور شطاریہ کے بعد جس سلسلے نے بہار و بنگال کو علم تصوف اور روحانی کرنوں سے منوّر کیا وہ سلسلہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ ہے۔ ابوالعلائیہ دراصل نقشبندیہ کی شاخ ہے جس کی ابتداء حضرت سیدنا ابوالعلاءؒ سے ہوئی۔ آپ کے والد بزرگوار سادات رضویہ سے تھے اور والدہ محترمہ حضرت خواجہ عبیداللہ احرار سمرقندی کی اولاد سے تھیں۔ آپ کو بیعت وخلافت سلسلہ نقشبندیہ میں اپنے چچا اور سسر حضرت امیر عبداللہ نقشبندیؒ سے تھی۔ قبل بیعت وخلافت آپ حضرت مخدوم شاہ دولت منیری فردوسیؒ کی صحبت بابرکت سے مستفیض ہو چکے تھے اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری اجمیری قدس سرہٗ العزیز کے روضہ اقدس سے رُوحانی فیوض وبرکات حاصل کر چکے تھے۔ سلسلہ نقشبندیہ میں محفل سماع نہیں ہے۔ لیکن آپ کے ذوقِ سماع کو دیکھتے ہوئے پیر ومرشد حضرت امیر عبداللہ نقشبندیؒ نے خصوصی طور پر سماع کی اجازت مرحمت فرمائی۔ ہندوستان میں سلسلۂ نقشبندیہ دو بزرگوں کے ذریعے پھیلا۔ ایک حضرت احمد مجدد الف ثانیؒ دوسرے سیدنا ابوالعلاء۔ نقشبندیہ مجددیہ میں محفل سماع نہیں ہے لیکن حضرت سیدنا ابوالعلاءؒ کے سلسلہ کے تمام بزرگ محفل سماع منعقد کرتے اور سنتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب ''انوار العلاء'' دراصل تذکرہ حضرت سیدنا ابوالعلاءؒ اور بزرگان

نقشبندیہ ابوالعلائیہ کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ یہ کتاب مستند دعاؤں، ذکر اذکار، اشغال و ذکار، ورد و وظائف، ماثورہ دعاؤں، درود شریف اور نقش وتعویذات کا مجموعہ بھی ہے۔ اس کتاب کی ترتیب وتالیف جناب صوفی شمیم احمد شاہ ظفری ابوالعلائی مدظلہ العالی کی کاوشوں اور ذاتی ذخیرۂ مواد کا نتیجہ ہے۔

حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی قدس سرہٗ کی ''اورادِ فتحیہ'' اور حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوبؒ کی تصنیف ''یادِ خدا'' کو بھی اس کتاب میں شامل کرلیا گیا ہے۔

محترم جناب صوفی شمیم احمد نقشبندی ابوالعلائی ظفری مدظلہ العالی ملیر کے علاقہ کھوکھراپار میں خانقاہ ظفری ابوالعلائی کے سجادہ نشیں ہیں جس کی بنیاد آپ کے مرشد حضرت سید شاہ محمد ظفر سجاد علیہ الرحمۃ نے رکھی تھی۔ حضرت شاہ ظفر سجاد علیہ الرحمۃ نے ہندوستان سے تشریف لاکر خود اپنے ہاتھوں جناب صوفی صاحب کی دستار بندی کی اور اپنی سجادگی پر متمکن فرمایا تھا۔ حضرت صوفی شمیم احمد صاحب گزشتہ چالیس سال سے سلسلہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ کی تبلیغ واشاعت اور خلق خدا کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ بلاشبہ آپ نے اپنے پیران سلسلہ کے مشن کو بڑی خوبی اور کامیابی سے آگے بڑھایا ہے۔ آپ کے مریدوں اور خلفاء کی ایک بڑی تعداد پورے ملک میں پھیلی ہوئی ہے۔ آپ نے ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ میں راقم السطور سید قیام الدین کو بھی اپنے سلسلوں کی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا ہے۔ ناچیز کو اس پر ناز ہے کہ سلسلہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ کی نعمت دو واسطوں سے حاصل ہوئی۔ اول حضرت شاہ محمد اکبر دانشمند داناپوریؒ اور حضرت شاہ رکن الدین عشق عظیم آبادیؒ کے واسطے سے حضرت صوفی صاحب مدظلہ نے عطا فرمایا۔ دوم حضرت مخدوم سید شاہ یحییٰ علی صفی پوریؒ اور حضرت مخدوم منعم پاکؒ کے واسطے سے عم محترم سید شاہ محمد اصغر حسین زیدی قادری منعمیؒ نے عطا فرمائی ہے۔ میں نے اپنے طور پر کوشش کی ہے کہ کتاب میں موجود غلطیاں درست ہوکر اشاعت پذیر ہو لیکن باقی رہ جانے والے اغلاط کے لیے

میں قارئین کرام سے معافی کا خواستگار ہوں۔

آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ یہ کتاب عموماً تمام مسلمانوں اور خصوصاً اہل تصوف میں قدر کی نگاہ سے دیکھی اور پڑھی جائے اور حضرت صوفی صاب مدظلہ کے لیے صدقہ جاریہ ثابت ہو۔ آمین یارب العالمین۔

بسم اللہ الرحمان الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد! احقر العباد محمد شمیم احمد ظفری ابوالعلائی عظیم آبادی سجادہ نشیں خانقاہ ظفری ابوالعلائی، ملیر توسیع کالونی کراچی، پاکستان نے بلحاظِ خصوصیت تعلیم طریقت کے برادرِ عزیز سیّد شاہ قیام الدین نظامی قادری الفردوسی مقیم کراچی، مؤلف ''شرقا کی نگری'' کو اپنے درج ذیل چار سلسلوں کی اجازت وخلافت سے سرفراز کرتا ہوں۔ برادرِ موصوف، شرف العارفین نجم الصابرین حضرت سید شاہ محمد مصطفیٰ حسن فردوسی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص ہیں۔ اُمید واثق رکھتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے برادرم سید شاہ قیام الدین سلمہٗ اللہ تعالیٰ کو ان ذمہ داریوں کو بحسن وخوبی انجام دینے، راہِ شریعت وطریقت کی تعلیمات کو پھیلانے اور حقیقت کو پانے کی طاقت وہمت عطا کرے اور کامیابی وکامرانی سے ہمکنار کرے۔ آمین

(سلسلہ ہائے اجازت وخلافت)

۱۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ، ۲۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ، ۳۔ سلسلہ عالیہ قادریہ، ۴۔ سلسلہ عالیہ سہروردیہ

دستخط گواہان

۱۔ سید قطب نور عالم ابوالعلائی

۲۔ خواجہ ابوالحسنات

۳۔ سید فخر الدین احمد

۴۔ خواجہ محمد احمد سیفی نقشبندی چشتی قادری سہروردی

دستخط

احقر العباد شمیم احمد ظفری ابوالعلائی

تاریخ: ۱۰، ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ

سبب تالیف و تعارف مؤلف

از سید شاہ عطاء الحق ابو العلائی علیہ الرحمۃ

کتاب "انوارالعلاء":

اس کتاب کے پہلے اور اصل محرک جناب صوفی شمیم احمد خان یوسف زئی سجادہ نشیں خانقاہ ظفری ابوالعلائی نقشبندی عظیم آبادی ہیں۔ آپ کی یہ دلی خواہش تھی کہ سیدنا ابو العلاء نقشبندی چشتیؒ کے حالات، ان کی سیرت وسوانح، ان کے اقوال وافعال، ان کے مکاتیب ورسائل اوران کی تعلیمات اختصار کے ساتھ ہی سہی، ایک کتاب کی صورت میں طبع ہوکر شائع ہوجائے اور عوام وخواص ان سے اکتسابِ فیض کرسکیں۔ بزرگانِ دین کے تذکرہ کا مطالعہ موجب فیوض وبرکات ہے۔ جیسا کہ مخدوم جہاں حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری فردوسی قدس سرہٗ کے قول سے ظاہر ہوتا ہے۔ کسی نے مخدوم جہاںؒ سے پوچھا کہ جس وقت بزرگانِ دین زمانے کی نامساعد حالات کی بنا پر اپنے آپ کو چھپالیں گے اور مسلمانوں کو اولیاء اللہ کی صحبتیں میسر نہ ہوسکیں گی اس وقت ان کے فیوض وبرکات کے حاصل کرنے کی صورت کیا ہوگی؟ حضرت مخدوم جہاںؒ نے ارشاد فرمایا کہ ایسے زمانے میں ان بزرگوں کی تصانیف، مکتوبات وملفوظات اوران کے احوال واقوال کے مطالعہ سے فیض ملتا رہے گا۔ اس کتاب میں موجود معلومات جناب صوفی شمیم احمد صاحب کے اپنے ذاتی ذخیرۂ مواد اوران کے ہم عصر احباب کے مشورے اورتعاون سے اکٹھا کرکے مرتب کیے گئے ہیں۔

میں نے بغور اس کتاب ''انوارالعلاء'' کے مسودے کا مطالعہ کیا ہے اور سمجھتا ہوں کہ اس کی طباعت ہونی چاہیئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ نورِ چشم سید فرخ احمد فردوسی سلمہٗ

برادرم سید شاہ قیام الدین نظامی قادری الفردوسی صاحب کے مشورے اور تعاون سے اس کارِ خیر کو پایۂ تکمیل کو پہنچائیں گے۔

جناب صوفی شمیم احمد خان صاحب یوسف زئی:

آج سے تقریباً آٹھ سو سال قبل مسلمان مجاہدین کا ایک قافلہ دہلی سے بہ زمانہ سلطان محمد شاہ تغلق صوبہ بہار پہنچا۔ اس قافلہ کے امیر المجاہدین حضرت سید ابراہیم ملک بیاؒ تھے۔ اس قافلۂ جہاد میں سید احمد جاجنیریؒ اور سید محمد جاجنیریؒ کے علاوہ ایک مجاہد الاسلام اور صوفی صاحب موصوف کے جدّ اعلیٰ نعمت خان یوسف زئی بھی شامل تھے۔ حضرت سید ابراہیم ملک بیاؒ کی زیرِ سرکردگی صوبہ بہار کے ضلع مونگیر میں بارہ گیاں، ہزاری باغ اور رہتاس کے علاقوں پر فوج کشی کی گئی۔ یہ علاقے فتح ہوئے اور مسلمانوں کو ہندو راجواڑوں کے ظلم وستم سے نجات ملی۔ ان معرکوں کے اختتام پر مجاہدین کا ایک بڑا طبقہ بہار کے مختلف علاقوں میں قیام پذیر ہوگیا۔ حضرت نعمت خان یوسف زئیؒ نے بہار میں تبلیغ دین اور مجاہدانہ سرگرمیوں کو اپنے لیے منتخب فرمایا۔ آپ نے ایک جہاد میں جام شہادت نوش فرمایا اور شہر بہار شریف کی چھوٹی پہاڑی پر حضرت سید ابراہیم ملک بیاؒ کے پائتیں آسودۂ خاک ہیں۔ آپ کا مزار اقدس آج بھی ''مزار نعمت خان شہیدؒ'' کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت سید ابراہیم ملک بیاؒ قدس سرہٗ کا تفصیلی تذکرہ برادرم شاہ قیام الدین صاحب کی کتاب ''شرفا کی نگری'' حصہ اول میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

حضرت نعمت خان شہید کی اہلیہ کا تعلق بھی افغانستان کے معروف قبیلہ یوسف زئی سے تھا۔ جن کے بطن سے نعمت خان شہید کے اکلوتے صاحبزادے فاضل خان یوسف زئی تھے۔ آپ کی آخری آرام گاہ بھی چھوٹی پہاڑی پر اپنے والد کے قریب ہی ہے۔ کئی پشتوں کے بعد فاضل خان یوسف زئی کی اولادوں میں افضل خان یوسف زئی کا نام ملتا ہے جو شہر عظیم آباد پٹنہ کے محلہ سلطان گنج میں ایک تاریخی عمارت ''نوگھروا'' کے قریب رہائش پذیر

تھے۔ جناب افضل خان یوسف زئی صاحب ثروت اور شہر کے مشہور رئیس تھے۔ دولتِ دنیا کے ساتھ ساتھ دردمند دل کے مالک تھے۔ تصوف اور صوفیوں سے قلبی لگاؤ رکھتے تھے۔ یہی نیک نام حضرت افضل خان مرحوم جناب صوفی شاہ شمیم احمد خان یوسف زئی کے جدِ محترم ہیں۔ افضل خان کے دو صاحبزادے تھے۔

پسر اول: تصدق حسین خان اور پسر دوم: فضیلت حسین خان

جناب افضل خان مرحوم نے اپنے بچوں کی دینی اور دنیوی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دی جس کا نتیجہ تھا کہ دونوں صاحبزادے خشیت الٰہی اور عشقِ رسول ﷺ سے سرشار تھے۔

تصدق حسین خاں کو چار اولاد ہوئیں۔ دو لڑکے اور دو لڑکیاں۔ پسر اول شاہ تجمل حسین خان اور پسر دوم ڈاکٹر قمر الدین خان۔ جناب شاہ تجمل حسین خان مرحوم کو بیعت حضرت شاہ محمد اکبر دانشمند قدس سرہٗ سجادہ نشیں خانقاہ چشتیہ ابوالعلائیہ شاہ ٹولی داناپور سے تھی اور اجازت و خلافت حضرت شاہ محمد محسن دانشمند بن حضرت شاہ محمد اکبر قدس سرہٗ سے۔ شاہ تجمل حسین خان مرحوم متقی و پرہیزگار اور تہجد گزار بزرگ تھے۔ پیر کے چہیتے مریدوں میں شمار تھا۔ سیدنا ابوالعلاء کی محبت اور عشق رسول ﷺ سے سرشار تھے۔ آپ کی محل اولیٰ سے ایک لڑکی مسماۃ اللہ باندی عرف باندو تھیں جن کی شادی محلّہ گلزار باغ پٹنہ کے متمول گھرانے میں ہوئی تھی۔ محل دوم سے ایک صاحبزادے صوفی شمیم احمد خان صاحب موصوف اور ایک صاحبزادی مسماۃ اکبری بیگم تھیں۔ جناب شاہ تجمل حسین مرحوم کا وصال تقسیم ہند کے بعد شہر پٹنہ میں ہوا۔ آپ محلّہ سلطان گنج نزد نوگھروا میں اپنے چچا شاہ فضیلت حسین خان دائی منعمیؒ کے مزار کے قریب آرام فرما ہیں۔

جناب صوفی شاہ شمیم احمد صاحب اپنے والد بزرگوار کے وصال کے بعد اپنی والدہ اور ہمشیرہ کے ہمراہ کراچی تشریف لائے اور کھوکھراپار، ملیر توسیع کالونی میں قیام پذیر

ہوئے۔ تا دمِ تحریر اسی علاقے میں رہائش رکھتے ہیں۔ آپ کو بیعت حضرت شاہ محمد ظفر سجاد علیہ الرحمۃ سجادہ نشیں خانقاہ شاہ ٹولی داناپور سے ہے۔ ایک بار جب آپ کے مرشد ہندوستان سے کراچی تشریف لائے تو اپنے لائق مرید کو کراچی میں اپنی سجادگی پر بٹھایا اور سلسلہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور ابوالعلائیہ کی اجازت و خلافت عطا فرمائی۔ صوفی شاہ شمیم احمد نقشبندی ابو العلائی ظفری نے ساری زندگی محنت مزدوری یعنی ملازمت کے پیشے سے روزی کمایا اور اسی پاک و طیب اور حلال روزی سے گزشتہ تیس چالیس سال سے تبلیغ دین اسلام، خدمتِ خلق اور اپنے پیرانِ عظام کے سلسلہ کی اشاعت میں کوشاں ہیں اور ماشاءاللہ کامیاب و کامران ہیں۔ مریدوں اور عقیدتمندوں کا ایک بڑا حلقہ رکھتے ہیں۔ آپ کے خلفاء ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ کی کاوشوں، دین و مذہب سے لگاؤ اور صوفیاء و علماء سے محبت اور آپ کی گوناگوں دوسری صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے مختلف دوسرے بزرگوں نے اپنے اپنے سلسلوں کی اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا۔ جن میں خواجہ شاہ ابوالحسنات صاحب نقشبندی ابوالعلائی مدظلہ یکے از خلفاء و اولاد بارگاہِ عشق پٹنہ، شاہ کلیم الحق فریدی مرحوم اور سید ابوسعید محسنی ابوالعلائی مرحوم کا نام نامی اسم گرامی بہت مشہور و معروف ہے۔

جناب صوفی شمیم احمد صاحب کو اپنے مرشد اور حضرت سیدنا ابوالعلاء قدس سرہٗ سے جو نسبت اور لگاؤ ہے وہ درج ذیل شجرہ سے ظاہر ہے۔

۱۔ حضرت سیدنا ابوالعلاء قدس سرہٗ
۲۔ حضرت سید دوست محمد قدس سرہٗ
۳۔ حضرت شاہ محمد فرہاد قدس سرہٗ
۴۔ حضرت شاہ برہان الدین خدانما قدس سرہٗ
۵۔ حضرت شاہ رکن الدین عشق قدس سرہٗ
۶۔ حضرت شاہ محمد ابوالبرکات قدس سرہٗ
۷۔ حضرت شاہ قمر الدین قدس سرہٗ
۸۔ حضرت شاہ محمد قاسم قدس سرہٗ
۹۔ حضرت شاہ محمد سجاد قدس سرہٗ
۱۰۔ حضرت شاہ محمد اکبر قدس سرہٗ
۱۱۔ حضرت شاہ محمد محسن قدس سرہٗ
۱۲۔ حضرت شاہ محمد ظفر سجاد قدس سرہٗ

جناب صوفی شاہ شمیم احمد کا قادریہ سلسلہ حضرت مخدوم شاہ محمد منعم پاک قدس سرہٗ سے جاکر ملتا ہے اور مخدوم منعم پاکؒ نے حضرت شاہ رکن الدین عشقؒ کو فردوسیہ طریقہ کا تحریری خلافت نامہ دیا تھا۔ حضرت مخدوم منعم پاکؒ ہی سے ایک شاخ ابوالعلائی منعمی پھوٹی ہے۔ صوفی صاحب موصوف کے شجرہ سلسلہ قادریہ میں اور ہم لوگوں کے شجرۂ فردوسیہ میں حضرت مخدوم منعم پاکؒ کے اوپر میر سید خلیل یا پیر سید خلیل ☆ کا نام آیا ہے۔ مگر صاحب ''یادگار عشق'' اور دیگر تذکرہ نویسوں نے اپنی تحقیق کی روشنی میں یہ لکھا ہے کہ حضرت شاہ محمد فرہادؒ کے دو خلفائے اعظم ہوئے۔ ایک حضرت مولانا برہان الدین خدانماؒ اور دوسرے میر اسداللہؒ۔ حضرت مخدوم منعم پاکؒ ان ہی میر اسداللہؒ کے مرید وخلیفہ تھے ☆☆۔ ان مذکورہ بالا شجروں اور مورخین کے بیانات میں تطبیق کی صورت یہی ہے کہ میر سید اسداللہؒ کو شاہ فرہاد سے تو نقشبندیہ ابوالعلائیہ اور چشتیہ کی خلافت ملی ہوگی۔ اگرچہ شاہ فرہادؒ کو قادریہ کی بھی اجازت وخلافت تھی اور انہوں نے مولانا برہان الدین خدانماؒ کو نقشبندیہ ابوالعلائیہ کے علاوہ قادریہ اور چشتیہ کی بھی خلافت دے دی تھی۔ یا پھر ایسا ہوسکتا ہے کہ میر سید اسداللہؒ کو بھی شاہ فرہادؒ نے نقشبندیہ ابوالعلائیہ، قادریہ اور چشتیہ کی خلافت دے دی ہو جو حضرت مخدوم منعم پاکؒ تک پہنچا۔ سلسلۂ فردوسیہ کے علاوہ دوسرے سلاسل کی اجازت وخلافت انہیں میر سید خلیلؒ یا پیر سید خلیل سے ملی ہو یا نہ ملی ہو مگر انہوں نے نقشبندیہ ابوالعلائیہ اور چشتیہ کو حضرت میر اسداللہ کی نسبت سے اور قادریہ اور فردوسیہ

☆ آپ کا پورا نام سید شاہ میر خلیل الدین قادری قطبی ہے ساکن باڑھ ضلع پٹنہ۔ قیام الدین عفی عنہ

☆☆ یہ تحقیق غلط ہے۔ حضرت مخدوم منعم پاکؒ حضرت میر سید اسداللہؒ کے خلیفہ ضرور تھے لیکن مرید ان کے نہیں تھے۔ آپ مرید وخلیفہ اپنے پیر سید شاہ میر خلیل الدین قادری قطبی ساکن باڑھ کے تھے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: ''شرفا کی نگری'' حصہ دوم۔ قیام عفی عنہ۔

کو میر یا پیر سید خلیلؒ کی نسبت سے جاری کیا ہو۔☆

جناب صوفی شاہ شمیم احمد صاحب کا شجرہ سلسلہ قادریہ منعمیہ درج ذیل ہے:

(۱) حضرت مخدوم محمد منعم پاکباز قدس سرہٗ

(۲) حضرت صوفی محمد دائم اللہ ڈھاکوی قدس سرہٗ

(۳) حضرت صوفی احمد اللہ ڈھاکوی قدس سرہٗ

(۴) حضرت صوفی شاہ ڈھاکوی قدس سرہٗ

(۵) حضرت صوفی شاہ دلاور علی لاہوری قدس سرہٗ

(۶) حضرت سید شاہ ولایت حسین عظیم آبادی قدس سرہٗ

(۷) حضرت شاہ محمد اکبر دانشمند داناپوری قدس سرہٗ

(۸) حضرت شاہ محمد محسن داناپوری قدس سرہٗ

(۹) حضرت شاہ محمد ظفر سجاد داناپوری قدس سرہٗ

☆ فقیر سید قیام الدین نظامی قادری الفردوسی مندرجہ بالا ابہام کو دور کرنے کے لیے کہتا ہے کہ حضرت مخدوم منعم پاکباز قدس سرہٗ سلسلہ قادریہ میں مرید و خلیفہ حضرت میر سید شاہ خلیل الدین قادری قطبیؒ ساکن باڑھ ضلع پٹنہ کے تھے۔ آپ دس سال اپنے پیر کی صحبت مین رہے اور سلسلہ قادریہ اور فردوسیہ کے علاوہ دوسرے سلاسل کی اجازت و خلافت اپنے مرشد سے پائی۔ بعد اس کے مرشد کی اجازت سے حضرت شاہ فرہادؒ کی خدمت میں دہلی حاضر ہوئے۔ حضرت شاہ فرہادؒ نے سلسلۂ نقشبندیہ ابو العلائیہ میں آپ کی تربیت کی اور وصال سے قبل آپ کو اپنے صاحبزادے حضرت شاہ اسد اللہؒ کے سپرد فرمایا۔ حضرت شاہ اسد اللہ اس کے بعد بہت مختصر عرصہ حیات رہے۔ اور اپنی زندگی ہی میں حضرت مخدوم منعم پاک کو سلسلۂ نقشبندیہ ابو العلائیہ کی اجازت و خلافت عطا کر کے دہلی میں اپنی سجادگی پر متمکن کیا۔ حضرت مخدوم پچیس سال دہلی میں خانقاہ فرہادیہ کے سجادہ نشیں رہے اور رشد و ہدایت خلق کا کام انجام دیتے رہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے ''شرفا کی نگری'' حصہ دوم۔

اور سات واسطوں سے نقشبندی ابوالعلائی فیض حضرت سیدنا ابوالبرکات سے

پہنچا ہے۔ وہ اس طرح ہے:

(۱) حضرت سیدنا ابوالبرکات قدس سرہٗ

(۲) حضرت شاہ قمرالدین قدس سرہٗ

(۳) حضرت سید شاہ قاسم قدس سرہٗ

(۴) حضرت سید شاہ سجاد قدس سرہٗ

(۵) حضرت شاہ اکبر داناپوری قدس سرہٗ

(۶) حضرت شاہ محمد محسن داناپوری قدس سرہٗ

(۷) حضرت شاہ ظفر سجاد

چھ واسطے خواجہ شاہ ابوالحسنات کی طرف سے صوفی شمیم کو حضرت ابوالبرکاتؒ تک ہوتے ہیں کیونکہ شاہ ابوالحسناتؒ نے بھی صوفی شمیم کو خلافت نامہ دیا ہے۔ اس طرح اپنے دربار کے مقابلے میں خواجہ ابوالحسنات والی خلافت کی وجہ سے صوفی شمیم کا ایک واسطہ حضرت سیدنا ابوالبرکات تک کم ہو جاتا ہے اور قربت زیادہ ہو جاتی ہے۔

کرسی نامہ حضرت خواجہ خواجگان

حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی قدس سرہٗ

حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ بن حضرت سید محمد بخاریؒ بن حضرت جلال الدینؒ بن حضرت سید برہان الدینؒ بن حضرت سید عبداللہؒ بن حضرت سید زین العابدینؒ بن حضرت سید محمد قاسمؒ بن حضرت سید شعبانؒ بن حضرت سید برہان الدینؒ بن حضرت سید محمودؒ بن حضرت سید بلاقؒ بن حضرت سید تقی صوفی خلوتیؒ بن حضرت سید فخر الدینؒ بن حضرت سید علی اکبرؒ بن حضرت سید امام حسن عسکریؒ بن حضرت سید امام محمد تقیؒ بن حضرت سید امام محمد نقیؒ بن حضرت سید امام علی موسیٰ رضاؒ بن حضرت سید امام موسیٰ کاظمؒ بن حضرت سید امام محمد جعفر صادقؒ بن حضرت سید امام محمد باقرؒ بن حضرت سید امام زین العابدینؓ بن حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام ابن حضرت سید امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ و حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا علیہا السلام بنت حضرت ﷺ۔

کرسی نامہ پیران و سجادگان بارگاہِ عشق

خواجہ ابوالحسنات بن خواجہ سید محمد علی حسینؒ بن خواجہ سید امجد حسین بن خواجہ سید لطیف علیؒ بن خواجہ سید لطف علیؒ بن خواجہ سید محمد حسنؒ بن خواجہ سید آفتابؒ بن خواجہ سید محمد وجیہؒ بن خواجہ محمد خان غازیؒ بن خواجہ محمد سید شریفؒ بن خواجہ سید محمد لطیفؒ بن خواجہ سید محمد منیرؒ (نواسے حضرت سید بہاء الدین نقشبندی قدس سرہٗ) بن خواجہ سید حضرت علاء الدین عطارؒ داماد حضرت خواجہ خواجگان حضرت بہاء الدین نقشبندی قدس سرہٗ۔ ظاہر است کہ حضرت یک صاحبزادی بودند کہ منسوب بحضرت علاء الدین عطار قدس سرہٗ۔

اسمائے بزرگانِ دین

شجرۂ عالیہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ، بارگاہِ عشق

(۱) خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

(۲) حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ　　(۲) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(۳) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ　　(۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

(۴) حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ (۴) حضرت محمد قاسم رضی اللہ عنہ

(۵) حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

(۵/۶) حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

(یہاں دونوں خلفائے راشدین کی شاخیں مل گئی ہیں)

(۷) حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہٗ (آپ کا لقب سلطان العارفین ہے)

(۸) حضرت خواجہ ابوالحسن خراقانی قدس سرہٗ (آپ سلطان محمود غزنوی کے پیر و مرشد ہیں)

(۹) حضرت خواجہ ابوالقاسم گورگانی قدس سرہٗ (آپ سے حضرت داتا گنج بخش کو فیض پہنچا)

(۱۰) حضرت خواجہ ابوعلی طوسی قدس سرہٗ

(۱۱) حضرت خواجہ ابویوسف ہمدانی قدس سرہٗ

(۱۲) حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہٗ

(۱۳) حضرت خواجہ عارف دیوگیری قدس سرہٗ

(۱۴) حضرت محمود الخیر فغنوی قدس سرہٗ

(۱۵) حضرت عزیزان رامتنی قدس سرہٗ

(۱۶) حضرت خواجہ بابا محمد سماسی قدس سرہٗ

(۱۷) حضرت امیر کلال قدس سرہٗ

(۱۸) حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہٗ (آپ سے نقشبندیہ سلسلہ جاری ہوا)

(۱۹) حضرت مولانا یعقوب چرخی قدس سرہٗ

(۲۰) حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہٗ (آپ حضرت جامی کے پیر و مرشد اور سید نا ابو العلاء کے جدّ اعلیٰ ہیں)

(۲۱) حضرت خواجہ عبد الحق المشتہر بہ محی الدین قدس سرہٗ

(۲۲) حضرت خواجہ محمد یحییٰ قدس سرہٗ

(۲۳) حضرت امیر عبد اللہ قدس سرہٗ (آپ قطب وقت کے صوبہ دار اور سید نا ابو علا کے چچا اور پیر و مرشد ہیں)

(۲۴) حضرت امیر سید ابو العلا قدس سرہٗ (آپ سے نقشبندی ابو العلائی اور چشتی ابو العلائی سلسلہ جاری ہوا)

(۲۵) حضرت سید دوست محمد قدس سرہٗ

(۲۶) حضرت شاہ محمد فرہاد قدس سرہٗ (آپ کا آستانہ دہلی سے عظیم آباد پہنچا اور بارگاہِ عشق کے نام سے مشہور ہوا)

(۲۷) حضرت مولانا برہان الدین خدا نما قدس سرہٗ

(۲۸) حضرت رکن الدین عشق قدس سرہٗ (آپ نے صوبہ بہار میں پہلی ابو العلائی خانقاہ اور شاہ فرہاد کے آستانے کی بنیاد رکھی)

(۲۹) حضرت شاہ ابو البرکات قدس سرہٗ

(۳۰) حضرت شاہ وجہ اللہ قدس سرہٗ

۳۱) حضرت خواجہ شاہ لطیف علی قدس سرہٗ

۳۲) حضرت خواجہ شاہ امجد حسین قدس سرہٗ

۳۳) حضرت خواجہ حمید الدین احمد قدس سرہٗ

حضرت خواجہ محمد علی حسنین قدس سرہٗ

نوٹ:

یوں تو کل سلسلے ایک سے ایک ہیں اور سارے بزرگان دین ہمارے سر کے تاج ہیں مگر نقشبندیہ ابوالعلائیہ سلسلے میں چند باتیں خاص اور توجہ طلب ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ دوسرے تمام سلسلے صرف حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہٗ سے چلے ہیں مگر نقشبندیہ حضرت خلیفہ اول اور چہارم دونوں سے جاری ہوا ہے، اور دونوں کے فیوض و برکات کا حامل ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس سلسلے میں بتیسواں اور تینتیسواں نمبر خواجہ شاہ ابو الحسنات کے والد اور چچا کا ہے جبکہ دوسرے سلاسل میں ان کا نمبر تقریباً چالیسواں ہے۔ یہی سبب ہے کہ کم واسطے نے شاہ ابوالحسنات کے والد اور چچا کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ قریب کر دیا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ سیدنا ابوالعلا کی وجہ سے نقشبندی اور چشتی فیوض ایک جگہ جمع ہو گئے ہیں اور سیدنا ابوالعلا قدس سرہٗ نے اپنی دینی اور روحانی مہارت کی بناء پر خلق خدا کی کم ہمتی اور ضعف کا لحاظ کرتے ہوئے طریقت کی تعلیم کو آسان سے آسان تر بنا دیا ہے اس طریقۂ تعلیم میں کم سے کم محنت کر کے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

شجرہ طریقہ عالیہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا وَ مَوْلَا نَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِ نَا وَ مَوْلَا نَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ حَبِیْبِكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ

---

۱ صبر دے یارب مجھے اپنی رضا کے واسطے   معرفت اپنی عطا کر مصطفٰےؐ کے واسطے
ہوں غریقِ بحرِ عصیاں کر مری توبہ قبول   یاالٰہی شافعِ روزِ جزا کے واسطے
صدق دے صدیق اکبرؓ باصفا کے واسطے   چشم بینا کر علی مرتضٰیؓ کے واسطے

۲۔ یاالٰہی حضرت سلمان فارس کا طفیل   ۶۔ یا الٰہی دامِ مکر نفسِ ناہنجار سے
۳۔ کر مسلماں بندگیِ بے ریا کے واسطے   ۷۔ کر رہا مجھ کو شہید کربلا کے واسطے
۴۔ یا محمد قاسم حق ہیں خبر التابعیں   ۸۔ کر رکھا ہے ناتواں بیماریِ دل نے مجھے
۵۔ میری خود بینی مٹا دیجئے خدا کے واسطے   ۹۔ بخش صحت یا خدا زین العبا کے واسطے
......☆......☆......☆......   ۱۰۔ یا الٰہی دل سے ہو مجھ کو حضوریِ نماز
......☆......☆......☆......   ۱۱۔ حضرت باقر امام الاتقیا کے واسطے

۱۲۔ اپنے صدیقوں کی خدمت میں الٰہی کر قبول   جعفرِ صادق امامِ دوسرا کے واسطے
یا الٰہی سرِّ باطن سے مجھے آگاہ کر   شاہِ عرفاں بایزید پیشوا کے واسطے

لذت الفقر فخری سے مجھے کر مفتخر
بو الحسن خرقانی بحرِ صفا کے واسطے

نور سے اپنے مرے سینے کو رشکِ طور کر
قاسم گرگانی ابرِ سخا کے واسطے

یا الٰہی اپنے ملنے کا مجھے رستہ بتا
بو علی دستگیر و رہنما کے واسطے

ذائقہ مرنے کا یارب پہلے مرنے سے چکھا
خواجہ بو یوسف لقا کے واسطے

یا الٰہی راہِ گم کردہ ہوں، رستہ سے لگا
عبد خالق غجدوانی پیشوا کے واسطے

یا الٰہی دستگیری کر کہ درماندہ ہوں میں
خواجہ عارف ریوکر مقتدا کے واسطے

یا الٰہی آشنائے بحرِ وحدت کر مجھے
خواجہ محمود خضر رہنما کے واسطے

یا الٰہی سرِّ الا اللہ سے واقف مجھے
کر علی رامتینی حق آشنا کے واسطے

یا الٰہی ہو صفائی قلب کی حاصل مجھے
بابا سماسی صفی الاصفیا کے واسطے

یا الٰہی آتشِ الفت سے کر سینہ کباب
خواجہ میر کلال با صفا کے واسطے

مشکلیں حل کر الٰہی دین و دنیا میں میری
نقشبند خواجہ مشکل کشا کے واسطے

یا الٰہی فکر دنیائے دُنی سے دے نجات
خواجہ یعقوب چرخی پارسا کے واسطے

یا الٰہی فقر کی دولت سے کر مجھ کو غنی
خواجہ احرار میر دوسرا کے واسطے

یا الٰہ العالمین ہو خاتمہ میرا بخیر
خواجہ یحییٰ ولی و پیشوا کے واسطے

یا الٰہی مردہ دل ہوں، زندہ دل کر مجھے
خواجہ عبد الحقؒ شہ دوسرا کے واسطے

یا الٰہی نفسِ بد کردار پر کر فتحیاب
میر عبد اللہ شہ کشور کشا کے واسطے

یا الٰہی مست کر دے بادۂ توحید سے
سید سادات میر بو العلا کے واسطے

بو العلا کا عشق میرے ساتھ جائے قبر میں
یا الٰہی اہلِ بیت مصطفٰے کے واسطے

دوستی میں رکھ مجھے سیّد محمد دوست کی
یا الٰہی اپنے انعام و عطا کے واسطے

تلخ ہو یارب نہ میری جان شیریں وقت نزع
خواجہ فرہاد باوجود سخا کے واسطے

یا الٰہی کر جلا آئینۂ دل کا مرے

حق نما برہان الدین حق نما کے واسطے

یا الٰہی کر مجھے اور بھائیوں کو فیضیاب

شاہ رکن الدین، عشق با صفا کے واسطے

یا الٰہی موجِ عصیاں سے مری کشتی بچا

شاہ ابو البرکات میرے نا خدا کے واسطے

یا الٰہی نفس کے ظلمات سے مجھ کو نکال

شاہ قمر الدین حسن نجم الہدا کے واسطے

یا الٰہی حشر میں مجھ کو نہ رسوا کیجیو

جدّ اعلیٰ قاسم حاجت روا کے واسطے

یا الٰہی دور کر دل سے حجاب ما سوا

سید سجاد قطب الاولیا کے واسطے

یا الٰہی کر مجھے دونوں جہاں میں کامیاب

شاہ اکبر میرے پیر و رہنما کے واسطے

یا الٰہی از طفیل محسنِ عالی جناب

ابتدا میری بنادے انتہا کے واسطے

یا الٰہی روزِ محشر لاج رکھ لیجیو میری

شاہِ ظفر سجاد حاجی پیشوا کے واسطے

یا الٰہی آشنا کر نفس میں اثبات کا

کشف الا اللہ ہو، اٹھ جائیں لا کے واسطے

نشہ میں جس کے کروں میں نعرۂ ہل من مزید

دے وہ بادہ ساقی روزِ جزا کے واسطے

یا الٰہی نارِ دوزخ سے بچا لیجیو مجھے
انبیا و اولیا و اصفیا کے واسطے
یا الٰہی حشر میں کیجیو مشرف دید سے
کرسی و لوح و قلم عرشِ عُلا کے واسطے
یا الٰہی رُوسیہ ہوں، خطِ عصیاں ہے سیاہ
بخش دیجیو چارِ یارِ با صفا کے واسطے
تو نے جو پیدا کیے ارض و سما میرے لیے
کر نہ مجھ کو یا خدا ارض و سما کے واسطے

☆......☆......☆......☆......☆......☆

واضح ہو کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے جاملتا ہے اور حضرت امام کے قلب میں دو دریا فیض کے جمع ہوئے تھے۔ پہلے تو آپ نے فیضانِ نعمات باطنی کا اپنے نانا خیر التابعین حضرت قاسم رضی اللہ عنہ سے پایا ہے کہ وہ نسبتِ صدیقیہ ہے۔ بعد اس کے دقایق مراتبِ ولایت اور اسرارِ امامت کے اپنے والد بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حل کیے اور شرفِ بیعت حاصل کر کے خرقہ خلافت و امامت کا پایا کہ یہ نسبت مرتضویہ ہے۔ اسی جہت سے آپ کو مجمع البحرین کہتے ہیں۔ پس شجرۂ نقشبندیہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اوپر دو شاخ لکھی جاتی ہے، ایک تو خلیفہ برحق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے اور دوسری خاتم الخلافت امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے جاملتی ہے۔

عہد نامہ

بسم اللہ الرحمان الرحیم

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمُ الْغَیْبُ وَ الشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُکَ وَ رَسُوْلُکَ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّکَ تَکِلْنِیْٓ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ مِنَ الشَّرِّ وَ تُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَ اِنِّیْ لَآ اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ فَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَکَ عَھْداً تُوَفِّیْنِیْہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

ترجمہ: ”اے اللہ! آسمانوں کے پیدا کرنے والے اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے، وہ بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ اے اللہ! تحقیق میں عہد کرتا ہوں طرف تیری بیچ اس زندگی کے ساتھ اسکے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے ایک تو ہے نہیں کوئی شریک واسطے تیرے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صاحب بندے تیرے ہیں پس مت سونپ تو مجھ کو طرف نفس میرے کی پس تحقیق تو اگر سونپے گا مجھ طرف نفس میرے کے نزدیک کرے گا وہ مجھ کو طرف برائی کے اور دور کرے گا مجھ کو بھلائی سے اور تحقیق میں نہیں بھروسا کرتا ہوں مگر ساتھ رحمت تیری کے پس کر تو

واسطے میرے نزدیک اپنے عہد کو پورا کرے تو اس کو دن قیامت کے تحقیق تو نہیں خلاف کرتا ہے وعدہ۔ اور رحمت نازل کرے اللہ تعالیٰ اوپر بہتر مخلوق اپنی کے کہ محمد ہیں اور اولاد ان کی کے اور اوپر دوستوں ان کے سب پر اپنی رحمت کے اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے مہربان۔

بحکم

بحضورِ عالیجناب سید شاہ محفوظ اللہ ظفری ابوالعلائی، سجادہ نشیں خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ، داناپور، شاہ ٹولی پٹنہ، بہار (انڈیا)

اسناد

بسم اللہ الرحمان الرحیم

نحمدہٗ و نصلہٖ علیٰ رسولہٖ الکریم

امّا بعد! احقر العباد سید ظفر سجاد حسنی ابو العلائی داناپوری نے بلحاظ خصوصیت تعلیمِ طریقت کے اپنے مرید عزیز گرامی صوفی شمیم احمد سلمہٗ اللہ تعالیٰ کو اپنے چاروں خاندانی سلسلے کی اجازت و خلافت بتاریخ ۸ رمضان المبارک روز جمعہ ۱۳۹۱ھ بمقام کھوکھرا پار کراچی بخوشی دل عطا کی۔ وہ چاروں سلسلے یہ ہیں:

(۱) سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ابو العلائیہ (۲) سلسلہ عالیہ چشتیہ

(۳) سلسلہ عالیہ قادریہ (۴) سلسلہ عالیہ سہروردیہ

ان چاروں میں یہ عزیز ممدوح مجاز ہیں کہ طالبانِ طریقت کی بیعت لے کر ان کی تعلیم باطنی خواہ بجذب خواہ بہ سلوک کریں۔ ان کے ایمان و عرفان میں اللہ تعالیٰ ترقی عطا فرمائے۔ میں نے ان کی سعادت مندی اور اہلیت باطنی سے متاثر ہو کر یہ نعمت عطا کی ہے۔ **وَمَا توفیقی الا باللہ العظیم.** یہ عزیز ممدوح کے والد ماجد حضرت شاہ تجمل حسین صاحب اکبری ابو العلائی دائمی عظیم آبادی علیہ الرحمۃ میرے جدّ امجد حضرت عارف باللہ حاجی مولانا سید شاہ محمد اکبر دانشمند ابو العلائی داناپوری عظیم آبادی قدس سرہٗ العزیز کے خاص مریدوں میں سے تھے، اور بڑے عابد و زاہد تہجد گزار پابندِ شریعت و طریقت تھے، مجلس سماع میں باکیف تھے۔ اس وجہ سے اس راقم خاکسار ظفر سجاد کے والد ماجد و پیر و مرشد حضرت قطبِ وقت حاجی سید شاہ محمد محسن دانشمند ابو العلائی قدس اللہ سرہٗ نے ان کو اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا تھا۔ لہٰذا اس رشتہ کے ناطے بھی عزیز ممدوح صوفی شمیم احمد اس نعمت کے حقدار تھے جو میں آج ان کے سپرد

کررہا ہوں۔

دستخط۔احقر العباد سید ظفر سجاد ابوالعلائی داناپوری

۸ رمضان المبارک بروز جمعہ ۱۳۹۱ھ

گواہ: ۱ محمد مظہر الدین ابوالعلائی محسنی

گواہ: ۲ سید ابوسعید ابوالعلائی محسنی

گواہ: ۳ صوفی محمد عثمان علی شاہ ابوالعلائی حسنی

بسم اللہ الرحمان الرحیم

هُوَ المنعم و هو اللطیف الخبیر

برادرم جناب صوفی شمیم احمد صاحب نقشبندی ابوالعلائی بدست برادرم جناب
سید شاہ ظفر سجادؒ در سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ بیعت و اجازت خلافت حاصل کردند۔ بہ
حسب طلب بسیار در صحبتِ ایں خادم الفقرا خواجہ ابوالحسنات غفر اللہ ذنوبہ نسبت و کیف
یتہ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ و فردوسیہ حاصل نمودند چنانچہ تاثیر حسب طلب بظہور رسید لہذا
ن پیران ماذون نمودہ می آید کہ اگر طالب صادق العقیدہ رجوع آرد بطوریکہ از پیران
سیدہ است ارشاد نماید و بیعت بگیرند مجاز است در سلسلہ عالیہ نقشبدیہ ابوالعلائیہ و قادریہ
چشتیہ و فردوسیہ و چہاردہ خانوادہ ہائے مختلفہ بیعت بگیرند مجاز است۔

از فقیر خواجہ ابوالحسنات غفر اللہ ذنوبہ
نقشبندی ابوالعلائی قادری چشتی فردوسی
تاریخ ۵ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ
مطابق ۲۴ فروری ۷۷ء
بروز پنجشنبہ

تعارف

سیّد شاہ خواجہ ابوالحسنات صاحب:

آپ کا نسبی تعلق خواجہ بہاء الدین نقشبند سے بھی ہے۔ آپ کی بیعت آپ کے
عم محترم سید شاہ خواجہ حمید الدین احمد سجادہ نشیں بارگاہِ عشق نے سلسلہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ
میں لی ہے۔ اجازت وخلافت اپنے والد ماجد حضرت سید شاہ خواجہ محمد علی حسنین سے
ہے۔ شاہ ابوالحسنا کے دوسرے بھائی جوان سے چھوٹے ہیں ان کا نام خواجہ ابوالظفر
ہے۔ وہ اپنے والد ہی کے مرید اور خلیفہ ہیں۔ دونوں صاحبزادوں کو ان کے والد نے
نقشبندیہ، ابوالعلائیہ، قادریہ، چشتیہ، فردوسیہ اور چہاردہ خانوادوں کی خلافت عطا
فرمائی ہے۔ شاہ ابوالحسنات کا نسبی تعلق حضرت مخدوم یحیٰ منیریؒ اور حضرت مخدوم الملک
شرف الدین احمد بن یحیٰ منیری ثم بہاری سے بھی ہے اور بیعت وانابت کا سلسلہ بھی ان
تمام بزرگانِ دین سے ہے۔

یہاں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شاہ ابوالحسنات صاحب کے چاروں طریقے
کے نقل کردیئے جن میں شاہ محمد فرہاد، سید ابوالعلاء، حضرت منعم پاک اور سیدنا ابو
البرکات قدس سرہم جیسے مرکزی حیثیت رکھنے والے بزرگان موجود ہیں جو صوفی شمیم
احمد خاں کے پیرانِ سلاسل ہیں۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمان الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہٖ الکریم

سب تعریف اللہ جل شانہ کے لیے ہے جس نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر اور مخصوص کیا ان کی اولاد کو خلافت کے لیے۔ صلوۃ اور سلام ہو سرکار دو جہاں رسول مقبول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ پیدا کیا ان کو اپنے نور سے اور مخصوص کیا نبوت اور رسالت کے ساتھ اور مخصوص کیا ان کی اولاد میں اولیائے امت کو ولایت کے ساتھ اور رحمت خدا کی ہو جیو جملہ اصحاب اور اولاد پر آپ کی۔ پس بعد حمد و نعت کے یہ خلافت ہمارے مشائخ چشتیہ طیبہ و قادریہ کبریہ ہے۔ بندہ امیدوار ہے مغفرت کا اللہ جل شانہ سے خاکپائے درویشاں حکیم سید کلیم الحق چشتی فخری قادری فریدی سے طریقہ چشتیہ و قادریہ کی اجازت بخوشی و برغبت دلی ''صوفی شمیم صاحب ظفری ابوالعلائی'' کو اجازت دی میں نے اور خلافت نامہ عطا کیا ساتھ اختیارات کے جس طرح پر مجھ کو میرے پیر روشن ضمیر حضرت ابو صالح ظہیر الدین حسن چشتی فریدی نے عطا فرمایا تھا۔ پس یہ خلافت میرے مشائخ طریقت چشتیہ طیبہ و قادریہ کبریہ کی ہے۔

وصلّ اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ و آلہٖ وسلّم

مہر

مسکین حکیم سید شاہ کلیم الحق فریدی ظہیری

۲ رجب المرجب ۱۴۰۱ھ

بسم اللہ الرحمان الرحیم

وصلّ اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلّم

سند

امابعد، راقم الحروف سیّد ابوسعید محسنی ابوالعلائی مرید ومجاز حضرت قطب وقت حاجی سیّد شاہ محمد محسن دانشمند ابوالعلائی قدس سرہٗ العزیز کا ہوں۔

میرے پیر زادہ جناب سیّد شاہ ظفر سجاد محسنی ابوالعلائی داناپوری کے مرید عزیز القدر صوفی شمیم احمد ابوالعلائی ہیں اور ان کو پیرزادہ ممدوح نے اپنی طرف سے مجاز کردیا ہے اور خلافت نامہ تحریری عطا کردیا ہے، جس کو میں نے بھی دیکھا ہے۔ اور اس خلافت نامہ پر علاوہ دو گواہوں کے میرا نام بھی بطور گواہ کے موجود ہے۔ پیرزادہ صاحب نے عزیزی صوفی شمیم احمد سلمہٗ کو چار سلسلوں کی اجازت تحریر فرمائی ہے، یعنی:

(۱) سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ

(۲) سلسلہ عالیہ چشتیہ

(۳) سلسلہ عالیہ قادریہ

(۴) سلسلہ عالیہ سہروردیہ۔

ان چاروں سلسلہ کے علاوہ مداریہ بھی ہے، جو میرے اجازت نامہ میں درج ہے۔ اور میں عزیزی شمیم احمد سلمہٗ میں استعداد دیکھتا ہوں کہ وہ اس سلسلہ میں بھی بیعت کرسکتے ہیں لہٰذا میں ان کو اپنے اجازت نامہ کے توسل سے عزیز موصوف کو سلسلہ مداریہ کی بھی اجازت دیتا ہوں کہ وہ طالبانِ حق کو اس سلسلہ میں بھی مرید کریں اور تعلیم باطنی

ہیں خواہ بجذب وخواہ بہ سلوک۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان وعرفان میں دائمی ترقی عطا فرمائے اور خدا ہماری عاقبت بخیر کرے۔نعم المولیٰ و نعم النّصیر۔

دستخط

(سید) ابوسعید محسنی ابوالعلائی بقلم خود

۲رجب المرجب ۱۳۹۸ھ

تعارف

جناب سید شاہ ابوسعید محسنی ابوالعلائی کو جناب سید شاہ محسن ابوالعلائی قدس سرہ سے بیعت اور اجازت وخلافت حاصل تھی۔ بعدہ جناب ابوسعید محسنی ابوالعلائی کے بڑے صاحبزادے جناب سید شاہ اختر عالم ظفری ابوالعلائی کی شادی جناب سید شاہ محمد محسن ابوالعلائی رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی شمسہ بی بی سے ہوئی۔ جناب سید شاہ ابوسعید محسنی ابوالعلائی کے پانچ صاحبزادے اور کئی صاحبزادیاں ہوئیں۔ صاحبزادوں میں:

(۱) سید شاہ اختر عالم ظفری ابوالعلائی،

(۲) سید شاہ محبوب عالم (مرحوم)،

(۳) سید شاہ مسرور عالم (مرحوم)،

(۴) سید شاہ نذیر عالم،

(۵) سید شاہ قطب عالم ہیں۔

سید شاہ نذیر عالم اور سید شاہ قطب عالم اپنے والد بزرگوار کی یادگار قائم کیے ہوئے ہیں اور ہر سال اپنے والد بزرگوار اور حضرت سیدنا ابوالعلاء قدس سرہ العزیز کے ایصال ثواب کے لیے عرس اور نذر ونیاز کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

شجرہ نسب

سید ابو سعید محسنی ابو العالائی بن حکیم سید شاہ نذیر احسن حکیم رحمۃ اللہ علیہ بن حاجی حکیم سید شاہ محمد امیر اکبر قدس سرہ قادری کاکوی ثم ہلسوی بن سید شاہ محمد علی بن سید شاہ مردان علی بن سید محمد شاہ بن میر سید درویش محمد بن میر سید محمد اولیاء بن میر سید عبد الغفار بن میر سید عبد الفتاح بن میر سید سلیمان بن سید مخدوم ہدیٰ بن سید حبیب اللہ بن سید عبد العزیز بن سید عبد الحمید بن سید سراج الدین بن سید معز الدین بن سید محمد بن حاجی حسن حروی و حراتی بن سید محمد رضا بن سید محمد بن سید محمد اسمٰعیل بن محمد جعفر بن حضرت امام علی نقیؓ بن حضرت امام محمد تقیؓ بن حضرت امام موسیٰ علی رضاؓ بن حضرت امام موسیٰ کاظمؓ بن حضرت امام جعفر صادقؓ بن حضرت امام محمد باقرؓ بن حضرت امام زین العابدینؓ بن حضرت امام حسینؓ شہیدِ دشتِ کربلا بن حضرت امام المتقین امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب۔

اسمائے بزرگان دین شجرۂ قادریہ پاک

(۱) خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۲) حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ

(۳) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

(۴) حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

(۵) حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

(۶) حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

(۷) حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

(۸) حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ

(۹) حضرت شیخ معروف کرخی قدس سرہٗ

(۱۰) حضرت شیخ سری سقطی قدس سرہٗ

(۱۱) حضرت شیخ جنید بغدادی قدس سرہٗ

(۱۲) حضرت امام شبلی قدس سرہٗ

(۱۳) حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد قدس سرہٗ

(۱۴) حضرت شیخ ابوالفرح یوسف طرطوسی قدس سرہٗ

(۱۵) حضرت شیخ ابوالحسن علی الہنکاری قدس سرہٗ

(۱۶) حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی قدس سرہٗ

(۱۷) حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ (یہیں سے سلسلہ قادریہ جاری ہوا)

(۱۸) حضرت شیخ سیّد عبدالرزاق قدس سرہٗ

(۱۹) حضرت شیخ سید ابو نصر قدس سرہٗ

(۲۰) حضرت شیخ سید احمد قدس سرہٗ

(۲۱) حضرت شیخ سید یحییٰ قدس سرہٗ

(۲۲) حضرت شیخ سید محمد قدس سرہٗ

(۲۳) حضرت شیخ سید احمد قدس سرہٗ

(۲۴) حضرت شیخ سید علی قدس سرہٗ

(۲۵) حضرت شیخ سید حسن قدس سرہٗ

(۲۶) حضرت شیخ سید احمد قدس سرہٗ

(۲۷) حضرت شیخ سید عبدالباسط قدس سرہٗ

(۲۸) حضرت شیخ سید قاسم قدس سرہٗ

(۲۹) حضرت شیخ سید محمد قدس سرہٗ

(۳۰) حضرت شیخ سید اسماعیل قدس سرہٗ

(۳۱) حضرت شیخ سید ابو محمد تارک شامی قدس سرہٗ

(۳۲) حضرت محمد یوسف خاکی قدس سرہٗ

(۳۳) حضرت میر علی قادری قدس سرہٗ

(۳۴) حضرت شاہ محمد فرہاد قدس سرہٗ (ان کو قادریہ سلسلے کی اجازت و خلافت میر علی قادری قدس سرہٗ سے حاصل ہے۔)

(۳۵) حضرت مولانا برہان الدین خدانما قدس سرہٗ

(۳۶) حضرت شاہ رکن الدین عشق قدس سرہٗ

(۳۷) حضرت شاہ ابوالبرکات قدس سرہٗ

(۳۸) حضرت شاہ وجہ اللہ قدس سرہٗ

(۳۹) حضرت خواجہ شاہ لطیف علی قدس سرہٗ

(۴۰) حضرت خواجہ شاہ امجد حسین قدس سرہٗ

(۴۱) حضرت خواجہ حمید الدین احمد قدس سرہٗ

(۴۱) حضرت خواجہ شاہ محمد علی حسنین قدس سرہٗ

اس سلسلے کے کیا کہنے۔اس میں چھ امام ہیں جو براہِ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہیں۔ان کے علاوہ حضرت غوث الثقلین محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور حضرت جنید بغدادی و امام شبلی رحمۃ اللہ علیہما جیسے شناورانِ بحرِ توحید ہیں۔

اسمائے بزرگان دین شجرۂ چشتیہ پاک

(۱) خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۲) حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ

(۳) حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہٗ

(۴) حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید قدس سرہٗ

(۵) حضرت خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہٗ

(۶) حضرت ابراہیم بن ادہم بلخی قدس سرہٗ

(۷) حضرت خواجہ حذیفہ بلخی قدس سرہٗ

(۸) حضرت ہبیرہ بصری قدس سرہٗ

(۹) حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری قدس سرہٗ

(۱۰) حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی قدس سرہٗ

(۱۱) حضرت احمد ابدال چشتی قدس سرہٗ

(۱۲) حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی قدس سرہٗ

(۱۳) حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس سرہٗ

(۱۴) حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس سرہ

(۱۵) حضرت حاجی شریف زندانی قدس سرہ

(۱۶) حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ

(۱۷) حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی قدس سرہٗ (خواجہ غریب نوازؒ)

(۱۸) حضرت مولانا قطب الدین بختیار کاکی چشتی قدس سرہٗ

(۱۹) حضرت فرید الدین مسعود اجودھنی چشتی قدس سرہٗ (بابا فرید گنج شکرؒ)

(۲۰) حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی قدس سرہٗ

(۲۱) حضرت سراج الدین عثمان اودی اخی چشتی قدس سرہٗ

(۲۲) حضرت علاء الدین چشتی (بنگالی) قدس سرہٗ

(۲۳) حضرت نور قطب عالم چشتی (پنڈوی) قدس سرہٗ

(۲۴) حضرت مولانا حسام الدین مانک پوری چشتی قدس سرہٗ

(۲۵) حضرت سید شاہ حامد مانک پوری چشتی قدس سرہٗ

(۲۶) حضرت خواجہ نظام الدین الحداد چشتی قدس سرہٗ

(۲۷) حضرت خواجہ مشعوف عبد الواسع چشتی قدس سرہٗ

(۲۸) حضرت خواجہ نظام الدین یٰسین چشتی قدس سرہٗ

(۲۹) حضرت خواجہ عبد الرزاق خاصہ چشتی قدس سرہٗ

(۳۰) حضرت خواجہ نظام الدین احمد قدس سرہٗ

(۳۱) حضرت شاہ محمد فرہاد قدس سرہٗ (ان کو چشتیہ طریقہ کی اجازت وخلافت خواجہ نظام الدین احمد سے ملی۔)

(۳۲) حضرت مولانا برہان الدین خدانما قدس سرہٗ

(۳۳) حضرت شاہ رکن الدین عشق قدس سرہٗ

(۳۴) حضرت شاہ ابو البرکات قدس سرہٗ

(۳۵) حضرت شاہ وجہ اللہ قدس سرہٗ

(۳۶) حضرت خواجہ شاہ لطیف علی قدس سرہٗ

(۳۷) حضرت خواجہ شاہ امجد حسین قدس سرہٗ

(۳۸) حضرت خواجہ حمید الدین احمد قدس سرہٗ

(۳۸) حضرت خواجہ محمد علی حسنین قدس سرہٗ

ماشاء اللہ اس سلسلے میں خواجہ غریب نوازؒ کے علاوہ بہت بڑے بڑے بزرگا

دین موجود ہیں۔

اسمائے بزرگانِ دین شجرۂ فردوسیہ پاک

اس شجرے کی ترتیب اور شجروں سے مختلف ہے۔ اس میں آخری بزرگ کے نام سے شروع کر کے رسول اللہ ﷺ پر شجرہ تمام کیا گیا ہے۔

(۱) حضرت خواجہ شاہ حمید الدین احمد قدس سرہٗ (۱) حضرت خواجہ شاہ محمد علی حسنین قدس سرہٗ

(۲) حضرت خواجہ شاہ امجد حسین قدس سرہٗ

(۳) حضرت خواجہ شاہ لطیف علی قدس سرہٗ

(۴) حضرت شاہ وجہ اللہ قدس سرہٗ

(۵) حضرت شاہ ابوالبرکات قدس سرہٗ

(۶) حضرت شاہ رکن الدین عشق قدس سرہٗ (ان کو فردوسیہ طریقے کی اجازت وخلافت حضرت منعم پاکؒ سے ملی ہے۔)

(۷) حضرت محمد منعم پاک قدس سرہٗ

(۸) حضرت پیر سید خلیل قدس سرہٗ

(۹) حضرت سید اہل اللہ عرف سید مبارک پیر جلال قدس سرہٗ

(۱۰) حضرت اشرف عرف پیر سید جلال دانشمند قدس سرہٗ

(۱۱) حضرت سید زین الدین عرف سید جلال قدس سرہٗ

(۱۲) حضرت ہدیۃ اللہ ابوالفتح پیر سرمست شطاری قدس سرہٗ

(۱۳) حضرت مخدوم قاضن علا شطاری قدس سرہٗ

(۱۴) حضرت شیخ ایوب کاہی قدس سرہٗ

(۱۵) حضرت مخدوم شیخ حسن فردوسی قدس سرہٗ

(۱۶) حضرت مخدوم شیخ حسین نوشہ توحید قدس سرہٗ

(۱۷) حضرت مولانا مظفر شمس بلخی قدس سرہٗ

(۱۸) حضرت مخدوم شرف الدین منیری وبہاری قدس سرہٗ

(۱۹) حضرت شیخ نجیب الدین فردوسی قدس سرہٗ

(۲۰) حضرت خواجہ رکن الدین فردوسی قدس سرہٗ

(۲۱) حضرت خواجہ بدر الدین سمرقندی قدس سرہٗ

(۲۲) حضرت سیف الدین باخزری قدس سرہٗ

(۲۳) حضرت شیخ الموحدین خواجہ نجم الدین کبریٰ قدس سرہٗ

(۲۴) حضرت خواجہ ضیاء الدین ابونجیب عبدالقاہر سہروردی قدس سرہٗ

(۲۵) حضرت قاضی وجہ الدین ابوحفص قدس سرہٗ

(۲۶) حضرت خواجہ محمد ن المعروف بعمویہ قدس سرہٗ

(۲۷) حضرت خواجہ ابی احمد اسود دینوری قدس سرہٗ

(۲۸) حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری قدس سرہٗ

(۲۹) حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہٗ

(۳۰) حضرت شیخ سری سقطی قدس سرہٗ

(۳۱) حضرت خواجہ معروف کرخی قدس سرہٗ

(۳۲) حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہٗ

(۳۳) حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہٗ

(۳۴) حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہٗ

(۳۵) حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہٗ

(۳۶) حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

(۳۷) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

(۳۸) حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ

(۳۹) خاتم الانبیاء حضرت محمد الرسول ﷺ ★

نوٹ: ان شجروں میں غور کرنے سے ایک خاص بات سامنے آتی ہے۔ غالباً مؤرخین کی توجہ ادھر نہیں منعطف ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ نکتہ نہ تو بزرگوں سے سنا گیا ہے اور نہ کتابوں میں مرقوم ہے۔ وہ خاص بات یہ ہے کہ ان شجروں میں سترہویں (۱۷) نمبر پر جن بزرگوں کے نام ہیں وہ سب کے سب ایک خاص طریقہ تعلیم کے موجد ہوتے چلے گئے ہیں۔ مثلاً قادریہ شجرے میں سترہویں نمبر پر حضرت غوث پاکؒ ہیں، ان سے قادریہ سلسلہ چلا ہے۔ چشتیہ شجرے میں سترہویں نمبر پر حضرت خواجہ غریب نوازؒ ہیں، ان سے چشتیہ تعلیم کا رواج ہوا ہے۔ نقشبندیہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف سے شمار کرنے پر سترہواں نمبر خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ کا نام آتا ہے، ان سے نقشبندیہ طریقہ رائج ہوا ہے اور فردوسیہ شجرے میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے گنیے تو سترہواں نمبر حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰ کا آتا ہے۔ ان سے جو سلسلہ چلا وہ پہلے کبرویہ کہلاتا تھا۔ بعد کو وہی کبرویہ طریقہ، فردوسیہ کے نام سے مشتہر ہو گیا ہے۔

☆ اس شجرے میں دو بزرگوں کے نام چھوٹے ہوئے ہیں اوّل حضرت پیر سید خلیلؒ اور حضرت سید اہل اللہؒ کے درمیان حضرت سید محمد جعفر کا نام ہونا چاہیے۔

اور حضرت مخدوم قاضن علا شطاریؒ اور حضرت شیخ ایوب کاہیؒ کے درمیان حضرت شیخ محمد بہرام بہاریؒ کا نام ہونا چاہیے۔ (قیام عفی عنہ)

بارگاہِ عشق اور درگاہ منعمیہ

بارگاہ عشق وہی شاہ محمد فرہاد کا آستانہ ہے جو ان کے نواسے شاہ رکن الدین عشق کے وقت میں دہلی سے منتقل ہو کر عظیم آباد (پٹنہ) میں قائم ہوا ہے۔ شاہ رکن الدین کی مفصل تاریخی سوانح عمری ۱۹۸۱ء میں کراچی کے کسی کالج میگزین میں شائع ہو چکی ہے اور ''شرفا کی نگری'' حصہ دوم میں سید شاہ قیام الدین نے بھی آپ کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔

حضرت عشق اپنے پیر و مرشد مولانا برہان الدین خدانماؒ کے حکم سے حضرت منعم پاک سے دینی استفادہ کی اجازت کے ساتھ پٹنہ تشریف لائے۔ جس مسجد میں یہ آکر ٹھہرے اسی میں اتفاقاً حضرت منعم پاکؒ بھی فروکش تھے۔ ان کے یہاں آنے کے بعد حضرت منعم پاکؒ نے یہ مسجد ان کے لیے چھوڑ دی۔ خود ملامیتن کی مسجد میں چلے گئے۔ جو اس مسجد سے چند قدم کی دوری پر ہے۔ پھر جب حضرت عشق کو مکان اور زمین مل گئی تو حضرت منعم پاکؒ نے انہیں خانقاہ بنوانے کا مشورہ دیا اور فرمایا کہ: ''آپ خانقاہ بنوایئے، مجھے جب ضرورت ہوگی آپ ہی کی خانقاہ میں آجایا کروں گا، میں اپنی کوئی خانقاہ نہیں بنواؤں گا۔'' چنانچہ جب تک حضرت منعم پاکؒ اس عالم میں رہے، اپنے اسی قول پر عمل پیرا رہے۔

اس وقت حضرت منعم پاکؒ کے مقبرے اور ملامیتن کی مسجد سے ملحق جو خانقاہ منعمیہ کہی جاتی ہے وہ دراصل شاہ قمر الدین کی خانقاہ ہے جو غالباً حضرت سیدنا ابوالبرکات کے خلیفہ اور حکیم شاہ فرحت اللہ کریم چکؒ کے مرید تھے اور حکیم صاحب موصوف حضرت مخدوم شاہ حسن علیؒ کے مرید و خلیفہ اور شاہ حسن علیؒ (خواجہ کلاں پٹنہ) حضرت منعم پاکؒ کے مرید و خلیفہ تھے۔

طریقہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ نے اپنے طریقے میں اتنے مدارج نہیں رکھے ہیں۔ ابتداء ہی سے اس طریقے میں توحید کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اولاً خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ نے اسم ذات کی مشق کا طریقہ ایجاد کیا تھا۔ پھر سیدنا ابوالعلاء قدس سرہ نے لوگوں کے ضعف وغیرہ کا لحاظ کرتے ہوئے اسے زیادہ سہل اور آسان بنا دیا ہے اور برسوں کی محنت سے جو باتیں حاصل ہوتی تھیں وہ اب مہینوں اور دنوں میں حاصل ہوسکتی ہیں۔ کاش مسلمان ادھر مائل ہوں اور اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

نقشبندیہ طریقے کی ابتدا

حضرت امیر کُلال قدس سرہٗ

نقشبندیہ طریقے کا بیان تشنہ رہ جائے گا اگر حضرت امیر کلال قدس سرہٗ کا مختصر بیان نہ کر دیا جائے۔ یہ بہت بڑے کامل بزرگ تھے۔ کُمہار کا پیشہ اختیار کر رکھا تھا۔ کسب کر کے اپنا اور خانقاہ کا خرچ چلاتے تھے۔ کُمہار کا پیشہ اتنا متبرک اور پاکیزہ پیشہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ جل شانہٗ وعم نوالہٗ نے اپنے قابلِ فخر و ناز کام کو کمہار کے پیشہ ورانہ کام سے تشبیہ دی ہے۔ وہ فرماتا ہے:

﴿خلق الانسان من صلصال کالفخار﴾

ترجمہ: ''میں نے انسان کو گیلی مٹی سے اس طرح بنایا جیسے کمہار مٹی کے برتن بناتے ہیں۔''

حضرت خواجہ بہاء الدین انہی کے مرید تھے، اور انہیں کی خدمت میں رہ کر تعلیم پا رہے تھے۔ آپ کے ذمہ ایک کام یہ بھی تھا کہ وہاں جتنے برتن تیار ہوتے تھے سب پر اللہ کا لفظ نقش کرتے تھے۔

جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ خواجہ بہاء الدین کی کرامت خلق کو دکھائے اور انھیں خاص و عام کا مقتدا بنائے تو ایک روز اتفاق ایسا ہوا کہ نئے برتنوں پر لفظ اللہ نقش کرنا آپ بھول گئے۔ کسی نے حضرت امیر کو اس واقعے کی خبر کر دی۔ حضرت امیرؒ نے خواجہ کو بلا کر باز پرس کی۔ معاً خواجہ نے ان برتنوں پر ایک نظر ڈالی اور سب برتنوں پر اسم ذات نقش ہو گیا۔ جب حضرت امیرؒ نے یہ دیکھا تو فرمایا: ''بہاء الدین تم نقش بند ہو۔'' اسی روز سے آپ کا

قلب نقشبند ہو گیا اور آپ سے جو طریقہ جاری ہوا، نقشبندیہ طریقہ کہلانے لگا۔
(بحوالہ ''تذکرۂ غوثیہ'' تصنیف: غوث علی شاہ صاحب قلندر پانی پتی)

حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہٗ

آپ کی سیرت و سوانح پر کئی کتابیں تصنیف ہو چکی ہیں۔ اصحابِ شوق ان کتابوں میں آپ کی سیرت و سوانح کو مطالعہ فرمائیں۔ یہاں نقشبندیہ طریقے کے اصولِ تعلیم وغیرہ لکھے جا رہے ہیں۔ نقشبندیہ طریقِ تعلیم میں بقولِ غوث علی صاحب قلندر پانی پتی چھ لطیفوں کا تزکیہ و تصفیہ کر کے انھیں بیدار و ذاکر کیا جاتا ہے۔ وہ لطائفِ ستہ یہ ہیں:

(۱) قلب　　(۲) روح　　(۳) سِرّ
(۴) خفی　　(۵) اخفی　　(۶) نفس الناطقہ

انھوں نے لطیفوں کے رنگ بھی بتائے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا ہے کہ مختلف کشفوں کی وجہ سے ان لطائف کے رنگ بھی بدل جایا کرتے ہیں اس لیے طالب صرف انوار ہی پر اپنی توجہ مرکوز نہ کرے بلکہ مقصودِ اصلی کی طرف متوجہ رہے۔

بعضوں نے اور آگے بڑھ کر دس لطیفے بیان کیے ہیں اور لطائفِ عشرہ کی تعلیم ضروری قرار دی ہے۔ اکثر بزرگانِ دین نے پانچ ہی لطیفوں پر اکتفا کیا ہے اور وہ لطائفِ خمسہ ہی کی تعلیم دیتے ہیں۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ لطائفِ خمسہ ہی کی تربیت ناگزیر اور مقدم ہے۔ باقی لطیفے ان کے تابع ہیں اور خود بخود ذاکر ہو جاتے ہیں۔ جب لطیفہ اخفی تک کل لطیفے تربیت پذیر ہو جاتے ہیں اس وقت ایسی بے خودی طاری ہوتی ہے کہ نہ تو کسی لطیفے کا امتیاز کیا جا سکتا ہے اور نہ کوئی رنگ باقی رہتا ہے، کامل یک رنگی طاری رہتی ہے۔ رنگوں کا تذکرہ حضرت مخدوم الملکؒ نے بھی اپنی کتاب میں کیا ہے، اور گدیوں میں بزرگوں کے

سفینوں میں بھی تھوڑے تھوڑے اختلاف کے ساتھ لطیفوں اور ملائک وشیاطین کے انوار کا ذکر پایا جاتا ہے۔ ان مشاہدات اور تماشاؤں کی طرف توجہ نہیں ہونی چاہیے۔ یہ تماشے قطع الطریق اور بتانِ راہ ہیں اور عالم ملکوت میں بے شمار ایسے رنگ ایسے انوار وغیرہ سامنے آتے ہیں۔ آستانوں کے سفینوں اور بیاضوں میں ایسی تحریریں جو پائی جاتی ہیں وہ مکمل اور پوری پوری حیطۂ تحریر میں نہیں لائی گئی ہیں۔ وہ سارے اشغال واذکار، انوار والوان محض اشارتاً یادداشت کے طور پر لکھ کر رکھ لیے گئے ہیں۔ پوری بات وضاحت کے ساتھ اس وقت بتائی جاتی ہے جب وہ اذکار واشغال طالب کو بتائے جاتے ہیں یا جب طالب اپنے مکاشفات اور احوال شیخ کو بتاتا ہے اور اصلاح کی حاجت اس کو ہوتی ہے۔

نقشبندیہ طریقِ تعلیم، اسم ذات میں ایک مکمل نصاب ہے جسے سیدنا ابوالعلا قدس سرہٗ نے سہل اور آسان تر کر دیا ہے۔ اس تعلیم میں لطائفِ خمسہ کی تربیت کی جاتی ہے۔ ان لطائف کی تربیت کے لیے بہت سارے اذکار واشغال وضع کیے گئے ہیں اور طالب کے باطنی احوال کا جائزہ لینے کے بعد صحیح بزرگانِ دین اپنے مریدوں کو وہ اذکار واشغال، مشاہدے، مراقبے، محاسبے اور حق وباطل میں امتیاز بتاتے ہیں۔

نقشبندیہ طریقِ تعلیم کی بنیاد گیارہ اصولوں پر رکھی گئی ہے:

(۱) یادکرد (۲) بازگشت (۳) یادداشت (۴) نگاہ داشت
(۵) ہوش دَردَم (۶) نظر بَر قدم (۷) سفر دَر وطن (۸) خلوت دَر انجمن
(۹) وقوفِ قلبی (۱۰) وقوفِ زمانی (۱۱) وقوفِ عددی

ان اصولوں کے مطابق تعلیم دینے کے لیے کچھ ہلکے پھلکے وظیفے، نوافل، اذکار واشغال، مراقبۂ عام، مراقبۂ خاص، مراقبہ اخص الخاص، مجاہدے، محاسبے وغیرہ حسبِ حال طالبِ حق کو بتائے جاتے ہیں۔ یہی نقشبندیہ طریقے کی تعلیم ہے۔ اسی تعلیم کو آگے چل کر سیدنا ابوالعلا قدس سرہٗ نے خلق کی کم ہمتی اور ضعف کا خیال کر کے اپنے وجدان اور الہام

ے آسان تر بنا دیا ہے اور آگے جا کر اس کو پیرانِ طریقت یعنی خواجہ شاہ ابوالحسنات کے جداد نے اور بھی آسان اور مؤثر بنا دیا ہے۔ مثلاً ذکرِ خفی تکیہ شریف کے موجد حضرت حشتی قدس سرہٗ ہیں اور صلوٰۃ حفظ الایمان میں ترمیم حضرتؒ خواجہ امجد حسین قدس سرہٗ نے کر دی ہے۔

صاحبِ ''یادگارِ عشق'' نے بھی یہی لکھا ہے۔ نقشبندیہ ابوالعلائیہ طریق تعلیم میں توحید تک رسائی کی چیزیں ابتدا ہی سے شروع کرا دی جاتی ہیں۔ طریقت میں عشق و محبت بہت ضروری ہے۔ عشق پیدا کرنے کے لیے نفل نمازیں، دعائیں، وظیفے اور اذکار بتائے جاتے ہیں۔ ان سے اس لطیفے میں بیداری آتی ہے اور تحریک پیدا ہوتی ہے جس سے عشق و محبت کی لہریں دل میں پیدا ہونے لگتی ہیں۔ اسی لطیفے کی طرف اشارہ خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ نے اپنے اس مصرعہ میں کیا ہے ؏ لطیفہ ایست نہانی کہ عشق ازو خیزد (انسان کے سینے میں ایک چھپا ہوا لطیفہ ہے جس سے عشق پیدا ہوتا ہے)۔ رہا مجازی دنیا میں جسے عشق کہا جاتا ہے وہ ایک عارضی جذبہ ہے اور فانی ہے کیونکہ وہ مادی شے کا عشق ہوتا ہے اور مادی شے فانی ہے۔ یہ مجازی عشق بھی اسی لطیفے سے پیدا ہوتا ہے مگر چونکہ اس کی صحیح اصول کے ماتحت تربیت نہیں ہوتی اس وجہ سے خام اور ادھورا رہ جاتا ہے اور پھر فنا ہو جاتا ہے۔ مگر جب اس مجازی عشق کی شریعت و طریقت کے اصول پر تربیت کی جاتی ہے تو یہی مجازی عشق پرورش پا کر حقیقی عشق کا زینہ بن جاتا ہے اور لافانی ہو جاتا ہے۔ اسی بات کو مولانا روم علیہ الرحمۃ نے اپنی مثنوی کے اس شعر میں کہا ہے۔

عشق من گرزیں سرے گرزاں سر است

عاقبت ما را بداں شہ رہبر است

(ترجمہ: ہمارا عشق اس طرف کا ہو یا ادھر کا ہو، آخرکار وہ ہمیں اسی شاہِ حُسن تک پہنچا دیتا ہے۔)

اس کی ایک مثال بھی انھوں نے مثنوی میں ایک قصہ بیان کر کے دی ہے۔ وہ قصہ یہ ہے کہ ایک بادشاہ بازار سے ایک کنیز خرید کر لایا۔ وہ اس پر عاشق تھا۔ کچھ دنوں کے بعد وہ کنیز بیمار ہوگئی۔ علاج معالجہ ہوا مگر فائدہ نہ ہوا بلکہ مرض روز بروز بڑھتا ہی گیا۔ تب بادشاہ بہت پریشان ہوا۔ مسجد میں جا کر بڑی گریہ وزاری کی اور اس کنیز کی شفا کے لیے خدا سے دعا کی۔ خواب میں اسے ایک حکیم کی بشارت دی گئی جو روحانی حکیم یعنی بڑے بزرگ تھے اور کہا گیا کہ وہی آ کر اس کا علاج کر سکیں گے۔ چنانچہ دوسرے روز وہ بزرگ حکیم صاحب تشریف لائے۔ بادشاہ دل و جان سے ان کی خدمت میں مصروف ہوا اور فرطِ شوق میں یہ اشعار پڑھتا تھا۔

اے تو مارا مصطفیٰؐ من چوں عمرؓ از برائے خدمت بندم کمر

مقصدم دراصل تو بودی نہ آں لیک کار از کار خیزد در جہاں

(ترجمہ: اے حضور آپ ہمارے لیے مصطفیٰ کے مصداق ہیں اور میں حضرت عمرؓ کی طرح آپ کا خادم ہوں۔ میں نے آپ کی خدمت کے لیے کمر باندھ لی ہے۔ اس عشق و عاشقی میں ہمارا مقصد دراصل آپ کی ذات تھی مگر دنیا میں اکثر کام بالواسطہ ہوتا ہے اور ایک کام سے دوسرا کام بنتا ہے)۔

حضرت مخدوم الملک شرف الدین احمد یحییٰ مُنیری ثم بہاری نے چولھائی گوپ کو ان کی بھینس سے عشق پیدا کر کے واصل الی اللہ تک پہنچا دیا اور مخدوم چولھائی گوپ بنا دیا تھا۔ مگر بزرگانِ دین تعلیم و تربیت کے بہت سارے اصول جانتے بوجھتے وضع کرتے رہتے ہیں۔ جس کو جس طرح چاہتے ہیں تعلیم دیتے ہیں، کوئی ایک مقرر قاعدہ نہیں ہے۔ چونکہ ذات بے حد و بے نہایت ہے اس وجہ سے اس کے تقرب کی راہیں بھی بے شمار ہیں اور اس تیکنک سے بزرگانِ دین ہی واقف ہیں، وہی اس کا استعمال جانتے ہیں اور وہی جس طرح چاہتے ہیں اپنے مریدوں کا علاج کرتے اور انھیں تعلیم دیتے ہیں۔

اس راہ میں عشق ناگزیر ہے اس وجہ سے بعض بزرگانِ دین اپنے طریقِ تعلیم میں برزخ شیخ کی مشق کراتے ہیں ساتھ میں اذکار و اشغال اور نوافل و ادعیہ بھی بتاتے ہیں۔ برزخ شیخ کے تصور سے شیخ کی محبت پیدا ہوتی بڑھتی اور کمال تک پہنچتی ہے تب اس کا رخ ربوبیت اور توحید کی طرف موڑ دیا جاتا ہے۔ ہمارے یہاں طریقہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ میں برزخ کی مشق نہیں کرائی جاتی ہے بلکہ ابتدا ہی سے عشق پیدا کراتے اور اس کا رخ توحید کی طرف موڑے رکھتے ہیں۔ پہلے فنائیت فی الافعال حاصل ہوتی ہے پھر فنائیت فی الصفات ہوتی ہے اور آخر میں فنائیت فی الذات نصیب ہوتی ہے اس تعلیمی مدارج کا ذکر سیدنا ابو العلا قدس سرہ نے اپنی قلمی بیاض ''گنج خم خانہ'' میں کیا ہے، نیز یہ بھی فرمایا ہے کہ

''در نہایت ایں چیز ہا نمودار خواہد شد ولذتہا خواہد یافت بعد ازاں ترقی کند و برتر آید یعنی ہمہ عالم را حق داند وحق بیند۔ بدیں مداومت و مواظبت نماید تا کہ خود را فراموش کند ہمہ عالم را حق داند وحق بیند چوں از خود خواہد گذشت از باطن او ایں ترانہ خواہد برآمد چنانچہ از باطن ایں فقیر از خود رستہ برمی آید

آں را کہ من گفتمش اکنوں نمی دانم چہ شد

بسیار او را جستمش اکنوں نمی دانم چہ شد''

لفظاً تو یہ باتیں بڑی آسان اور سرسری معلوم ہوتی ہیں اور محض معمولی محنت سے ہر کس و ناکس انہیں یاد کرسکتا اور بول سکتا ہے مگر عملاً سخت دشوار ہے، لوہے کے چنے چبانے پڑتے ہیں۔ غور کرنے اور سوچنے سمجھنے کا مقام ہے کہ سیر ہوکر لذیذ غذائیں کھانے، قسم قسم کے سرور انگیز و کیف آور مشروبات پینے اور رات بھر بلکہ دن کا کچھ حصہ بھی چین کی نیند سو کر گزار دینے، کبھی کبھی مجالس نیاز، قل اور سماع منعقد کر لینے ہی سے اگر پیری و بزرگی حاصل ہو جایا کرتی تو پہلے کے بزرگانِ دین اتنی محنت و مشقت کیوں کرتے۔ ﴿ قم اللیل یا قم فانذر ﴾ کے نزول کے بعد خود حضرت رسول کریم ﷺ اتنی عبادت کیوں کرتے کہ پائے

مبارک پر ورم آ جاتا تھا۔ بزرگانِ دین جتنوں اور پیاروں کو اپنا مسکن بنا کر بھوک پیاس کی
اتنی تکلیف کیوں اختیار کرتے؟ پیٹ پر پتھر کیوں باندھتے؟ پیری فقیری تو جیسی اس زمانے
کے اکثر لوگ کرتے ہیں بہت آسان ہے اور اتنی آسان ہے کہ ہر وہ شخص جس کو بڑے
دھڑلے سے جھوٹ بولنے کی مہارت ہو، جو اپنی چرب زبانی سے عوام کو گمراہ کر سکے،
''شریعت اور چیز ہے اور طریقت اور چیز ہے'' ''یہ سب راز کی باتیں ہیں، انہیں صرف
فقراہی جانتے سمجھتے اور بیان کر سکتے ہیں'' کہہ کر عوام کو پھانس سکتا ہے، کر سکتا ہے اور کر
رہتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ شریعت کی اتباع اور طریقت کی تعلیم کے بغیر پیری فقیری ناممکن
ہے اور اس کے لیے:

''جوعوا بطونکم و اطمائوا اکبادکم و عروا اجسادکم فلینظروا
یتجلی ربنا ضاحکاً۔''

ترجمہ: ''اپنے پیٹ کو خالی رکھو، بھوکا رکھو، اپنے جگر کو پیاسا رکھو اپنے بدن کو
(سوائے شرعی لباس کے) ننگا رکھو پھر دیکھو گے کہ ہمارا رب مسکراتا ہوا جلوہ گر ہو گا۔''

طریقت میں معدے کو زیادہ سے زیادہ خالی رکھنا یعنی بہت روزے رکھنا او
فاقے کرنا، پیاس کی شدتیں برداشت کرنا، لباس و پوشاک میں ممکن حد تک کمی کرنا، راتوں
کو اٹھ کر نوافل پڑھنا، ذکر، شغل اور مراقبے میں مشغول رہنا ناگزیر ہے۔ بغیر ان باتوں کے
فقیری کا حاصل ہونا محال اور ناممکن ہے۔ ہاں اگر کسی صاحب دل بزرگ کی نظرِ رحمت
ہو جائے اور وہ جذب کے ذریعے کسی کو واصل الی اللہ تک پہنچا دے تو یہ دوسری بات ہے
مگر اس کی مثال شاذ و نادر ہے۔ نظم عالم اسی طرح چل رہا ہے کہ شریعت کی پیروی او
طریقت کی تعلیم اور صحبتِ بزرگانِ دین ہی سے یہ باتیں حاصل ہوتی ہیں۔ جب تک ان
باتوں پر عمل نہ ہوگا اور سلوک کی منزلیں طے کر کے انسان اس مقام تک نہیں پہنچے گا جیس
کہ سیدنا ابو العلا قدس سرہ نے بیان فرمایا ہے ساری عبادتیں اور ریاضتیں رسم و رواج ہیں

محض ریاکاری ہیں بلکہ طریقت کے نزدیک کفر و شرک اور نفاق ہیں معاذ اللہ منہا۔ ریا کے ایک معنی جسے سب لوگ سمجھتے اور بولتے ہیں، یہ ہے کہ آدمی اس نیت سے عبادت کرے کہ لوگ اس کو اچھا اور بزرگ سمجھیں، یہ ریاکاری کا ادنیٰ اور اوپری درجہ ہے۔ ریاکاری اس عبادت و ریاضت کو کہتے ہیں جو عبادت و ریاضت کے اس درجے تک نہ پہنچے جو اصل مقصود معبود ہے۔

اسی وجہ سے سارے طالبانِ حق کے لیے ضروری ہے کہ اس مقام تک پہنچنے کی اسی طرح کوشش کریں جس طرح تمام بزرگانِ دین نے کی ہیں اور پیر صاحبان جنہیں کسی وجہ سے یہ مقام حاصل نہ ہو سکا ہے، پہلے خود اپنے آپ کو اس مقام تک پہنچائیں تاکہ صحیح معنوں میں اہلیت پیدا کر کے اپنے دین و ایمان کی حفاظت کریں اور اپنے مریدوں کو گمراہی اور بے دینی سے بچائیں۔ یاد رکھیے یہی صحیح دین ہے اور یہی اسلام کی روح ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے رسم و رواج ہے، کفر و شرک اور نفاق ہے، ہرگز دین اسلام صحیح معنوں میں یہ نہیں ہے۔

اب اصل قصے کی طرف آیئے۔ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہٗ کے مرید و خلیفہ حضرت مولانا یعقوب چرخی قدس سرہٗ ہیں اور پھر ان کے مرید و خلیفہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار ہیں جو اس عالم میں جب تک رہے فقیر بھی رہے اور شاہانہ شان و شوکت کے ساتھ بھی رہے۔ حضرت جامیؔ نے آپ کے بارے میں فرمایا ہے۔

چوں فقر اندر قبائے شاہی آمد بہ تدبیر عبید اللّٰہی آمد

(فقیری شاہی لباس میں حضرت عبید اللہ احرار کی تدبیروں سے ظاہر ہوئی ہے۔)

بیمار کو جب شفا ہو جاتی ہے تو پرہیز ٹوٹ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض بزرگانِ دین نے امیرانہ ٹھاٹ باٹھ کے ساتھ بھی بظاہر زندگی بسر کی ہے اور یہ صورت فقر و فاقے کے ساتھ زندگی بسر کرنے سے زیادہ مشکل ہے۔ دولتِ دنیا روحانیات اور دین اسلام

کے لیے زہر ہے۔ ان بزرگوں نے جو دولت کے باوجود فقیری کی ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک حاذق حکیم زہر ہلاہل کو بھی مدبر کر کے تریاق بنا دیتا ہے۔ اسی طرح ان بزرگوں نے دولت اور شان و شوکت کو اپنے حق میں تریاق بنالیا تھا اس وجہ سے دولت کی مضرت ان کو نقصان نہ پہنچا سکی، اور یہ سنت ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کی جیسا کہ انہوں نے دعا کے طور پر اللہ تعالیٰ سے درخواست کی تھی:

﴿ رب هب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعد ﴾

ترجمہ: ''خدایا! مجھے ملک تو دے مگر میرے بعد کسی کو (کسی برگزیدہ کو) نہ دینا۔''

ان کا دوسرے لوگوں کو ملک نہ دینے کی دعا کرنا شفقت کی بنا پر تھا۔ یہ اس لیے تھا کہ دوسرے لوگ دولت کے مضر اثرات سے اپنے دین کو خراب نہ کر بیٹھیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قول سے بھی دولت کا نقصان اور اس سے دین کی بربادی مترشح ہوتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر دین اور دنیا ایک جگہ جمع ہو سکتے تو یہ مجھے حاصل ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بڑی قوت عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ ولو بسط اللہ الرزق لعبادہٖ لبغوا فی الارض و لکن ینزل بقدر ما یشاء انہٗ بعبادہٖ خبیر بصیر ﴾

ترجمہ: ''اور اگر پھیلا دے روزی اپنے بندوں میں تو بغاوت کرنے اور فتنہ و فساد پھیلانے لگیں۔ وہ جتنا چاہتا ہے اتنا ہی نازل کرتا ہے۔ بیشک وہ اپنے بندوں کی خبر رکھتا ہے۔''

یہ ہے دولت دنیا کا نقصان۔

حضرت خواجہ عبید اللہ احرار حضرت جامیؔ کے پیر و مرشد اور حضرت سیدنا ابوالعلا قدس سرہٗ کے جدِ اعلیٰ تھے۔ ان کی بیعت کے سلسلے کا شجرہ تو پہلے لکھا جا چکا ہے۔ یہاں حضرت ابوالعلا قدس سرہٗ کا خاندانی شجرہ لکھا جا رہا ہے:

ذکرِ حضرت امیر سیّدنا ابوالعلاء قدس سرہٗ

قصیدہ

یہی وظیفہ ہے عاشقوں کا ہم فقیروں کی بھی صدا ہے
گرہ کشائے دو عالم اکبرؔ، ہمارا پیارا ابو العلا ہے
بہار کے دن ہیں بارشیں ہیں سحاب رحمت برس رہا ہے
مزے میں ہیں رند، خوش ہے ساقی کہ میکدہ سب بھرا ہوا ہے
لگی ہے ایسی لگن کسی سے کہ مرنے پر بھی نہ چھٹ سکے گی
یہ عاشقی ہے دِل لگی نہیں ہے، جو ہم مٹے ہیں تو دل لگا ہے
یہی ترانہ سُنا چمن میں، یہی صدا آئی جنگلوں سے
یہی ہیں ہم رِندوں کے نعرے، خدا کا پیارا ابوالعلا ہے
ابو العلائی ہے اپنا مشرب یہی ہے اکبرؔ ہمارا مذہب
ازل کے دن سے ہمارے دل پر لکھا ہوا نام ابو العلا ہے

منقبت شریف

از نتیجۂ فکر : سیّد مختار احمد اجمیری عفیٰ عنہٗ

رِندو کھلا ہوا ہے میخانہ ابو العُلا کا
آنکھوں سے پی رہا ہے مستانہ ابو العُلا کا

ہے چشتی نقشبندی میخانہ ابو لعلا کا
محفل میں چل رہا پیمانہ ابو العُلا کا

یہ بو العُلائی محفل کس شان کی ہے محفل
شمع بدوش آیا پروانہ ابو العُلا کا

آنکھیں لگی ہوئی ہیں یوں آج دل کی جانب
ہر دل بنا ہوا ہے کاشانہ ابو العُلا کا

کیا شام کیا سویرے منگتا لگائیں پھیرے
ہے فیضِ عام جاری روزانہ ابو العُلا کا

عرفان ہوشمندی ہر گام پر ملے گا
بن کر تو کوئی دیکھے دیوانہ ابو العُلا کا

مظہؔر میاں ہیں مظہر محسن میاں کے یارو
یہ جانتے ہیں رتبہ شاہانہ ابو العُلا کا

عاشق ہیں ابو العُلا کے صوفی شمیؔم دیکھو
کرتے ہیں ذکرِ پیہم روزانہ ابو العُلا کا

مختاؔر معرفت کی منزل کو جانتا ہے
خواجہ کا نام لیوا مستانہ ابو العُلا کا

خاندانی شجرہ سیدنا ابوُ العُلا قدس سرّہ

(۱) امیر سیدنا ابوالعُلا قدس سرہٗ

(۲) امیر سید ابوالوفا قدس سرہٗ

(۳) امیر سید عبدالسلام قدس سرہٗ

(۴) امیر سید عبدالملک قدس سرہٗ

(۵) امیر سید عبدالباسط قدس سرہٗ

(۶) امیر سید تقی الدین کرمانی قدس سرہٗ

(۷) امیر سید شہاب الدین محمود قدس سرہٗ

(۸) امیر سید عماد الدین قدس سرہٗ

(۹) امیر حجاج قدس سرہٗ

(۱۰) امیر سید علی قدس سرہٗ

(۱۱) سید نظام الدین قدس سرہٗ

(۱۲) امیر سید اشرف قدس سرہٗ

(۱۳) امیر اعز الدین قدس سرہٗ

(۱۴) امیر شرف الدین قدس سرہٗ

(۱۵) امیر سید مجتبیٰ قدس سرہٗ

(۲۶) امیر سید گیلانی قدس سرہٗ

(۱۷) امیر سید بادشاہ قدس سرہٗ

(۱۸) امیر سید حسن قدس سرہٗ

(۱۹) امیر سید حسین قدس سرہٗ

(۲۰) امیر سید محمد قدس سرہٗ

(۲۱) امیر سید عبداللہ قدس سرہٗ

(۲۲) امیر سید محمد قدس سرہٗ

(۲۳) امیر سید علی قدس سرہٗ

(۲۴) امیر سید عبداللہ قدس سرہٗ

(۲۵) امیر سید حسن قدس سرہٗ

(۲۶) امیر سید اسمٰعیل قدس سرہٗ

(۲۷) امیر سید محمد قدس سرہٗ

(۲۸) امیر سید عبداللہ باہر قدس سرہٗ

(۲۹) امیر سید زین العابدین قدس سرہٗ

(۳۰) امیر سید امام حسین رضی اللہ عنہ

گزشتہ صفحے میں جو خاندانی شجرہ نسب سیدنا ابوالعلا قدس سرہٗ کا لکھا گیا ہے وہ ''اذکار احرار'' جدید مطبوعہ ۱۳۵۳ھ کی نقل ہے اور اسے مولوی شیخ احمد اللہ عثمانی العباسی نے تالیف کیا ہے۔ اس شجرہ سے حضرت سیدنا کا جدی (دادھیالی) نسب نامہ منظر عام پر

آ گیا اور طریقت کے شجرے سے سلسلہ بیعت و انابت بھی معلوم ہو گیا۔ رہ گئی ننھیالی
آپ خواجہ فیضی کے نواسے تھے جو اکبر کے درباری اور نورتوں میں سے ایک رتن تھے ا
بنگال میں بردوان کے ناظم تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ خواجہ فیضی کی دختر نیک اختر تھیں ا
وہ میر عبدالسلام کے لڑکے تھے اور میر عبدالسلام خواجہ عبید اللہ احرار کے لڑکے تھے۔

حضرت سیدنا کے دادا امیر عبدالسلام اور والد ابوالوفا، جلال الدین اکبر کے
وقت میں سمرقند سے یہاں آ کر فتح پور سیکری میں اقامت گزیں ہوئے۔ وہیں سے امی
عبدالسلام حج کے لیے روانہ ہونے والے تھے اسی دوران اپنے والد کی حج پر روانگی سے
پہلے امیر ابوالوفا یعنی حضرت سیدنا کے والد دردِ قولنج میں مبتلا ہو کر انتقال کر گئے۔ اور جب
امیر عبدالسلام حج کر چکے تو وہ بھی وہیں مکہ معظمہ میں رحلت فرما گئے۔ جنت المعلیٰ میں ان کی
قبر ہے۔ امیر ابوالوفا کی نعش فتح پور سیکری سے دہلی لائی گئی اور لعل دروازہ کے قریب دفن
کر دی گئی۔ اب حضرت سیدنا کی پرورش ان کے نانا خواجہ فیضی کے سایہ عاطفت میں ہونے
لگی۔ خواجہ فیضی بردوان میں ناظم اور فوج کے افسر اعلیٰ تھے۔ والی بنگال مان سنگھ ان کا بڑا
لحاظ کرتا تھا۔ جب خواجہ فیضی بھی انتقال کر گئے یا شہید ہو گئے تو مان سنگھ نے حضرت سیدنا کو
خواجہ فیضی کی جگہ پر فوج کا افسر متعین کر دیا۔ آپ نے اس منصب پر اپنی ذمہ داری بڑے
حسن و خوبی کے ساتھ نبھائی۔

حضرت سیدنا کی ولادت ۹۹۰ھ میں مضافات دہلی کے ایک مقام زیلہ یا زملہ
نامی میں ہوئی۔ پرورش یا پرداخت جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے، آپ کے نانا خواجہ فیضی نے
کی۔ حصولِ علمِ ظاہری کہاں تک کیا اور کس سے کیا، کچھ معلوم نہ ہو سکا بجز اس کے کہ خواجہ
فیضی ہی نے آپ کی تربیت کی۔ خواجہ فیضی کی شہادت سے پہلے تک آپ فوج کے افسر اعلیٰ
کی خدمت انجام دیتے رہے۔ ملا لطف اللہ اور شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں:

''چنداں بداں وضع نوکری می کردند بروش سپاہیان می بودند۔'' (اذکار

احرار، انفاس العارفین)

بعد شہادت خواجہ فیضی، آپ امرائے دربار میں شامل ہو گئے اور امیرانہ زندگی بسر کرنے لگے۔

مگر عنایتِ ازلی نے آپ کو کسی اور ہی کام کے لیے منتخب کیا تھا اور لباس ظاہری کے عوض قبائے دوستی و مؤدت آپ کی خاطر تیار کر لی گئی تھی۔ اتفاقاً ایک روز آپ نے خواب میں تین صاحبانِ صفا اور بزرگ ہستیوں کو دیکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ''اے فرزند! یہ لباس تمہیں زیب نہیں دیتا ہے۔ تم اپنے آبائی لباس کو زیب تن کرو اور ہم لوگوں کی روش اختیار کرو''پسندیدہ وضع ایں است کہ ما داریم'' (پسندیدہ وضع یہ ہے کہ جو ہم لوگوں نے اپنائی ہے)۔ اس چھوٹی اور جھوٹی حکومت پر تکیہ غلط ہے۔ یہ شخصیت اور یہ حکومت فانی ہے، قائم رہنے والی نہیں ہے اور اگر وجہ معاش کا فکر و خیال ہے تو: ﴿وفی السماء رزقکم مما توعدون﴾ (تمہارا رزق آسمان میں ہے، وہیں سے زمین پر نازل ہوتا ہے اور اس کا تم سے وعدہ کر لیا گیا ہے) تم وجہ و اسباب معاش سے بے فکر ہو جاؤ اور ﴿اللّٰہ نور السمٰوات والارض﴾ کے مظہر بن جاؤ پھر اپنے فیض ضیا بار سے دنیا کو منور کر دو۔ ملا لطیف اللہ ''اذکار احرار'' میں لکھتے ہیں کہ ایک روز حضرت امیر ابو العلا قدس سرہٗ نے اپنے صاحب زادہ اور ولیعہد سے یہ فرمایا تھا کہ ان تین بزرگوں میں سے ایک تو حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ تھے اور باقی دونوں صاحب زادگان حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما تھے ان میں سے ایک کے مشابہ تم ہو جو غالباً حضرت امام حسینؓ تھے۔ یہ خواب بظاہر تو ایک خواب تھا مگر حقیقتاً ایک اویسیہ نسبت تھی جو حضرت سیدنا امیر ابو العلا قدس سرہٗ کو براہ راست حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حاصل ہوئی۔

اس خواب کے بعد آپ ملازمت سے دست بردار ہو کر دہلی روانہ ہوئے۔ راستے میں قصبہ منیر ملا جو حضرت مخدوم شرف الدین احمد یحییٰ منیری کا وطن تھا۔ وہاں اس وقت شاہ

دولت منیری قدس سرہٗ اپنے فیض سے خلق کو سیراب کر رہے تھے۔ سیدنا نے ان سے ملاقات کی، کچھ دیر باتیں ہوئیں۔ دوران گفتگو حضرت دولت منیری نے فرمایا: ''الدنیا جیفۃ و طالبھا کلاب'' (دنیا مردار ہے اور اس کے طلبگار کتے ہیں)۔ پھر فرمایا پہلے تو اس مردار میں گوشت بھی تھا اب تو صرف ہڈی باقی رہ گئی ہے اور یہ مردار خنزیر ہے۔ یہ وہی حضرت دولت منیری ہیں جن کے فیض و برکات کا شہرہ دہلی تک پہنچ چکا تھا چنانچہ اکبر کے مرنے کے بعد جہانگیر کی تاجپوشی کے جشن کے موقع پر جہانگیر کو تاج پہنانے کے لیے حضرت دولت منیری کو منیر سے دہلی دعوت دے کر بلایا گیا تھا اور انہوں نے جہانگیر کو اپنے دست مبارک سے تاج پہنایا تھا۔ اس موقعے پر کی ایک تصویر آج سے تقریباً پچیس تیس سال پہلے ہندوستان کے مشہور ہفت روزہ انگریزی جریدہ "ILLUSTRATED WEEKLY BOMBAY" میں بڑے آب وتاب اور رنگ وروغن سے چھپی تھی۔

منیر سے آگے بڑھے اور عازمِ اجمیر ہوئے۔ اثنائے راہ میں جہانگیر کے شاہی دربار سے گزر ہوا۔ یہاں ایک واقعہ پیش آیا۔ اس واقعہ یا حادثہ کے ظہور کے مقام میں اختلاف ہے۔ منیر الدین احمد صاحب نے اپنی یادداشت میں جو لکھا ہے وہ نیچے نقل کیا جا رہا ہے:

''حضرت سیدنا وہاں سے (مُنیر سے) چل کر دربار میں پہنچے۔ ایک شب بادشاہ نے حکم دیا کہ دوشاخہ مشعل کے درمیان ایک لیموں رکھا جائے اور سب اس پر تیر چلائیں۔ پہلی مرتبہ سب تیر خالی گئے۔ بادشاہ کے چہرے پر غضب کے آثار ظاہر ہوئے۔ معاً سیدنا نے تیر چلایا اور وہ ٹھیک نشانے پر بیٹھا اور دوشاخے کے درمیان سے ان کا تیر لیموں کو اڑا لے گیا۔ بادشاہ جہانگیر بہت خوش ہوا اپنے ہاتھ سے پیالے میں شراب انڈیل کر سیدنا کو دی۔ سیدنا نے اسے زمین پر گرا دیا۔ بادشاہ نے دیکھا تو اس کو بہت ناگوار گزرا۔ ارکانِ دولت سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ بخشی نے بتایا کہ ملازم سرکار ہیں جو راجہ مان سنگھ کے ساتھ متعین تھے۔ بادشاہ نے کہا کہ راجہ کے ملازم تھے اس لیے

ایسا کیا، اگر میرے ملازم ہوتے تو ایسا نہ کرتے۔ اس کے بعد پاس میں جو کچھ تھا ملازموں میں تقسیم کر کے انھیں رخصت کر دیا اور خود یہ شعر پڑھتے ہوئے روانہ ہو گئے۔

این همه طمطراق کن فیکوں

ذرّہ نیست پیشِ اہلِ جنوں''

معلوم نہیں منیر الدین احمد صاحب کے اس بیان کا مآخذ کیا ہے؟ میں نے جو کچھ بزرگوں سے سنا ہے اس میں اور اس بیان میں تھوڑا فرق ہے۔ منیر الدین احمد صاحب کے بیان سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ یہ واقعہ قلعہ آگرہ میں پیش آیا مگر میں نے سنا ہے کہ یہ واقعہ کسی جنگل میں پیش آیا جہاں بادشاہ معہ اعیانِ دولت کے شکار کھیلنے کے لیے پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا۔ دوشاخے کے درمیان لیموں رکھ کر تیر اندازی کا مقابلہ بھی اسی تفریحی مشغلے کی تائید کرتا ہے۔ وہاں جب سیدنا نے جہانگیر کے دستِ خاص کی عطا کی ہوئی شراب پھینک دی تو بادشاہ نے بڑے پُر جلال انداز میں کہا: ''تم غضبِ سلطانی سے نہیں ڈرتے ہو؟'' سیدنا نے منہ توڑ جواب دیا: ''تم غضبِ سبحانی سے نہیں ڈرتے ہو؟'' یہ کہہ کر 'ھو' کا ایک نعرہ مارا فوراً جنگل سے کئی شیر نکل کر لشکرِ شاہی پر حملہ آور ہوئے۔ بھگدڑ مچ گئی، حضرت سیدنا نے اسی بھگدڑ میں اپنی راہ لی اور دہلی کی جانب روانہ ہو گئے۔ اسی وقت سے 'ھو' کا نعرہ ابو العلائیوں میں رائج ہوا ہے۔

دہلی پہنچ کر سلطان المشائخ حضرت نظام الدین محبوب اولیا کے دربار کا رخ کیا۔ وہاں سے فیض حاصل کیا پھر حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کے مزار پر حاضری دی اور فیض حاصل کیا۔ اس کے بعد اجمیر شریف پہنچے اور خواجہ غریب نوازؒ کے مزار پر حاضر ہونا چاہا۔ خدام نے عرض کیا کہ اس وقت مقبرے کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ چلیے دروازے پر یہ عرض کر دیجیے کہ ابو العلا حاضر ہوا ہے۔ خادم نے ایسا ہی کیا۔ فی الفور مقبرے کا تالا کھل کر نیچے گر پڑا۔ تب خادم نے کہا لیجیے خواجہ آپ کو باریابی کی اجازت

بخش رہے ہیں۔ چنانچہ یہ اندر چلے گئے اور غالباً صبح تک اندر ہی رہے۔ خانقاہوں میں یقین کے ساتھ یہ روایت چلی آرہی ہے کہ خواجہ صاحب بشکل اصلی اور انسانی ظاہر ہو کر سیدنا ابوالعلا کو تعلیم دیتے تھے اور اتمامِ طریقت ان کی فرمائی۔

منیر الدین احمد صاحب لکھتے ہیں کہ:

''اذکارِ احرار اور حجت العارفین کا متفقہ بیان ہے کہ وہاں سے (خواجہ غریب نوازؒ) آپ کو پورا پورا فیض حاصل ہوا۔ ایک روز روحِ مبارک حضرت خواجہ غریب نوازؒ بصورت مثالی ظاہر ہوئی اور فرمایا کہ اس زمانے میں سید زادے اور خواجہ زادے بہت ہیں مگر مشیتِ الٰہی نے تمہارا انتخاب کیا ہے اور تمہیں اس نعمت سے ممتاز فرمایا ہے۔ یہ بات سو سال بعد یا تین سو سال بعد کسی بندۂ خاص کو عنایت ہوتی ہے جس طرح ہمارے زمانے میں مجھے عطا کی گئی ہے۔ پھر حضرت خواجہ نے اپنے دستِ مبارک سے کوئی چیز حضرت سیدنا کے منہ میں ڈال دی۔ حضرت سیدنا فرماتے ہیں کہ وہ سرخ رنگ کی کوئی چیز تسبیح کے دانے کے برابر تھی۔ اس سے میرے سینے کے اندر ایک عظیم الشان نور پیدا ہوا۔ پھر فرمایا میری ساری عمر کی کمائی یہی چیز تھی جو آج میں نے تمہیں دے دی۔ اب تم اس کو نگاہ میں رکھنا۔ پھر ارشاد ہوا، یہاں سے تو تمہیں جو کچھ لینا تھا لے لیا۔ اب مرتبۂ قطبیت تم کو اپنے چچا امیر عبداللہ سے حاصل ہوگا۔ وہاں جا کر ان کے ہاتھ پر بیعت کرو اور ان کا طریقہ حاصل کرو۔''

''نجات قاسم'' نام کی کتاب میں اتنا اضافہ ہے کہ جب حضرت سیدنا کو خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے چچا کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا حکم دیا تو سیدنا نے فرمایا کہ مجھے آپ نے اپنے فیوض و برکات سے سرفرازی بخشی ہے۔ میرے چچا نقشبندی ہیں ان کے یہاں سماع کی ممانعت ہے۔ وہاں میرے دل کو چین کہاں نصیب ہوگا۔ خواجہ صاحب نے فرمایا تم

س کی فکر نہ کرو۔ وہ تمھیں خود ہی سماع کی اجازت دے دیں گے۔

اس کے بعد آپ آگرہ تشریف لائے اور حضرت سید جعفر بن امیر زین العابدین بن امیر تقی الدین کرمانی قدس اللہ اسرارہم کے مزارِ مبارک پر فروکش رہے۔ یہ مقام حویلی میر الامرا قاضی خاں میں تھا۔ یہاں بھی حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے بصورتِ مثالی تشریف لاکر حضرت سیدنا ابو العلا سے فرمایا کہ تمہارے چچا امیر عبد اللہ برہان پور سے تشریف لا رہے ہیں ان کے ہاتھ پر بیعت ضرور کر لینا۔ سیدنا کے چچا امیر عبد اللہ کی تشریف آوری آگرہ میں پہلے سے مشہور ہو چکی تھی یعنی یہ کہ امیر عبد اللہ صوبہ دار برہان پور تشریف رہے ہیں۔

چند روز کے بعد امیر عبد اللہ قطبِ وقت اور صوبہ دار برہان پور آگرہ تشریف لے اور حضرت سیدنا ان کی خدمت میں بیعت کے ارادے سے حاضر ہوئے۔ سیدنا فرماتے ہیں کہ ہیبتِ الٰہی اور جلالِ جبروتی کا اس قدر غلبہ تھا کہ مجھ میں یارائے سخن نہ تھا۔ کچھ عرض کرنا چاہتا تھا مگر بول نہیں سکتا تھا۔ اس وقت خواجہ محمد قاسم نے بڑی مدد کی اور رہنمائی فرمائی۔ انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور حضورِ امیر میں یہ کہتے ہوئے پیش کیا کہ ''اپنے برادرزادے کو اپنے سلسلے میں منسلک فرمالیجئے۔'' چنانچہ حضرت امیر نے میری بیعت لی اور مجھے اپنے نقشبندی سلسلے میں داخل فرمالیا (ماخوذ از ''اذکارِ احرار'')۔ اور غالباً حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی پیشین گوئی کے مطابق سماع کی اجازت بھی مل گئی۔ پھر آپ وزیر پورہ اور دیال باغ کے درمیان ایک ویران مقام پر جا بیٹھے۔ وہیں آپ نے اقامت اختیار کی، خانقاہ بنی اور وہیں اب آپ کا مقبرہ ہے۔ اس کی سیدھ میں پورب کی جانب تقریباً ایک میل کی دوری پر جمنا ندی بہتی ہے اور جمنا ندی کے اس پار حضرت امیر عبد اللہ کا مقبرہ اور مسجد ہے۔ یہ مقام شاہراہ سے تقریباً ایک فرلانگ کی دوری پر ہے۔ سڑک اور مقبرے کے درمیان کچھ کھیت ہیں جن کے کنارے پگ ڈنڈیاں ہیں۔ سڑک سے انھی پگڈنڈیوں

کے راستے حضرت امیر عبداللہ کے مزارِ مبارک تک پہنچتے ہیں۔ یہاں بڑی خاموشی رہتی ہے اور ایک پُر ہیبت سکوت چھایا رہتا ہے۔لوگ جاتے اور مزارِ اقدس پر فاتحہ پڑھتے اور مراقب بیٹھتے ہیں۔اور ادھر حضرت سیدنا کے مزارِ مبارک پر ہروقت چہل پہل رہتی ہے۔ آس پاس کچھ دکانیں بھی ہیں۔ ہروقت دو ایک چوکی قوالوں کی موجود رہتی ہے اور ہر نماز کے بعد وہ دو چار گانے مزامیر کے ساتھ گاتے ہیں۔رات بھر حاجت منداور زائرین مزار شریف پر حاضر رہتے ہیں اور جمعرات کے روز تو احاطے کے اندر اور باہر بڑا مجمع رہتا ہے۔رات بھر قوالی ہوتی رہتی ہے۔ فیضان بھی خوب پہنچتا ہے۔

چونکہ سیدنا کی تعلیم وتربیت تو حضرت خواجہ غریب نواز سے مکمل ہو چکی تھی۔ بیعت باقی رہ گئی اور بیعت کے لیے حیاتِ دنیاوی میں کسی پیر کا موجود رہنا اور بیعت لینا ضروری ہے۔ بیعت لینا اتباع امرِ رسالت ہے۔تبلیغِ رسالت کے لیے جس طرح رسول کا اس عالم کی زندگی میں موجود ہونا ضروری تھا اسی طرح بیعت لینے کے لیے پیر کا دنیاوی زندگی میں موجود رہنا ناگزیر ہے۔ کیونکہ بیعت تبلیغ رسالت کا ایک جزو ہے اور اللہ تعالیٰ اس جزوی رسالت کو بھی اپنے علم قدیم اور طے شدہ پروگرام کے مطابق قائم رکھے ہوئے ہے۔اصل رسالت ونبوت تو رسول اللہ ﷺ پر ختم ہو چکی ہے،اب صرف انھیں کی اتباع والی جزوی رسالت باقی رہ گئی ہے جسے پیری مریدی کہا جاتا ہے"اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ" (اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالتیں کیسے، کب اور کہاں کہاں بھیجا کرتا ہے)۔ یہی وجہ تھی کہ امیر عبداللہؒ نے بیعت لینے کے بعد اجازت وخلافت اور اجازتِ سماع دے کر مرتبہ قطبیت عطا فرما کر انھیں جلد ہی رخصت کر دیا۔اس نئی اقامت گاہ پر حضرت سیدنا کا فیض بڑے زور وشور سے جاری ہوا۔آپ سے علاوہ فیوض باطنی کے بے شمار کشف و کرامات ظاہر ہوئے۔حضرت سیدنا ابوالعلا قدس سرہٗ کو حضرت مولا علی رضی اللہ عنہٗ سے بطریق اویسیہ فیض حاصل ہوا۔پھر نقشبندیہ طریقے میں کسب کر کے کمال حاصل کیا۔حضرت

خواجہ عبید اللہ احرارؒ سے ننہالی ورثہ میں فیوض حاصل ہوئے۔ حضرت مولانا قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے میخانہ سے جرعہ کشی کی۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے تو وہ چیز عطا فرمائی جس کو خود خواجہ نے اپنی عمر کا سرمایہ فرمایا ہے۔ ان حضرات کے علاوہ حضرت جعفر امیر کرمانی سے بھی باطنی فیض حاصل ہوا۔ حضرت سیدنا ابوالعلاؒ کے صاحبزادے امیر نور العلا فرماتے ہیں کہ کمالات ولایت چشتیہ آپ کو بصورتِ مثالی بالمشافہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے بخشی اور نسبت عالیہ نقشبندیہ اپنے عم بزرگوار قطب وقت امیر عبد اللہؒ سے آپ کو حاصل ہوئی۔ انھی دونوں نسبتوں کے مجموعے کا نام طریقہ ابوالعلائیہ ہے۔

آپ کی کرامتیں:

جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے آپ سے بے شمار کشف وکرامات ظاہر ہوئے جن میں سے بطور مشتے از خروارے لکھے جارہے ہیں۔

(۱) جب آپ کا وصال ہو گیا تو گورکن نے قبر ایسی کھودی جس میں مردہ صحیح قبلہ کی طرف رُخ نہیں کر سکتا تھا۔ اسی قبر میں آپ کو دفن بھی کر دیا گیا۔ کچھ دنوں کے (غالباً بیس دن کے) بعد جب مزار پختہ کرنے کے لیے کھولا گیا اور آپ کے خلیفہ شیخ محمد رفیعؒ قبر میں اترے تو دیکھا کہ آپ کا رُخ صحیح قبلہ کی سمت ہے۔ مزار پختہ کیا گیا مگر تعویذ ٹیڑھا ہی بنا کیونکہ قبر ہی ٹیڑھی کھدی تھی۔ ایک مدت کے بعد ایک درویش حصولِ سعادت کے لیے مزارِ مبارک پر حاضر ہوئے۔ مزار شریف کو دیکھ کر ان کے دل میں یہ خطرہ پیدا ہوا کہ اتنے بڑے بزرگ کے مزار کا تعویذ لوگوں نے ٹیڑھا بنا دیا ہے معاً ایک آواز آئی کہ: ''اے درویش! اگر چہ مزار کے تعویذ کا رُخ ٹیڑھا ہے مگر صاحبِ مزار کا رُخ تو قبلہ کی صحیح سمت میں ہے اور اگر تم کو مزار کی ظاہری سمت ناگوار ہے تو یہ ابھی سیدھی سمت ہوئی جاتی ہے۔'' کہتے ہیں کہ اس جملے کے ختم ہوتے ہی مزار کو جنبش ہوئی اور اس کی سمت سیدھی ہوگئی۔

(۲) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے حضرت سیدنا کی کرامات میں سے ایک کرامت

کا ذکر اس طرح فرمایا ہے: ''می گویند کہ یکے از ستوراں بہل تو ایشاں متاثر شدہ بہ حضور بہ ایشاں مثل سائر طالبان بہ ادب می نشست و چوں اہلِ طلب از انفاس حضرت امیر جذب قوی داشت۔'' (انفاس العارفین) واقعہ اس کا یہ ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی کے ایک خلیفہ بلکہ افضل الخلفا جن کا نام میر نعمان تھا ایک روز اپنے بیل پر پانی سے بھری ہوئی پکھال لادے ہوئے حضرت سیدنا کی خانقاہ کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ خانقاہ میں حاضرین پر شورش کا عالم طاری تھا۔ سقہ صاحب موصوف معہ اپنے بیل کے اتنے متاثر ہوئے کہ دیر تک عالمِ بے خودی میں وہیں کھڑے رہ گئے۔ اس کے بعد سے یہ کیفیت ہوگئی کہ وہ بیل جب ادھر سے گزرتا تو تھوڑی دیر تک ضرور وہاں ٹھہرا رہتا۔

(۳) جامع مسجد آگرہ کے راستے میں ایک ہاتھی پاگل ہو کر کھڑا ہو گیا تھا۔ کئی راہ گیروں کو اس نے ہلاک کر دیا تھا۔ جمعہ کا دن تھا۔ حضرت سیدنا مع احباب نمازِ جمعہ کے لیے جامع مسجد کی جانب روانہ ہوئے۔ بعض آدمیوں نے ہاتھی کے بارے میں بتایا اور جانے سے منع کیا۔ آپ نے کہا، ہم لوگ فقیر ہیں وہ ہمیں نہیں ستائے گا۔ یہ کہہ کر آگے روانہ ہوئے۔ ہاتھی انھیں دیکھ کر ان کی طرف لپکا۔ کچھ لوگ اِدھر اُدھر ہو گئے۔ آپ کھڑے رہے۔ اس نے آکر اپنی سونڈ سے آپ کے قدم چھوئے پھر راستہ چھوڑ دیا۔ آپ معہ احباب آگے بڑھ گئے۔ پھر وہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے جامع مسجد تک آیا۔ یہ لوگ اندر داخل ہو گئے تو وہ دروازے پر بیٹھ گیا۔ بعد نماز جب آپ واپس ہوئے تو وہ بھی خانقاہ کے دروازے پر آکر بیٹھ گیا۔ تین روز تک حضرت سیدنا نے اس کے کھانے پینے کا بندوبست کیا اور کھلایا۔ اس کے بعد فرمایا کہ تو ہاتھی ہے اور میں کوئی نواب یا راجہ نہیں ہوں، فقیر آدمی ہوں۔ تو میرے پیرو مرشد کے مزار کے سامنے جمنا ندی کے کنارے بسیرا کر لے۔ آنے جانے والوں کو اپنی پیٹھ پر بٹھا کر اِس پار سے اُس پار اور اُس پار سے اِس پار کر دیا کر، وہ لوگ تجھے اتنا کھانے کو دیں گے کہ تیرا پیٹ بھر جایا کرے گا۔ یہ سن کر وہ چلا گیا اور جمنا ندی کے کنارے جا کر

حضرت سیدنا کے حکم کی تعمیل کرنے لگا۔ جب اس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو پھر سیدنا کی خانقاہ کے جنوبی دروازے کے باہر آکر بیٹھ گیا اور مر گیا۔ اب تک اس مقام پر ایک اونچا سا ٹیلہ موجود ہے جسے ہاتھی کی قبر کہا جاتا ہے۔

۳) ایک مرتبہ ایک جوگی راہگیر خانقاہ میں آیا اور پینے کو پانی مانگا۔ آپ نے خدام کو اسے پانی دینے کو فرمایا۔ لوگوں نے کچھ کھانے کو لا کر دیا اور پانی دیا۔ جوگی کھا پی کر آسودہ ہو گیا۔ اس کے پاس ایک پنجرہ تھا، اس میں ایک چڑیا تھی۔ آپ نے جوگی سے فرمایا کہ تم نے تو کھا لیا۔ اس چڑیا کو بھی تو کچھ کھلاؤ پلاؤ۔ جوگی نے کہا آگے چل کر کچھ چارہ ڈال دوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے کھلانا پلانا چاہیے یہ بھی جان رکھتی ہے۔ یہ سن کر جوگی نے غور سے آپ کی طرف دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں میں صحیح کہہ رہا ہوں یہ بھی تمہاری طرح انسان ہے۔ یہ فرما کر آپ نے ایک نظر پنجرے پر ڈالی۔ معاً اس کی تیلیاں ٹوٹ گئیں اور وہ چڑیا ایک خوبصورت لڑکی کی شکل میں سامنے کھڑی ہو گئی۔ وہ جوگی فوراً آپ کے قدموں میں گر پڑا اور مسلمان ہو گیا۔ وہ لڑکی بھی مسلمان ہوئی۔ دونوں کا عقد کر دیا گیا۔ دونوں خانقاہ کی خدمت کے لیے وہیں رہ گئے۔ وہیں دونوں کی قبریں ہیں اور جوگی جوگن کی قبریں کہلاتی ہیں۔

۵) ''نجاتِ قاسم'' نامی کتاب میں ملا عمر رحمۃ اللہ علیہ کا یہ واقعہ درج ہے کہ ایک روز محفل سماع میں ان پر ایسا وجد طاری ہوا کہ وہ جاں بحق ہو گئے۔ لوگ انھیں اٹھا کر حضرت سیدنا کے پاس لائے اور کہا کہ حضور ملا کا تو انتقال ہو گیا۔ آپ نے فرمایا ایسا کیوں ہونے لگا! ۔ پھر آپ نے ایک توجہ دی تو ان میں حرکت پیدا ہوئی، اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور حال کرنے لگے۔

اسی طرح کا ایک واقعہ مؤلف کتاب کی نظر سے بھی گزرا ہے۔ بارگاہِ عشق پٹنہ میں عرس تھا۔ تیسری مجلس میں جو عصر کے وقت شروع ہوتی ہے مجلس ہو رہی تھی۔ کئی آدمیوں

پر کیفیت طاری تھی۔ امیر رضا خاں گا رہے تھے۔ اسی دوران مغرب کی اذان ہوئی۔ تین
آدمی ایسے بیہوش ہو گئے کہ ہم لوگوں نے نبض اور دل کی دھڑکن محسوس کرنے کی کوشش کی
مگر محسوس نہ ہوئی۔ ہم لوگ انھیں مردہ سمجھ کر مایوس ہو گئے۔ صاحب سجادہ خواجہ حمید الدین
احمد کے گوش گزار کیا گیا، وہ خاموش رہے۔ مغرب کی نماز کی امامت کے لیے آگے بڑھ
گئے اور تکبیر کہنے کا حکم دیا۔ یہ تینوں خانقاہ میں بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ ان میں
ایک شاہ ولی سجادہ نشیں کے خالہ زاد بھائی تھے، دوسرے شاہ طٰہٰ بہار شریف والے اور
تیسرے غالباً ماسٹر شعیب یا نور الدین خاں تھے۔ مغرب کی سنت ختم ہوتے ہی امیر رضا
خاں نے ''دیدن روئے تو عبادت ماست، سجدہ در ابروئے تو طاعت ماست'' گانا شروع
کیا۔ شاہ حمید الدین صاحب پر وجد طاری تھا۔ رقص کرتے ہوئے ان تینوں کے پاس آئے۔
لوگوں نے بمشکل پہلے شاہ ولی کو کھڑا کیا اور شاہ صاحب کے گلے لگا دیا۔ انھوں نے معانقہ
دیا، شاہ ولی رقص کرنے لگے پھر باقی دونوں کو بھی اس طرح معانقہ دیا اور سب ٹھیک
ہو گئے۔ مجلس کے خاتمے کے بعد سب لوگ چائے پینے لگے۔ اس وقت کسی نے اس قصے کو
چھیڑا تو شاہ صاحب نے فرمایا کہ سماع میں ایسا ہو سکتا ہے۔ اسی وجہ سے مجلس سماع میں
صاحب حال کو اسی وقت شرکت کرنی چاہیے جب وہاں کوئی دوسرا صاحب کمال اہلِ دل
موجود ہو۔ یہ واقعہ جو مشہور ہے کہ کسی صاحبِ حال کا اس شعر پر انتقال ہو گیا تھا۔

گفت قدوسی فقیری در فناء و در بقا
خود بخود آزاد بودی خود گرفتار آمدی

اگر اس مجلس میں کوئی دوسرا صاحبِ حال کامل موجود ہوتا تو کھینچ لاتا۔

(۶) ایک روز شہر کے چند لوگ خانقاہ میں آئے اور حاضرین کے وجد و حال کو دیکھ کر ان
کے دلوں میں اعتراض پیدا ہوا۔ حضرت سیدنا کو کشف سے یہ باتیں معلوم ہو گئیں۔ آپ
نے فرمایا: ''خداوندا فقیر کے بھنڈار سے ان لوگوں کو بھی کچھ عطا ہو جائے۔'' معاً سب پر

یفیت طاری ہوئی اور وجد وحال کرنے لگے۔ کئی روز اسی حالت میں گزر گئے تو حضرت سیدنا کو یہ خبر دی گئی۔ آپ نے فرمایا: ''میں نے بطور تمثیل عرض کیا تھا۔ اب افاقہ ہو جائے گا۔'' چنانچہ وہ سب سکون میں آئے اور سیدنا کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ حضرت سیدنا کے تصرفات اور کرامات بہت ہیں، یہاں تبرکاً چند کا بیان کر دیا گیا ہے۔

بزرگانِ دین کی کرامات چونکہ ماورائے مادیت کے عالم سے تعلق رکھتی ہیں اس لیے مادی ذہن ان پر یقین کرنے میں پس وپیش کرتا ہے۔ بعض لوگ تو بالاعلان ان کرامات کی تکذیب کرتے ہیں اور بعض کسی مصلحت کی بناء پر خاموشی اختیار کرتے ہیں۔ مگر یقین وہ بھی نہیں کرتے ہیں خصوصاً اس سائنسی دور میں تو لوگ صرف سائنسی تجربات ہی پر ایمان رکھتے ہیں، ان کے علاوہ ساری باتیں ہنس کہہ کر اڑادی جاتی ہیں۔ ایسے لوگوں کا ایمان صمیم قلب سے نہ تو خدا اور رسول پر ہے نہ ملائکہ وکتاب پر ہے نہ قیامت اور جنت و دوزخ پر ہے۔ یہ ساری چیزیں ان کے دائرہ یقین سے باہر ہیں اور محض افسانہ بن کر رہ گئی ہیں۔ سائنسی ایجادات اور دنیا طلبی نے انھیں فی الحقیقت ﴿ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ وَ عَلٰى اَبْصَارِهِمْ﴾ بنا کر رکھ دیا ہے۔ وہ ہرگز ان باتوں کو نہ سمجھ سکتے ہیں ورنہ ان کا یقین کر سکتے ہیں۔ اسی کو ''العلم حجاب الاکبر'' کہا گیا ہے اور یہی سب سے بڑا حجاب ہے جو خدا کی طرف جانے سے روک رہا ہے۔ بزرگانِ دین جن کی روحیں صحیح پرورش یافتہ ہوتی ہیں ان کی دنیاوی زندگی میں بھی اور دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی بڑی قوت ہوتی ہے۔ وہ ہر وقت ہر جگہ موجود ہو سکتی ہیں۔ بڑے محیر العقول کام کر سکتی ہیں۔ ان سے بے شمار کرامات صادر ہو سکتی ہیں اور ہوتی رہتی ہیں۔ دنیا میں بہت ساری کتابیں بزرگوں کی کرامات سے بھری پڑی ہیں۔ مثلاً شاہجہاں بادشاہ کا خواجہ غریب نوازؒ کے مزار سے السلام علیک یا خواجہ غریب نواز کے جواب میں وعلیک السلام یا شاہجہاں چشتی سننا اور اس بات پر اس احاطے میں شاہجہانی مسجد تعمیر کرا دینا۔ مخدوم حسن علیؒ خواجہ کلاں کا آم کے

درخت کو املی بنا دینا اور اس کرامت کے بعد ہی اس محلے کا نام شاہ کی املی ہو جانا۔ حضرت آدم صوفی چشتیؒ کا ایک مردہ دیہاتی لڑکے کو اٹھ کہہ کر ٹھوکر مارنا اور اس کا ''جی اٹھلی بابو'' کہہ کر اٹھ کر بیٹھ جانا پھر اس گاؤں کا نام جھٹلی ہو جانا۔ حضرت ابو البرکاتؒ کا دانا پور میں ایک مردہ گوالے لڑکے کو ''بچو اٹھو'' کہنا اور اس کا زندہ ہو جانا۔ پھر اس کے خاندان کا بچوا کے خاندان کے نام سے مشہور ہو جانا۔ حضرت مخدوم الملک کا۔

کوہ زر گردد اگر مردِ رہِ حق گوید   مرد باید کہ سرِ راہِ حقیقت پوید

کہنا اور راجگیر کے پہاڑ کا سونا ہو جانا پھر ''سنگ و حجر مطلق شو'' کہنے پر اس کا اصلی حالت پر آ جانا وغیرہ ایسی تاریخی حقیقتیں ہیں جنھیں جھٹلانا گویا آفتاب کے وجود کا انکار کرنا ہے۔

بزرگانِ دین فنائیت کا وہ مقام طے کر لیتے ہیں کہ ان کا اپنا وجود باقی نہیں رہتا ہے۔ وہ بقائے باللہ سے زندہ رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ معمولی بزرگانِ دین میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے اسمائے حسنیٰ کی ننانوے صفات ودیعت کر دیتا ہے اور زیادہ عالی مرتبہ بزرگوں میں ان ننانوے صفات سے بھی زیادہ صفات پیدا ہو جاتی ہیں اور اسی وجہ سے بزرگانِ دین سے کبھی بے خبری میں کبھی احیاناً اور کبھی خداوندی اشارات سے کرامتیں صادر ہوتی رہتی ہیں۔ منکرین نہ مانیں تو نہ مانیں، ان کے نہ ماننے سے حقیقت چھپ نہیں سکتی۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم   چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اگر چمگادڑیں آفتاب کی روشنی کی تاب نہیں لا سکتیں اور انھیں دن کے وقت کوئی چیز نظر نہیں آتی ہے تو نہ آئے، آفتاب تو اپنی روشنی بدیہی طور پر پھیلاتا رہتا ہے اور آنکھ والے اس کی روشنی میں سب کچھ دیکھتے بھی ہیں۔ یہ نظمِ عالم ہے اور خدائے تعالیٰ اسی طرح دنیا کا نظام چلا رہا ہے۔ بیچارے انسان کا کیا مقدور ہے جو ان کنہیات کو سمجھ سکے جن اولیاء اللہ سے خداوندِ عالم دنیاوی نظام کی خدمت لیتا رہتا ہے وہی ان اسرار و غوامض سے بھی

. تنف ہوتے ہیں اور جو خدمت ان کے سپرد ہوتی ہے اسے انجام بھی دیتے ہیں۔

یہ تو حضرت سیدنا ابو العلا قدس سرہٗ کے خوارق عادات اور کرامات کے سلسلے میں چند اور بزرگان کی کرامتوں کا ذکر آ گیا تھا۔ حضرت سیدنا بذاتِ خود ایک کرامت تھے اور آپ سے بے شمار کرامتیں ظہور پذیر ہوئیں۔ یہاں آپ کے اقوال کا بھی مختصر بیان فائدے سے خالی اور نامناسب نہ ہوگا۔

اقوال حضرت ابوالعلا قدس سرہٗ

۱) طالب کو چاہیے کہ شریعت کو مضبوطی سے پکڑے رہے کیونکہ یہی حبل اللہ ہے اور ظلمات شرک خفی اور بدعاتِ سیئہ سے بچار ہے۔

۲) دنیا انسان کے سایہ کی مثال ہے۔ جو سایہ کے پیچھے دوڑتا ہے اس کے آگے اس کا سایہ دوڑتا ہے۔ اور جو سایہ کا پیچھا نہیں کرتا ہے تو سایہ خود اس کے پیچھے رہتا ہے۔ دنیا اپنے طالب سے دور بھاگتی ہے اور تارکِ دنیا کے قدموں میں رہتی ہے۔

۳) ہمارے طریقے کی اتباع کرنے والوں اور ہماری راہ میں چلنے والوں کی مثال ایک کشتی کے سوار جیسی ہے جو بظاہر ساکن معلوم ہوتی ہے مگر حقیقت میں چلتی رہتی ہے اور مسافت طے کرتی رہتی ہے یہی سفر در وطن ہے۔

۴) اپنی اصلاح فرضِ عین ہے اور دوسروں کی فرضِ کفایہ ہے۔ جو اپنی اصلاح نہ کرے اور دوسروں کی اصلاح پر متوجہ ہو اس کی مثال ایسی ہے کہ اپنے پیرہن کے بچھو کی پرواہ نہ کرے اور دوسروں کی مکھیاں اڑائے۔ ؎ اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسھم ؎ میں یہی تمثیل دی گئی ہے۔

۵) جس طرح ایک تھکے ہوئے اور دھوپ سے جلے بھنے مسافر کو کوئی سایہ دار درخت

مل جائے تو اسے بڑا آرام اور سکون ملتا ہے اسی طرح ہمارے یہاں آنے والوں کو اگر میری صحبت میں سکون اور صفائے قلب اور صفائے دل حاصل ہو تو اس کے لیے رحمت ہے اور اگر یہ بات حاصل نہ ہو تو اس کا دل جہاں چاہے وہیں چلا جائے۔

(۶) ہمارے یہاں کے حاضرین کو کشف و کرامات کی امید نہیں رکھنی چاہیے۔ یہ بتانِ راہِ طریقت ہیں۔

(۷) اہلِ خدمت اس وقت تک اس عالم سے نہیں جاتے جب تک ان کی جگہ پر دوسرا مقرر نہ کر دیا جائے اور میری جگہ پر ابھی کوئی مقرر نہیں ہوا ہے۔

نوٹ: ملا لطف اللہؒ کہتے ہیں کہ یہ جگہ قطبِ وقت کی تھی جو حضرت امیر عبد اللہ آپ کے عم بزرگوار کے بعد آپ کے سپرد ہوئی۔

(۸) آپ نے فرمایا ہے کہ جو میرے یہاں آتا ہے اور اپنے مقدر کے مطابق جو کچھ حاصل کر لیتا ہے وہ قائم اور موجود رہتا ہے اور اگر وہ منہیات میں مبتلا ہو جاتا تو اس کی ترقی کا راستہ تو مسدود ہو جاتا ہے مگر حاصل شدہ ضائع نہیں ہوتا ہے۔

(۹) آپ نے فرمایا ہے کہ صوفی وہ نہیں ہے جو چلہ کشی اور خلوت گزینی کرے، بلکہ صوفی وہ ہے جو اپنے آپ کو فنا کر دے۔ حضرت شیخ حامد صدر پوریؒ، حضرت اشرف جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت اشرف جہانگیرؒ کے خوارق عادات اور کرامات، نوادراتِ روزگار میں سے تھے مگر امیر ابو العلا قدس سرہٗ کے خوارق عظیم ہیں اور حیطۂ عقل اور قوتِ ادراک سے باہر ہیں۔

آپ کے خلفاء اور سلسلۂ ابو العلائیہ:

آپ کے کل خلفاء کے نام اور ان کی صحیح تعداد تو معلوم نہ ہو سکی۔ صرف آپ کے خلیفۂ اعظم حضرت سید دوست محمد قدس سرہٗ کا کچھ حال معلوم ہے جو یہاں لکھا جا رہا ہے:

آپ برہان پور کے رہنے والے تھے۔ دہلی میں تعلیم پائی۔ اپنے دور کے جیّد

۔موں میں آپ کا شمار ہونے لگا۔ پھر آپ کو حصولِ طریقت کا شوق ہوا۔ تلاشِ پیر میں
بنگال تک سیاحت کی مگر کوئی آپ کی نظر میں ایسا نہ جچا جس کے ہاتھ پر آپ بیعت کرتے۔
۔خر بنگال ہی میں ایک سیاح درویش نے آپ کو حضرت سیدنا ابوالعلا قدس سرہٗ کی نشاندہی
ں اور آگرہ جانے کا مشورہ دیا۔ اس کے مشورے پر آپ بنگال سے (سی پی یعنی مدھیہ
پردیش) ہوتے ہوئے عازم شہر آگرہ ہوئے۔ راستے میں کالپی نامی قصبے سے گزر ہوا۔
۔ہاں کی مصری بہت مشہور ہے۔ آپ نے پیر کی نذر کے لیے کالپی سے تھوڑی مصری خرید لی
۔ور آگرہ روانہ ہوئے۔ جس وقت دربارِ حضرت سیدنا میں حاضر ہوئے آپ نمازِ ظہر پڑھ کر
صحن میں تشریف فرما تھے۔ سید صاحب نے سلام عرض کیا۔ حضرت سیدنا نے جواب سلام
دے کر خیر و عافیت دریافت فرمائی، وطن دریافت کیا اور حاضری کی غرض و غایت پوچھی۔
سید صاحب نے ساری باتیں بتائیں۔ بیعت کی خواہش ظاہر کی اور مصری نذر کی۔ حضرت
سیدنا نے ایک ٹکڑا لے کر خود نوش فرمایا اور باقی حاضرین میں تقسیم کر دی۔ پھر حاضرین سے
مخاطب ہو کر فرمایا کہ انھوں نے ہمارا منہ میٹھا کیا ہے انھیں بھی شاد کام ہو جانا چاہیے۔
حاضرین نے عرض کیا، ضرور ضرور۔ پھر حضرت سیدنا نے ان کی بیعت لی اور خلوت میں
لے جا کر عینی توجہ دی۔ تھوڑی دیر میں سید صاحب ہوش و حواس کھو بیٹھے، حضرت سیدنا نے
انھیں اسی حالت میں چھوڑ دیا۔ عصر کی نماز کے وقت لوگوں نے انھیں اٹھانا چاہا۔ حضرت
سیدنا نے منع فرمایا اور کہا کہ یہ ابھی بادۂ توحید کے سکر سے ست ہو رہے ہیں، انھیں اسی
حالت میں چھوڑ دو۔ عشا کی نماز کے وقت یہ ہوشیار ہوئے، عصر اور مغرب کی قضا نمازیں
پڑھیں پھر عشا کی نماز با جماعت ادا کی۔ دوسرے روز حکم ہوا کہ برہان پور جا کر لوگوں کی
ہدایت کیجیے۔ سید صاحب نے عرض کی کہ ایک مدت تلاشِ پیر میں گزاری ہے، اب اللہ تعالیٰ
نے پیر عنایت کیا ہے تو کچھ دنوں تو خدمت میں حاضر رہنے کا موقع دیا جائے۔ بہت اصرار
کے بعد ایک سال تک حاضر رہنے کی اجازت ملی اور مگس رانی کی خدمت عطا کی گئی۔

ایک سال کے بعد پیر سے رخصت ہو کر وطن آئے اور خلق کی ہدایت کرنے لگے۔ یہیں جناب شاہ فرہاد صاحبؒ کی آمد و رفت شروع ہوئی اور انھوں نے سید صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر کے وصول الی اللہ کی منزل تک پہنچے۔ شاہ فرہادؒ نے باجازت پیر و مرشد دہلی آ کر لوگوں میں اپنا فیض جاری کیا۔ شاہ فرہاد کا مزار دہلی میں (پرانی دہلی کے ریلوے اسٹیشن کے پاس) پل بنگش کے قریب مرجع خاص و عام ہے۔

یہی شاہ فرہاد شاہ رکن الدین عشقؔ (پٹنہ) کے نانا تھے اور چونکہ شاہ فرہاد کی اولاد ذکور میں سے کوئی اولاد نہ تھی اس وجہ سے شاہ رکن الدین عشقؔ ہی ان کے جانشین ہوئے اور وہ بحکم اپنے پیر و مرشد مولانا برہان الدین خدانما عظیم آباد (پٹنہ) آئے اور آستانہ قائم کیا جو صوبہ بہار کی پہلی ابو العلائی خانقاہ ہے اور بارگاہِ عشقؔ یا تکیہ شریف کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت سیّد دوست محمد قدس سرہٗ اکثر عالم سکر میں جنگلوں اور پہاڑوں کی طرف نکل جاتے تھے، اور وجد و کیف میں نعرے لگایا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ جنگل کے حوش و طیور بھی آپ کے نعرے سن کر بے خود ہو جاتے تھے۔ چورانوے سال کی عمر میں آپ کا انتقال ۲۶ جمادی الثانی ۱۰۹۰ھ میں ہوا۔ مزار شریف اورنگ آباد میں محمود شاہ مسافر شاہ کے تکیہ میں ہے۔ آپ ہندی زبان میں شعر کہتے تھے۔ آپ کے کلام کا مجموعہ ''پیم کہانی'' نام کی کتاب ہے جس کے چند اشعار یہ ہیں:

پیم کہانی کہت ہوں سنو سکھی تم آئے ۔۔۔ پیا ڈھونڈن کو تھی گئی آئی آپ گنوائے

پیم نگر میں آئے کہ ہاڑر ہیونا ماس ۔۔۔ کھالی جیورا رہ گیو واکی ناہیں آس

لکڑی جل کوئلہ بھئی اور کوئلہ جل بھیو راکھ ۔۔۔ میں پاپن ایسی جلی کوئلہ بھئی نہ راکھ

کاگا نین نکاس دوں پیا پاس لیجائے ۔۔۔ پہلے درس دکھائے کہ پاچھے لیجو کھائے

غرضیکہ یہ حضرت سیدنا ابو العلا قدس سرہٗ کی عنایت کردہ ذوق و مستی تھی جو سید

دوست محمد قدس سرہٗ کے قلم سے بے تابانہ اشعار کی صورت میں مصوّر ہوکر نکلتی رہتی تھی۔

تعلیم:

حضرت سیدنا ابو العلا قدس سرہٗ کی تعلیم میں فنائیت کو مقدم رکھا گیا ہے جیسا کہ کلمہ طیب میں لا الٰہ یعنی نفی پہلے کی گئی ہے۔ جب تک طالب اپنی اور ساری کائنات کی نفی نہیں کرے گا جمالِ الاّ اللہ جلوہ گر نہ ہوگا۔ طالب کو اپنے افعال اپنی صفات اور اپنی ذات کی نفی اس حد تک کرنی ہے کہ واقعی یہ ساری باتیں طالب کے نزدیک معدوم ہوجائیں۔

تا رہبر تست عادت خویش　　مردود و منافقی نہ درویش

(جب تک تمہاری عادت وخصلت تمہارے اندر موجود ہیں تم مردود ومنافق ہو، درویش نہیں ہو۔)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وما یومن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون﴾

یعنی اکثر آدمی ایمان لائے ہوئے ہیں مگر وہ مشرک ہیں۔

مگر ان باتوں کو حاصل کرنے کے لیے صحیح تربیت چاہیے اور یہ کام صرف پیر ہی کرسکتا ہے۔ بغیر پیر کے ناممکن اور محال ہے۔ پیر ہی مرید کے روحانی امراض کو سمجھ کو مرید سے مجاہدہ کراتا ہے۔ مجاہدے نفس کو توڑنے کے لیے کرائے جاتے ہیں جیسا کہ حضرت جنید بغدادیؒ نے حضرت امام شبلیؒ سے کافی دنوں تک بھیک منگوائی تھی۔ آخر میں یہ ہوا کہ امام شبلیؒ کو بھیک بھی نہ ملنے لگی تو حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا: ''اے فرزند دیدی قیمت تو پیش خلق چیست۔'' پھر پیر علاوہ مجاہدہ کے اذکار واشغال سے اس کے لطائف کو بیدار کرتا ہے تو آخر میں اس کو وہ چشم یقین مل جاتی ہے کہ ساری کائنات کو عین دیکھتا ہے۔ غیریت بالکل معدوم ہوجاتی ہے اور یہی وصول الی اللہ ہے۔ یہی '' واعبد ربک حتی یاتیک الیقین '' (اور اللہ کی عبادت کرتے جاؤ یہاں تک کہ تمہیں یقین کے مرتبے بخش دیے

جائیں۔)

حضرت سیدنا ابوالعلا قدس سرہٗ کا فیض دور دور تک پہنچا اور بے شمار لوگ آپ کے چشمۂ فیض سے سیراب ہوئے۔ ہنوز آپ کا چشمۂ فیض جاری ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح جاری رہے گا۔

وصال:

فقیرانہ زندگی، روزہ اور فاقے کی مداومت، تغذیہ کی قلت، مقوی اور مرغن غذا کی کمی اور اس پر اذکار کی کثرت آخر اپنا رنگ لائی۔ جگر میں حدت بہت بڑھ گئی۔ اس سے گردے اور مثانہ متاثر ہو گئے اور ان سب نے مل ملا کر آپ کو عارضۂ حرقۃ البول کا مریض بنا دیا۔ علاج معالجہ ہوا مگر کارگر ثابت نہ ہوا۔ آپ بہت کمزور اور نحیف ہو گئے۔ آٹھویں صفر کی شب کا حال آپ کے صاحبزادے امیر نورالعلاؒ فرماتے ہیں کہ وہ سو رہے تھے۔ خواب میں دیکھا کہ حضرت سیدناؒ فرماتے ہیں کہ: ''بابا ہم صبح تک ہیں۔'' آنکھ کھل گئی، ابھی کچھ رات باقی تھی۔ صبح صادق ہوئی تو حضرت سیدناؒ نے فجر کی نماز اشارے سے ادا فرمائی، اس کے بعد ذکر شروع کر دیا۔ سہ شنبہ کے روز ۹۶۱ھ میں آپ نے اس عالم کو خیر باد کہا اور محبوبِ حقیقی سے جا ملے۔ وصال کے وقت اکہترویں سال کی عمر تھی۔

ملّا ولی محمد، آپ کے خلیفہ اکبر نے آپ کو غسل دیا۔ ملّا صاحب کا بیان ہے کہ وہ غسل کے وقت جب آپ کا پہلو بدلنا چاہتے تو آپ کا جسدِ مبارک خود پلٹ جاتا اور پہلو تبدیل ہو جاتا تھا۔ آپ کا مزار اکبر آباد کے وزیر پورہ محلّہ اور دیال باغ کے درمیان زیارت گاہِ خلائق ہے۔

لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ کی فضیلت اور ثواب

لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ

ف: (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

یہ کلمہ لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھا کرو، اس لیے کہ یہ کلمہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

(۲) دوسری حدیث میں ہے:

جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

(۳) تیسری حدیث میں ہے:

جنت (کے درخت) کا ایک پودا ہے۔

(۴) اس سے پہلے ایک حدیث میں گزر چکا ہے کہ یہ کلمہ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سب سے ہلکی بیماری رنج وغم اور فکر و پریشانی ہے۔ (جس کو یہ کلمہ دور کرتا ہے)۔

(۵) ایک اور حدیث میں ہے:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک دن) رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا (اتفاقاً) میری زبان سے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ نکلا تو حضور ﷺ نے فرمایا: ''تم جانتے ہو اس کے معنی کیا ہیں؟'' میں نے عرض کیا: ''اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی زیادہ جانتے ہیں۔'' حضور ﷺ نے فرمایا: ''(اس کے معنی یہ ہیں کہ) اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے بغیر کسی شخص کو اللہ کی نافرمانی (اور گناہ) سے بچنے کی قدرت نہیں اور اللہ کی مدد اور توفیق کے بغیر کسی شخص کو اللہ کی اطاعت کی

طاقت نہیں۔"

اور یہ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه وَ لَا مَنْجَأَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ (اللہ کے سوا اور کوئی اس کے غضب سے نجات کی جگہ نہیں) کے اضافہ کے ساتھ تو جنت کے خزانوں میں سے ایک بہت بڑا خزانہ ہے۔

قال اللّٰہ تعالیٰ

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ

دُعائے مَاثُورہ

المعروف

گنجینۂ رحمت

اسناد دعائے بزرگوار

بسم اللہ الرحمان الرحیم

حضرت انسؓ بیٹے مالکؓ کے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول محمد مصطفٰی ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی اس دعا کو پڑھے تو اللہ تعالٰی ثواب اس کا ماں باپ کو پڑھنے والے کے دے گا، اور گویا کہ حق الوالدین ادا کیا۔'' اور دعائے مکرم و معظم یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٥ اَللّٰهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ٥ وَ لَهُ الْكِبْرِيَآءُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٥ وَ لَهُ الْعَظْمَةُ فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٥

اسناد دعائے دیگر

ایک دن پیغمبر ﷺ مدینہ منورہ کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ جبرائیل آئے اور کہا: ''یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالٰی نے آپ کو سلام کہا ہے اور بعد سلام کے یہ تحفہ درود کا بھیجا ہے اور یہ دعا بھیجی ہے۔ یعنی اُمت کی بخشش کا سبب کر کے بھیجا ہے۔ اگر کسی شخص نے تمام عمر میں سجدہ نہ کیا ہو اور اس دعا کو پڑھے تو ثواب اس کو اسّی ہزار شہیدوں کا اور

صدیقوں کا، لوح وقلم کا اور عرش اور کرسی کا اور سات زمین اور سات آسمان کا اور آٹھ جنتوں کا دینا ہے اور جو کوئی تمام عمر میں ایک ہی مرتبہ پڑھے، نظر سے دیکھے یا سنے تو ثواب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور نوح نبی اللہ اور عیسیٰ روح اللہ اور یعقوب علیہ السلام اور حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل کا دیتا ہے اور یا محمد ﷺ اس کو اور اس کے ماں باپ کو بخشوں گا، اور محمد ﷺ، جس گھر میں یہ دعا ہووے تو ہزار گھر تک برکت ہووے اور آگ سے امن میں رہے گا، اور اس کے پڑھنے والے کے واسطے جنت میں محل تیار ہوتے ہیں۔ ایسے محل کہ اسّی ہزار ندیاں اور ہر ندی میں اسّی ہزار درخت اور ہر درخت پر اسّی ہزار ڈالیاں میوہ دار کہ ان کے گننے کا شمار اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے یا محمد ﷺ جب کہ پڑھنے والا مرتا ہے، تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ہزار فرشتے اُن کے ساتھ اُس کی محافظت کے واسطے روزِ قیامت تک اس کے پاس بھیجتا ہوں اور یا محمد ﷺ، جو کوئی مردے کے کفن کے ساتھ دفن کرے تو سوالِ منکر نکیر اس پر آسان ہو جائے گا اور اس دعا کا رکھنے والا ایمان کی سلامتی کے ساتھ جاوے گا اور قیامت کے دِن اس کا منھ چودھویں رات کے چاند جیسا ہوگا اور ساری حشر کی خلائق دیکھ کر کہے گی شاید یہ کوئی پیغمبر یا اولیاء ہے۔ تب غیب سے یہ آواز ہوگی کہ یہ آدمی پیغمبر تو نہیں اور اولیاء بھی نہیں ہے بلکہ ایک بندہ خدا کا اور اُمتی محمد ﷺ کا ہے۔ اب لائق ہے کہ اس دعا کو محلّہ محلّہ پہنچا دینا اور بخیلی نہ کرنا اور چھپا نہ رکھنا اور اگر بخیلی کرے گا تو قیامت کے دن شفاعتِ نبی ﷺ نہ ہوگی اور اس کا رکھنے والا قرض سے آزاد ہووے گا اور بیمار ہو تو صحت پاوے اور خلاصی بلا اور غم سے اور ظُلم سے ہووے اور تیر اور شمشیر اور بندوق اثر نہ کرے اور جب کوئی سفر میں جاوے اور ساتھ رکھے، تو سلامت آوے اور بادشاہ کے نزدیک جاوے تو سرخرو آوے اور اس کے پڑھنے والے پر اللہ رحمت کی نظر رکھتا ہے اور اُستاد اس دُعائے بزرگوار کی بہت ہیں لیکن مختصر لکھا ہے۔ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ يا نُوْرُ تَنَوَّرْتَ بِالنُّوْرِ وَ النُّوْرُ فِىْ نُوْرِكَ يَا نُوْرُ اَللّٰهُمَّ بارِكْ عَلَيْنا وَ ارْفَعْنا بَلَانَا يا رَءُوْفُ لَبَّيْكَ وَ ارْحَمْ لَبَّيْكَ وَ اشْفَعْ لَبَّيْكَ وَ اغْفِرْ لَبَّيْكَ وَ اَكْرِمْ لَبَّيْكَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنا خَيْرَ الدَّارَيْنِ مَعَ قُرْبِ وَ الْاِخْلَاصِ وَ الْاِسْتِقَامَةِ بِلُطْفِكَ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلىٰ خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ تَسْلِيْماً كَثِيْراً كَثِيْراً ٥ بِرَحْمَتِكَ يا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

اسنادِ دعائے گلو بند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حضرت رسالت پناہ ﷺ نے چالیس برس گلو مبارک میں رکھی تھی۔ دعائے بزرگوار یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَلىٰ كُلِّ عَدُوٍّ صَغِيْراً اَوْ كَبِيْراً كَانَ ذَكَراً اَوْ اُنْثىٰ حُرًّا وَّ عَبْداً وَّ شَاهِداً وَّ غَائِباً وَّ ضَعِيْفاً وَّ شَرِيْفاً مُّسْلِماً وَّ كَافِراً وَّ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا وَ لَا يَخَافُ مِنْكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يا رَبُّ يَا شَكُوْرُ يَا غَفُوْرُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَغِثْنِىْ يَا مَنْ هُوَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَ مُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّىْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ وَ صَلّٰى

اللہ تَعَالیٰ علیٰ خَیرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یٰۤاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

اسناد دعائے مکرم

اسناد میں اس دعائے بزرگوار کے نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جوکوئی اس دعا کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالیٰ سے جو مانگے سو حاصل ہووے اور فقیر ہووے تو تونگر بن جائے، اور اگر بیمار ہووے تو صحت پاوے اور جس مراد کے واسطے پڑھے تو مراد حاصل ہووے اور غمگین ہو تو خوش ہو جاوے اور اگر جاہل ہووے تو عالم ہو جاوے اور اگر قید ہووے تو بری ہو جاوے اور اگر جورُو چاہے تو جورُو ملے اور اگر سفر میں جاوے تو وطن کو سلامت آوے اور اگر اعتقاد سے پڑھے تو اللہ تعالیٰ کے نُورِ اقدس کو خواب میں دیکھے اور پندرہ مرتبہ پڑھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے، دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ یَا رَجَآئِی یَا مَنَآئِی یَا غِیَاثِیْ یَا مُرَادِیْ یَا شِفَآئِیْ یَا کَمَآئِیْ کَفِیَّ یُحْیِیْ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ اِغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ یَآ اَللّٰهُ یَآ اَللّٰهُ یَآ اَللّٰهُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا کَرِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا کَرِیْمُ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِهٖ وَ نُوْرِ عَرْشِهٖ نَبِیِّنَا وَ شَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

اسناد دعائے معظم برائے داخل ہونے جنت کے

اس دعائے معظم کے متعلق منقول ہے کہ جو شخص اس دعائے مکرم کو طہارتِ بدن وطہارتِ جامہ حاصل کرنے کے بعد رُو بہ قبلہ ہو کر بصدقِ دل پڑھے اور اوّل و آخر تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھے تو بفضلہٖ تعالیٰ تمام دینی و دنیاوی آفات وبلیات سے امن وامان میں رہے گا۔ اگر بہشتی ہونے کی غرض سے پڑھے تو سب سے پہلے بہشت میں داخل ہووے۔ نیز دشمن پر فتح مبین پاوے اور رزق میں بھی کشائش ہو لیکن خلوصِ قلبی ضروری چیز ہے، بمفاد قولہ علیہ السلام اِنَّمَا الْمَرْءُ بِمَا نُویٰ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ يَآ اِلٰهَ الْبَشَرِ وَ يَا عَظِيْمُ الْخَطَرِ وَ يَا وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ وَ يَا عَزِيْزُ الْمَنِّ وَ يَا مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ بِحَقِّ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ٥ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ يَآ اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ وَ يَا خَيْرَ النَّاصِرِيْنَ وَ يَآ غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ. بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اسناد دعائے دیگر

حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی اس دعا کو

پڑھے تو چھ برس کی نماز قضائے عمری قبول ہوتی ہے اور امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سات برس کی نماز قضائے عمری قبول ہوتی ہے۔ تب نزدیک حضرت رسالتمآب محمد ﷺ کے عرض کیا کہ: یا محمد ﷺ! ہر انسان کی عمر سو برس کی ہوگی۔ مگر اتنے برس کہاں سے ہوئے۔ پیغمبرِ خدا ﷺ نے فرمایا کہ قضائے عمری اس کے باپ کی اور اس کی ماں کی اور اس کے بھائیوں کی اور اس کی بہنوں کی اور اس کے یار دوستوں کی قضائے نماز قبول ہووے گی۔ دعائے معظم و مکرم یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قَبْلَ كُلِّ اَحَدٍ وَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ بَعْدَ كُلِّ اَحَدٍ وَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ نِعْمَآئِهٖ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ .

☆......☆......☆

اسناد دعائے دیگر

پیغمبرِ خدا ﷺ نے فرمایا کہ اس دعا کو بیچ گورستان کے ایک بار پڑھے تو تیس ہزار برس کے اللہ تعالیٰ گورستان سے عذاب اٹھاتا ہے اور اگر دو بار پڑھے تو قیامت تک عذاب نہ ہووے اور اگر گیارہ بار پڑھے بیچ رات جمعہ کے تو پیغمبر ﷺ کو خواب میں دیکھے اور اگر بیس بار پڑھے تو رب العزت کو خواب میں دیکھے اور جو کوئی شک لاوے کافر ہووے۔ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ وَ رُوْیَتِہٖ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ فِی الْقُبُوْرِ قَضَآؤُہٗ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ حُکْمُہٗ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَہَنَّمَ سُلْطَانُہٗ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی لَا تُقَرُّہٗ وَ لَا مَلْجَاً مِّنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

اسناد دعائے دیگر

روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ سنا ہے ہم نے حضرت محمد ﷺ سے: ''یا علیؑ! جس رات کو میں معراج کو گیا اور سدرۃ المنتہیٰ کے پاس پہنچا میں اور جبرائیل علیہ السلام اسی جگہ ہی رہے۔ تب خطاب ربّ العزت کا آیا کہ ستر ہزار برس کا رستہ تھا اور آنکھ میری ایک سے مل گئی تھی۔ تب پروردگار نے کہا:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ مِنَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا لِلّٰہُ وَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ۔

حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا:

اَلسَّلامُ عَلَینا وَ علیٰ عِبادِ اللّٰہِ الصَّالِحِین .

اس وقت جبرائیل علیہ السلام نے کہا:

اَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ .

حضرت پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں کہ وہاں سے آگے گیا تو کئی پردے نُور کے دیکھے میں نے اس کے اوپر نیلے حرف لکھے تھے۔ تب اللہ تعالیٰ سے ندا آئی: ''یا محمد ﷺ! یہ دعا ہے کہ سات آسمان سات زمین پیدا نہیں کیا تھا، اس کے آگے سے اس دعا کو پیدا کیا میں نے واسطے تمہارے اور تمہاری امت کے اور یہ دعا اور کسی پیغمبر کے نہیں بھیجی۔'' جب اللہ تعالیٰ سے یہ ندا سنی تو خوش ہوا میں اور قاب قوسین کو اللہ تعالیٰ کے قرب کو حاصل کیا۔ میں نے تو اس دعا کو شفیع لیا۔ جبکہ سدرۃ المنتہیٰ کو پہنچا، اور تمام فرشتے آسمان کے اور زمین کے اور عرش کے اور کرسی کے اور لوح وقلم کے، نے کہا: ''یا محمد ﷺ! حج اللہ تعالیٰ کے قبول ہووے۔'' اور جبرائیل سے میں نے کہا: ''اے بھائی جبرائیل! اللہ تعالیٰ نے بڑی مہربانی میرے حال کے اوپر کی اور اس دعا کی بشارت دی۔'' تب جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یا محمد ﷺ! اس دعا کی شرح بہت ہے۔ اس دعا کی برکت سے میں ایک دم میں آسمان سے زمین پر آتا ہوں اور یا محمد ﷺ جو کوئی اس دعا کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے، تو حاکموں کی آنکھیں مہربانی دکھاویں اور جو کوئی غم والا پڑھے، غم اس کا دور ہو جاوے اور جو کوئی شخص اس دعا کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے، جب وہ مرے گا تو ہزار شہیدوں کا ثواب لکھا جائے گا اور بہشت میں اس کا محل تیار کیا جائے گا اور ہر شب فرشتے آئیں گے اللہ تعالیٰ کی رحمت لے کر اور آ کر کہیں گے کہ اے مومن اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہ عفو کیے اور رحمت اللہ تعالیٰ کی تیرے اوپر نازل ہے اور ہم تیرے واسطے بخشش مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ سے۔ کہا جبرائیل علیہ السلام نے کہ یا محمد ﷺ جو کوئی اس دعا کو پڑھے یا پاس رکھے، تو ثواب اس کا ایسا ہے کہ

آتے برس تین روزے رکھے، اور رات دن نماز پڑھا کرے اور جو کوئی اس دعا کو پڑھے تو گویا پیغمبر کو خواب میں دیکھا اور کوئی بیمار ہووے اور کسی دوا سے اچھا نہ ہووے تو اس دعا کو لکھے اور اپنے پاس رکھے یا لکھ کر سر کے میں دھو کر پلا دے تو اچھا ہو جاوے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے گھر میں اس دعا کو پڑھے تو روزی رزق اس کی زیادہ ہو اور محتاج نہ ہووے اور جو کوئی حاجت مند تہجد کے وقت اس دعا کو پڑھے اور کہے کہ پروردگار میری حاجت روا کر اگر ہزار حاجتیں ہونگی دنیا یا دین کی تو اللہ تعالیٰ بر لاوے گا۔ اور حضرت نے فرمایا ہے کہ اگر مرد کسی کی باندی ہووے تو مشک اور زعفران سے لکھ کر، دھو کر پلاوے تو کشادہ ہو جاوے اور اس کی اسناد بہت ہیں۔ اگر درخت سب قلم ہو جاویں اور تمام دریاؤں کی سیاہی ہووے اور سب آدمی اور جن و ملائک مل کر قیامت تک لکھیں، تو بھی نہ لکھ سکیں (وَ اللّٰہُ اَعْلَمْ بِالصَّوَابْ) دعائے مکرم و معظم یہ ہے:-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ لَآ اَحَدَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ لَآ خَالِقَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ لَآ رَازِقَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ لَآ سُلْطَانَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ لَآ بُرْھَانَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ لَآ جَبَّارَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ لَآ قَھَّارَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ لَآ نَاصِرَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ لَا قَادِرَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ لَا بَصِیْرَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ لَا سَمِیْعَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ حَاکِمُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ کَاشِفُ الْمُشْکِلَاتِ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ خَیْرُ الْغَاتِحِیْنَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ ارْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ وَ الْاَبْصَارِ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ کَافِیْ الْهَادِیْ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ تُوْلِجُ اَلَّیْلِ فِیْ النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارِ فِیْ اَلَّیْلِ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ الْقَرِیْبُ الْمُجِیْبِ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ رَبُّ الْاَرْبَابِ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ سَیِّدُ السَّادَاتِ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ مُنْعِمُ الدَّرَجَاتِ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ الْفَتَّاحُ الْمِفْتَاحُ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ خَالِقُ الْجَبَّارِ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ قَهَّارُ الْقَاهِرُ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ الْوَاجِبُ الْمَجِبُ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ الرَّشِیْدُ الْمُرْشِدُ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ سَیِّدُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ الْبَاعِثُ الْوَارِثُ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ الْغِیَاثُ اَلْمُغِیْثُ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ الْمُصَوِّرُ الْقُدُّوْسُ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ النُّوْرُ الْمُنَوِّرُ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الْحَمْدُ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ الشَّکُوْرُ الْمَجِیْدُ الْمُجِیْبُ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ الْقَدِیْمُ الْبَاقِیْ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْمُعِزُّ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ تَعْبُدُ الْمُعَاشِرَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ خَالِصُ الْاِخْلَاصِ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ قَاضِیُ الْحَاجَاتِ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ الرَّفِیْعُ الْمَنَافِعُ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ الرَّفِیْعُ الْبَدِیْعُ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ الْمَالِکُ الْمُلْکِ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِیْ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

عَالِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۵ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ج وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

☆......☆......☆......☆

اسناد دعائے دیگر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسناد دعا واسطے معافی گناہوں کے، روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز بیچ مسجد مدینہ منورہ بیٹھے تھے کہ جبرائیل علیہ السلام خوش ہوتے ہوئے آئے اور کہا: ''یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! حق تعالیٰ نے اوپر تمہارے درود اور سلام بھیجا ہے اور یہ ہدیہ تمہاری امت کو بھیجا

ہے کہ کسی پیغمبر کو نہیں بھیجا اور یا محمد (ﷺ) جو کوئی اس دعا کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے تو گناہ اس کے کوہ قاف کے برابر ہووے تو اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے۔'' پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ''یا محمد ﷺ! جو کوئی اس دعا کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالیٰ وقت موت کے، جان اس کی اپنے قدرت کے ہاتھ سے قبض کرے گا۔ عزرائیل کو روح قبض نہ کرنے دے گا۔ اور اس کی قبر میں پروردگار چار حور بھیجے گا۔ دو حوریں سیدھی طرف اور دو حوریں بائیں طرف بیٹھیں گی۔ تا روزِ قیامت اس کی مونس ہوویں گی، اور ان حوروں کی طرف دیکھتے دیکھتے ہی قیامت ہو جائے گی۔ اور جو اس دعا کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے اور گیارہویں تاریخ ماہِ رمضان المبارک روزہ افطار کرنے کے وقت پڑھے اور پڑھنا نہ جانتا ہو، دوسرے سے پڑھاوے اور آپ سنے اور اگر پڑھنے والا نہ ملے تو اس دعا کو ہاتھ میں لے اور پندرہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور کہے: ''الٰہی میری حاجت روا کر۔'' اگر سو حاجتیں ہوں گی تو خدا بر لائے گا۔ اگر کوئی اس دعا کو پڑھے یا پاس رکھے تو قیامت کے روز پل صراط آسان ہوگی۔ اور دروازے بہشت کے اللہ اس کے واسطے کھول دے گا۔ اگر دعا کو لکھ کر حاملہ کے سر میں باندھے تو انشاء اللہ بہ سہولت وضعِ حمل ہوگا۔ اگر کوئی نماز پڑھے گا تو نماز میں کاہلی نہ کرے گا اور نماز کا شوق ہوگا۔ اگر سفر میں ہوگا تو بسلامت اپنے مکان میں آجائے گا۔ اور جو کوئی اس دعا کو پڑھے تو قیامت کے دن سب لوگ اس کو دیکھ کر کہیں گے: ''اے پروردگار یہ کوئی پیغمبر ہے۔'' تب غیب سے آواز ہوگی کہ یہ پیغمبر نہیں ہے ولی بھی نہیں ہے اِس دعا کا پڑھنے والا ہے اور جبرائیل نے کہا: ''یا محمد ﷺ! جو کوئی اس دعا کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں نہ جلائے گا اور اگر اس کا پڑھنے والا ساتھ اعتقاد کے آگ میں جاوے نہ جلے اور پانی میں غرق نہ ہووے اور تلوار اور گرز نہ لگے، اور سانپ اور بچھو اور باگ اور کتا نہیں کاٹے اور جادو نہیں چلے، اور جادو کرنے والے کی زبان بند ہو جاوے اور کسی کا ظلم اور دشمنی نہیں چلے، اس کے اسناد بہت ہیں۔ مختصر کر کے لکھا ہے۔ و

و سنہ اعلم بالصواب. دعا بزرگوار یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا جَلِیْلُ یآ اَللّٰہُ یا قَرِیْبُ یآ اَللّٰہُ یا مُجِیْبُ یآ اَللّٰہُ یا عَطُوْفُ یآ اَللّٰہُ
یا رَؤُفُ یآ اَللّٰہُ یا مَعْرُوْفُ یآ اَللّٰہُ یا لَطِیْفُ یآ اَللّٰہُ یا حَنَّانُ یآ اَللّٰہُ
یا مَنَّانُ یآ اَللّٰہُ یا دَیَّانُ یآ اَللّٰہُ یا اَمَانُ یآ اَللّٰہُ یا بُرْھَانُ یآ اَللّٰہُ
یا سُلْطَانُ یآ اَللّٰہُ یا مُسْتَعَانُ یآ اَللّٰہُ یا مُحْسِنُ یآ اَللّٰہُ یا مُتَعَالُ یآ اَللّٰہُ
یا کَرِیْمُ یآ اَللّٰہُ یا خَلِیْلُ یآ اَللّٰہُ یا مَجِیْدُ یآ اَللّٰہُ یا حَلِیْمُ یآ اَللّٰہُ
یا عَظِیْمُ یآ اَللّٰہُ یا مُقَدِّرُ یآ اَللّٰہُ یا غَفُوْرُ یآ اَللّٰہُ یا غَفَّارُ یآ اَللّٰہُ
یا رَفِیْعُ یآ اَللّٰہُ یا شَکُوْرُ یآ اَللّٰہُ یا سَمِیْعُ یآ اَللّٰہُ یا اَوَّلُ یآ اَللّٰہُ
یا اٰخِرُ یآ اَللّٰہُ یا ظَاھِرُ یآ اَللّٰہُ یا بَاطِنُ یآ اَللّٰہُ یا مَالِکُ یآ اَللّٰہُ
یا قُدُّوْسُ یآ اَللّٰہُ یا سَلَامُ یآ اَللّٰہُ یا مُؤْمِنُ یآ اَللّٰہُ یا مُھَیْمِنُ یآ اَللّٰہُ
یا جَبَّارُ یآ اَللّٰہُ یا مُتَکَبِّرُ یآ اَللّٰہُ یا خَالِقُ یآ اَللّٰہُ یا بَارِئُ یآ اَللّٰہُ
یا مُصَوِّرُ یآ اَللّٰہُ یا رَزَّاقُ یآ اَللّٰہُ یا حَیُّ یآ اَللّٰہُ یا قَیُّوْمُ یآ اَللّٰہُ
یا قَابِضُ یآ اَللّٰہُ یا بَاسِطُ یآ اَللّٰہُ یا مُذِلُّ یآ اَللّٰہُ یا قَوِیُّ یآ اَللّٰہُ
یا شَھِیْدُ یآ اَللّٰہُ یا مُعْطِیُ یآ اَللّٰہُ یا نَافِعُ یآ اَللّٰہُ یا رَافِعُ یآ اَللّٰہُ
یا وَکِیْلُ یآ اَللّٰہُ یا کَفِیْلُ یآ اَللّٰہُ یا جَمِیْعُ یآ اَللّٰہُ
یا ذَالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ یآ اَللّٰہُ یا ذَا الْکَمَالِ یآ اَللّٰہُ یا سَیِّدُ یآ اَللّٰہُ
یا سَادَاتُ یآ اَللّٰہُ یا بَاعِثُ یآ اَللّٰہُ یا مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ یآ اَللّٰہُ
یا مُنْزِلَ الْبَرَکَاتِ یآ اَللّٰہُ یا کَافِیَ الْحَسَنَاتِ یآ اَللّٰہُ

يَا مَحْوِ السَّيِّئَاتِ يَآ اَللّٰهُ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ يَآ اَللّٰهُ
يَا وَهَّابُ يَآ اَللّٰهُ يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ يَآ اَللّٰهُ يَا فَرْدُ يَآ اَللّٰهُ
يَا وِتْرُ يَآ اَللّٰهُ يَا اَحَدُ يَآ اَللّٰهُ يَا صَمَدُ يَآ اَللّٰهُ يَا وَاحِدُ يَآ اَللّٰهُ
يَا اَحْمَدُ يَآ اَللّٰهُ يَا مَحْمُوْدُ يَآ اَللّٰهُ يَا صَادِقُ يَآ اَللّٰهُ يَا عَلِيُّ يَآ اَللّٰهُ
يَا غَنِيُّ يَآ اَللّٰهُ يَا شَافِيُ يَآ اَللّٰهُ يَا كَافِيُ يَآ اَللّٰهُ يَا مُعَافِيُ يَآ اَللّٰهُ
يَا بَاقِيُ يَآ اَللّٰهُ يَا هَادِيُ يَآ اَللّٰهُ يَا نَادِرُ يَآ اَللّٰهُ يَا سَتَّارُ يَآ اَللّٰهُ
يَا فَتَّاحُ يَآ اَللّٰهُ يَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ذُوْ الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ
اَنْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ وَ سَلَّمْتَ وَ بَارَكْتَ وَ رَحِمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ ۔

☆.....☆.....☆.....☆

اسنادِ دعائے دیگر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

روایت کرتے ہیں سلطان العارفین سیّد محی الدین عبد القادر جیلانیؒ جو شخص اس دعا کو سنیچر کے روز بعد نمازِ فجر کے پڑھے یا ہر روز دس مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا ایک مقصد اللہ بر لاوے گا۔ اگر دنیا میں اس کا اجر نہ ملے تو قیامت کے دن اس کا دستگیر ہوگا۔ دعا بزرگوار یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحَانَ الْقَادِرُ الْقَاہِرُ الْقَوِیُّ الْمَعَالِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

اسناد دعائے دیگر

روایت کرتے ہیں کہ جوکوئی اس دعا کو واسطے ادائے قرض کے پڑھے تو اللہ تعالیٰ قرض اس کا خزانہ غیب سے ادا کردیوے۔ جو شک لاوے، کافر ہوجائے، دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا قَاضِیَ الدُّیُوْنِ وَ مَنْ خَزَآئِنُہٗ بَیْنَ الْکَافِ وَ النُّوْنِ اِقْضِ دَیْنِیْ وَ دَیْنِ کُلِّ مَدْیُوْنٍ۔

تَمَّمْتُ بِالْخَیْرِ وَ الْعَافِیَۃِ

بِعَوْنِ الْقَادِرِ الْکَرِیْمِ الرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

درودِ ماھی

دعائے مستجاب

اسنادِ درودِ ماہی یہ ہیں

ایک روز حضرت محمد ﷺ مدینہ منورہ کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک اعرابی آیا اور ایک طباق کے اوپر سرپوش دیا ہوا حضرت ﷺ کے آگے رکھ دیا۔ حضور ﷺ نے پوچھا کہ اس میں کیا ہے؟ اعرابی نے کہا: ''یا رسول اللہ ﷺ! تین روز ہوئے میں اس مچھلی کو پکا رہا ہوں اور یہ پکتی نہیں ہے۔ اس کو آگ کا اثر ہی نہیں ہوتا۔ اب میں آپ کے پاس لایا ہوں، آپ اس کو اچھی طرح سے جان سکتے ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے اس مچھلی سے پوچھا وہ بحکمِ خدا بولنے لگی۔ عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! ایک روز میں پانی میں کھڑی تھی۔ ایک آدمی اس درود کو پڑھ رہا تھا اور اس کی آواز میرے کانوں میں پہنچی اور میں نے یاد نہیں کیا۔'' حضرت ﷺ نے حکم دیا کہ سُنا۔ مچھلی نے دُرودِ شریف سنا دیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اے علیؓ! اس درود شریف کو لکھ لو اور لوگوں کو سکھا دو، انشاء اللہ دوزخ کی آگ اس پر حرام ہو جائے گی۔ درود شریف مبارک یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْخَلَائِقِ وَ اَفْضَلِ الْبَشَرِ وَ شَفِيْعِ الْاُمَمِ يَوْمَ الْحَشْرِ وَ النَّشْرِ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۔ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ وَ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ صَلِّ عَلٰى كُلِّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْماً كَثِيْراً ۵ بِرَحْمَتِكَ وَ بِفَضْلِكَ وَ بِكَرَمِكَ

یَآ اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ٥ یَا قَدِیْمُ یَا دَآئِمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا وِتْرُ یَآ اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا مَنْ لَّمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ٥ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فضائل دعائے مستجاب شریف یہ ہیں

اس دعائے بزرگوار کے اسناد شریف یہ ہیں۔ جو کوئی ہر روز اس دعا کو پڑھے گا۔ اگر روزانہ نہ پڑھ سکے تو ہفتہ میں ایک بار پڑھے۔ اگر ہفتے میں بھی نہ پڑھ سکے تو مہینے میں ایک بار پڑھے، اگر مہینے میں بھی نہ پڑھ سکے تو عمر بھر میں ایک دفعہ پڑھے۔ اگر پڑھ بھی نہ سکے تو کسی دوسرے سے پڑھوا کر سُن لے۔ اگر سُن بھی نہ سکے تو اس دعائے شریف کو اپنے پاس نگاہ رکھے۔ خداوند کریم اس بندے کے واسطے دوزخ کے دروازے بند کردیگا اور اسکے واسطے بہشت کے دروازے کھول دے گا اور جو بندہ اس دعا کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے گا، اللہ تعالیٰ اسکو عنایت فرمادیگا اور سات چیزوں سے محفوظ رکھے گا: (۱) فقیری سے۔ (۲) دنیا کی تکلیف سے۔ (۳) جاں کنی کی تلخی سے۔ (۴) عذابِ قبر سے۔ (۵) منکر اور نکیر کے سوالوں سے۔ (۶) قیامت کی سختی سے۔ (۷) عذابِ دوزخ سے اور اللہ تعالیٰ اسکے لیے بہشت میں اپنا دیدار نصیب کرے گا اور اس بندہ کو اللہ تعالیٰ مکاروں کے مکر اور چغل بازوں کی چغلیوں سے اور نیزوں کے زخم اور ظالموں کے ظلم اور بدگویوں کی زبان اور شیطان کی شرارت اور سانپ اور بچھو کی آفت اور بجلی کی سختی اور دونوں جہاں کی ستر ہزار بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور اسکے

ب چھوٹے بڑے گناہ معاف کر دے گا، اگر چہ اس کے گناہ درختوں کے پتوں اور مینہ
ے قطروں اور پریوں اور جانوروں سے بھی زیادہ ہوں گے حق سبحانہٗ تعالیٰ معاف
رمادے گا اور ہزار نیکی اس کے اعمال میں لکھے گا۔ آدمی کے بدن میں ستر ہزار بلائیں
یں، جو کوئی اس دعا کو پڑھے گا یا اپنے پاس رکھے گا تو ایسی بلاؤں سے محفوظ رہے گا جیسے
ر کا درد اور شقیقہ کا درد، پیشانی کا درد، کان کا درد، آنکھ کا درد، دانتوں کا درد، مُنہ اور
تھوں کا درد، سینہ کا درد، پہلو کا درد، کمر کا درد، گھٹنوں کا درد، ٹخنوں کا درد، ہڈیوں کا درد، زہ
کا درد، اور ہر قسم کے دردوں اور تکلیفوں سے بچا رہے گا اور جو بیماری وجود میں ہو گی مثلاً
ردا اور ناسور، سنگ مثانہ، کدو دانہ، خون کا بند ہونا یا مقدار سے زیادہ نکلنا اور دیو، پری
کے آسیب سے محفوظ رہے گا۔ جس کے پاس یہ دعا شریف ہوگی اگر وہ بادشاہوں کی مجلس
ر کچہریوں میں جائے گا تو بڑی عزت پائے گا۔ گھر میں آئے گا تو سب لوگوں میں عزیز ہوگا
ور سب لوگ اس کو دوست رکھیں گے۔ جب اس کو دفن کریں گے تو عذاب قبر نہ ہوگا بلکہ
س کی قبر فراخ ہو جائے گی اور اس دعائے بزرگوار کی برکت سے سب بلاؤں اور آفتوں
سے محفوظ رہے گا اور اس کی دینی و دنیاوی مشکلات آسان ہوں گی۔ شک نہ کرے کہ کفر کا
خوف ہے۔ نعوذ باللہ منھا. خاصیت اس دعائے بزرگوار کی بہت ہیں لیکن مختصر لکھی گئی
ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحٰنَکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمُ

سُبْحٰنَکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

سُبْحٰنَکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ

سُبْحٰنَکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ

سُبْحٰنَکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ الْمُصَوِّرُ الْحَکِیْمُ

سُبْحٰنَکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ

سُبْحٰنَکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ الْبَصِیْرُ الصَّادِقُ

سُبْحٰنَکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

سُبْحٰنَکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ

سُبْحٰنَکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ

سُبْحٰنَکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ

سُبْحٰنَکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ الصَّمَدُ الْمَعْبُوْدُ

سُبْحٰنَکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ

الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت رحم کرنے والا مہربان ہے۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ

کافی ہے ہمیں اللہ اور اچھا کارساز ہے، اچھا مولیٰ ہے اور اچھا مدد کرنے والا ہے۔

یَا اَللّٰہُ اُنْصُرْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ

اے اللہ! تو ہماری مدد کر کیونکہ تو سب سے بہتر مدد کرنے والا ہے۔

یَا اَللّٰہُ وَ افْتَحْ لَنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ

اے اللہ! تو ہم کو فتح دے کیونکہ تو سب سے بہتر فتح دینے والا ہے۔

یَا اَللّٰہُ وَ اغْفِرْ لَنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ

اے اللہ! تو ہم کو بخش دے کیونکہ تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔

یَا اَللّٰہُ وَ ارْحَمْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ

اے اللہ! تو ہم پر رحم کر کیونکہ تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

یَا اَللّٰہُ وَ ارْزُقْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ

اے اللہ! تو ہم کو روزی دے کیونکہ تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

یَا اَللّٰہُ وَ احْفِظْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْحَافِظِیْنَ

اے اللہ! تو ہماری حفاظت فرما کیونکہ تو سب سے بہتر حفاظت فرمانے والا ہے۔

یَا اَللّٰہُ وَ اهْدِنَا وَ نَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

اے اللہ! تو ہم کو ہدایت دے اور ظالم قوم سے بچا۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا

اے ہمارے رب! عطا فرما ہم کو ہماری بیویوں کو اور ہماری اولاد کی طرف سے

قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا

ٹھنڈک آنکھوں کی اور بنا ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

صرف پندرہ منٹ میں

۹ قرآن پاک اور ایک ہزار آیات پڑھنے کا ثواب مل سکتا ہے۔

ایک تو پورا قرآن پاک پڑھنے کی جو فضیلت ہے اس کی برابری نہیں ہوسکتی۔ دوسرا اللہ تعالیٰ کا خاص کرم اس امت محمدی ﷺ پر ہے کہ اس نے ان چھوٹی چھوٹی سورتوں کے پڑھنے پر کتنی بڑی فضیلت دے رکھی ہے، جو ذات پاک قرآن پاک کے چھوٹے سے حصے کی تلاوت کرنے پر اتنا بڑا انعام دے رہی ہے۔ وہ پورے قرآن پاک کی تلاوت پر خوش ہو کر کتنا اجرِ عظیم دے گی۔

سورۃ الفاتحۃ

تین مرتبہ پڑھنے کا ثواب دو قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔ (رواہ عبد اللہ بن عباس، بحوالہ تفسیر مظہری ص ۱۵ ج ۲)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۞ اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۞ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ۞ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ۞ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۞ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۞ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَ لَا الضَّآلِّيۡنَ. آمين

☆ ☆ ☆

سورۃ الزلزال

دو مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔(ترمذی ص ۱۱۷ ج ۳)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ٥ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ٥ وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا ٥ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ٥ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ٥ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتاً لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ٥ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَّرَهُ ٥ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ ٥

☆......☆......☆......☆......☆

سورۃ العادیات

دو مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔(رواہ ابو عبیدؒ بحوالہ تفسیر مواہب الرحمان ص ۱۳ ج ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ الْعٰدِيٰتِ ضَبْحاً ٥ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحاً ٥ فَالْمُغِيْرَاتِ صُبْحاً ٥ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعاً ٥ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعاً ٥ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ٥ وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ٥ وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ٥ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ٥ وَ حُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ٥ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ٥

☆......☆......☆......☆......☆

سورۃ الاخلاص

تین مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔(بخاری ص ۷۵۰

ج ۲، مسلم ص ۲۷۱، ج ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٥ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ٥ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ ٥ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُواً اَحَدٌ ٥

☆......☆......☆......☆......☆

آیۃ الکرسی

چار مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔ (رواہ احمد بحوالہ تفسیر مواہب الرحمان ص ۱۱ ج ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ لَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ .

☆......☆......☆......☆......☆

سورۃ القدر

چار مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔ (فردوس ویلمی بحوالہ مسند احمد حاشیہ ص ۲۸۲ ج ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ٥ وَ مَآ اَدْرٰکَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ٥ لَيْلَةُ

الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ٥ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ٥ سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ٥

☆.....☆.....☆.....☆.....☆

سورة الكافرون

چار مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔ (ترمذی ص ۱۱۷ ج ۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ٥ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ٥ وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ٥ وَ لَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ٥ وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ٥ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَ لِيَ دِيْنِ ٥

☆.....☆.....☆.....☆.....☆

سورة النصر

چار مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کے برابر ہوگا۔ (ترمذی ص ۱۱۷ ج ۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ٥ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ٥ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ٥ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ٥

☆.....☆.....☆.....☆.....☆

سورة التكاثر

ایک مرتبہ پڑھنے کا ثواب ہزار آیتوں کے پڑھنے کے برابر ہے۔ (بیہقی بحوالہ مشکوۃ ص ۱۹۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۵ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۵ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۵ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۵ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۵ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۵ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۵ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۵

☆......☆......☆......☆......☆

پس اتنا اگر کوئی مسلمان پڑھ لے تو نو قرآن اور ایک ہزار آیتوں کے پڑھنے کا ثواب پاسکتا ہے۔ یعنی کم سے کم محنت اور زیادہ سے زیادہ انعام۔ یہ محض اللہ کا فضل ہے اس امت محمدی ﷺ پر۔ کیا اچھا ہو کہ ہر مسلمان اتنا پڑھ لیا کرے جس کے پڑھنے میں تقریباً پندرہ منٹ صَرف ہوتے ہیں۔ یہ چھوٹی چھوٹی سورتیں آپ چلتے پھرتے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ یہ سورتیں پڑھ کر آپ اپنے مُردوں کو اور تمام مسلمان مُردوں کو ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔

☆......☆......☆......☆......☆

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ.

جس شخص نے سوتے وقت یہ کلمات تین مرتبہ پڑھے اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں۔

(مشکوۃ شریف ص ۲۱۱ ج ۱)

☆......☆......☆......☆......☆

حدیث شریف ہے کہ جو شخص رمضان المبارک میں قرآن کا دل سورۃ یٰسٓ کو پڑھے گا تو اس کے پڑھنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب لکھ دیں گے۔

(ترمذی ص ۱۱۶)

☆......☆......☆......☆......☆

شبِ قدر میں پڑھنے کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ شب قدر میں کیا دعا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ.

(ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ ص ۱۸۲)

☆......☆......☆......☆......☆

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور بڑے رحم والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ

اے کھولنے والے دروازوں کے اور اے سبب پیدا کرنے والے اسباب کے

وَ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَ الْاَبْصَارِ

اور اے پھیرنے والے دلوں کے اور نگاہوں کے

وَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ

اور اے فریاد سننے والے فریاد کرنے والوں کے اور اے فریاد سننے والے فریاد کرنے والوں کے اور اے فریاد سننے والے فریاد کرنے والوں کے

وَ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ وَ یَا مُفَرِّجَ الْمَحْزُوْنِیْنَ

اور اے راہ بتانیوالے حیرانوں کے اور اے فرحت دینے والے غمگینوں کے

اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ

میری فریاد سن لے میری فریاد سن لے میری فریاد سن لے

تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ یَا رَبِّیْ وَ فَوَّضْتُ اِلَیْکَ اَمْرِیْ

بھروسہ کیا میں نے تجھ پر اے پروردگار میرے، اور سپرد کیا میں نے اپنا کام

یَا رَبُّ یَا رَبُّ یَا رَبُّ

اے پروردگار اے پروردگار اے پروردگار

یَا اَللّٰہُ اَغِثْنِیْ

اے اللہ میری فریاد سن لے

یَا بَاسِطُ — اے خوشحالی بخشنے والے
یَا رَزَّاقُ — اے روزی دینے والے
یَا فَتَّاحُ — اے رحمت کے دروازے کھولنے والے
یَا کَرِیْمُ — اے سخی

تمام پریشانیوں کے لیے اکسیر ہے۔ کوئی مناسب وقت مقرر کر کے روزانہ ۲۱ مرتبہ پڑھیں۔

☆......☆......☆......☆......☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنَ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّ رَحْمَةٌ الّْلمُوْمِنِيْنَ

میں نے قرآن کو شفا بنا کر نازل کیا ہے مومنین کے لیے

حـــل الـــمشـــکـــلات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سبحان ربّک ربّ العزت عمّا یصفون و سلام علی المرسلین و الحمد للّٰہ ربّ العالمین . اللّٰھمّ صلّ وسلّم علیٰ سیّدنا و مولانا محمدٍ وّ علیٰ اٰل سیّدنا و مولانا محمّدٍ صلوٰۃ تنجینا بھا من جمیع الاحوال و الآفات و تقضیٰ لنا بھا من جمیع الحاجات و تطھرنا بھا من جمیع السئیات و ترفعنا بھا عندک اعلیٰ الدرجات و تبلغنا بھا اقصیٰ الغایات من جمیع الخیرات فی الحیات و بعد الممات انک علیٰ کلّ شئٍ قدیر .

بعد حمد وصلوٰۃ کے فقیر حقیر خاکپائے فقیر و العلماء محمد یوسف منصور نقشبندی ابو العلائی ولد حسین منصور، تمام اہلِ اسلام کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ ہر مسلمان کو دینِ اسلام کی اشاعت میں سعی وکوشش کرنا فرضِ عین ہے۔ مسلمانوں کو مفید باتیں تعلیم کرنا لازم وواجب ہے۔ جس کسی شخص کو جو کچھ اسلام کے بیش قیمت خزانے ہیں، ان کا ظاہر کرنا مناسب ہے۔ فرمانِ رسول ﷺ ہے:

" لکل داءٍ دواء الموت "

بس اس دنیا میں ہر دکھ اور تکلیف کی دوا ہے سوائے موت کے۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے اپنے کلام میں:

﴿ و نزل من القرآن ما ھو شفاء و رحمۃ اللمؤمنین ﴾

میں نے قرآن کو شفا بنا کر نازل کیا ہے مؤمنین کے لیے۔

ایک جگہ ارشاد فرمایا:

﴿ ادعونی استجب لکم ﴾

یعنی لوگو! مجھے پکارو میں سنوں گا۔ مجھ سے مانگو میں دوں گا، اس دنیا میں جہاں انسان کے لیے مسرت وشادمانی ہے وہاں دکھ درد، فکر و پریشانی اور ہمہ اقسام کی تکالیف بھی بکھری پڑی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمیشہ خوشحال اور تندرست رہیں۔ مگر ہمیشہ ہمارے حالات موافق نہیں رہتے۔ کبھی سکھ کبھی دکھ، یہی دنیا کا چکر ہے۔ بیماریوں کو ہی دیکھیں تو ہزاروں قسم کی ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کا علاج موجود نہیں۔ حضرت ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی مرض ایسا نہیں اتارا کہ جس کے لیے شفا نہ ہو۔ آنحضرت ﷺ خود بھی مرض میں دوا کرتے تھے اور لوگوں کو بتاتے تھے لیکن دوا کو مؤثرِ حقیقی نہ سمجھا جائے، سنت سمجھ کر علاج کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہتے ہیں تو شفا عطا فرماتے ہیں کیونکہ شفا محض رب العزت کی مرضی پر موقوف ہے۔ ورنہ نہ تو دوا کام آتی ہے اور نہ دعا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم لوگ دو شفاؤں کو حاصل کرو یعنی شہد اور دوسرے قرآن پاک کو۔ اور آیات پاک کو دھو کر پلانے اور ان کا تعویذ بنا کر باندھنے سے ہر مرض میں شفا ہوتی ہے بشرطیکہ اعتقاد ہو۔ قرآن پاک جسمانی اور روحانی دونوں بیماریوں کو شفا بخشتا ہے۔ اس دور میں جب کہ قدم قدم پر جادو اور سِفلی یعنی گندہ عمل کرنے والے بیٹھے ہیں۔ ان سے لوگ کام لے کر اپنے عزیزوں کا کاروبار بند کر دیتے ہیں یا ان کا دل اپنوں کی طرف سے پھر جاتا ہے یا جادو ٹونے کی وجہ سے بیماریوں میں مُبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان سب چیزوں کا علاج ڈاکٹر کے پاس نہیں بلکہ ان لوگوں کے پاس ہے جو صاحب اجازت یا طریقت والے ہیں۔

میں بھی اس قسم کی ایک پریشانی میں مبتلا ہو گیا تھا اور کوئی حل سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ اس وقت میری ملاقات اتفاق سے بزرگ محترم حضرت قبلہ صوفی شمیم احمد صاحب

حضرتِ نقشبندی قادری چشتی ابوالعلائی ملیر توسیعی کالونی، ای ۹/۴ کھوکھراپار سے ہوگئی اور
میں نے وہاں پر حاجت مندوں کا ایک ہجوم دیکھا جو اپنی اپنی پریشانی اور الجھنوں سے تنگ
آکر جناب صوفی صاحب سے مشورہ طلب کرنے آئے تھے۔ انہی حاجت مندوں میں میں
بھی شامل ہوگیا اور جب اپنی سرگزشت میں نے بیان کی اور صوفی صاحب نے میری مشکل
کے سلسلے میں جو کچھ بھی بتایا اس پر عمل کیا اور کچھ نقش بھی اس سلسلے میں عنایت کیے۔ اللہ کے
فضل و کرم سے میری پریشانیاں ختم ہوئیں۔

حضرت صوفی صاحب مدظلہٗ العالی جو صوبہ بہار پٹنہ کے رہنے والے ہیں ان کے
والد بزرگوار حضرت شاہ تجمل حسین صاحب اکبری قادری منعمی مدظلہٗ العالی کو بیعت
حضرت جناب شاہ اکبر صاحب داناپوری قدس سرہٗ العزیز سے تھی اور اجازت و خلافت شاہ
اکبر صاحبؒ کے فرزندِ ارجمند شاہ محمد محسن صاحب اکبری ابوالعلائی سے تھی جو اپنے وقت
کے بڑے عابد و زاہد تہجد گزار پابند شریعت و طریقت تھے۔ ان کے فرزندِ ارجمند صوفی شمیم
احمد صاحب کو اپنے والد بزرگوار سے تعلیم و تربیت ہوئی۔

بعدہٗ شاہ تجمل حسین صاحبؒ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں اپنے پیر و مرشد کے پوتے
جناب شاہ ظفر سجاد صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرائی بعدہٗ صوفی شمیم احمد کی سعادت مندی
و اہلیت باطنی سے متاثر ہوکر عالی جناب شاہ ظفر سجاد محسنی مدظلہٗ العالی نے اپنے چاروں
خاندانی سلسلے کی اجازت و خلافت سے نوازا۔ صوبہ بہار ایک زمانے میں اولیاء اللہ کا گڑھ
رہا ہے۔ دُور دراز سے مسافت طے کرکے اکابر اولیاء یہاں آئے اور سکونت اختیار کی۔
جن میں قابلِ ذکر ایسی ایسی ہستیاں گزری ہیں۔

حضرت مخدوم یحیٰ منیریؒ، حضرت مخدوم شیخ شرف الدین شرف الحق جہاں
منیریؒ، حضرت مخدوم شاہ مظفر شمس بلخی، جو بلخ کی بادشاہت چھوڑ کر آئے تھے۔ یا جیسے مخدوم
شاہ منعم پاکؒ، حضرت سیّدنا مخدوم حسن علیؒ، حضرت رکن الدین عشقؒ، حضرت شاہ ارزاں

دیوان قدس سرہٗ العزیز، سیّد شاہ محمد اکبر صاحب داناپوری قدس سرہٗ العزیز، سید شاہ محمد محسن صاحبؒ، سید شاہ ظفر سجادؒ وغیرہم ہیں۔

بہرحال میری دردمندانہ اپیل ہے کہ اگر کسی صاحب کو کوئی پریشانی یا الجھن ہو تو جناب صوفی شمیم احمد صاحب سے رجوع فرما کر اپنی مشکل بیان فرما کر فیض یاب ہو سکتے ہیں۔ مریضوں اور پریشان حال لوگوں کے لیے سبب معلوم کرنے کے بعد ان کی پریشانی کا مناسب حل بذریعہ دعا بتا کر یا نقش کے ذریعے مشکل سے نجات کی راہ پیدا کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور بزرگوں کی دُعا شامل ہو تو کوئی مشکل مشکل نہیں رہتی۔

حقیر و فقیر

یُوسف منصور ولد حسن منصور

رفاہِ عام سوسائٹی ملیر ہالٹ، کراچی

ایک عقیدت کا اظہارِ خیال

میں نے اس کتاب کا مسودہ پڑھا۔ جناب یوسف منصور صاحب ابو العلائی نے صوفی شمیم احمد صاحب خانقاہِ ظفری ابو العلائی کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ بجا اور درست ہے۔ مجھے بھی بار ہا ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے اور چونکہ میں بھی اسی شہر عظیم آباد پٹنہ صوبہ بہار کا رہنے والا ہوں۔ اس لیے صوفی صاحب کے آباء واجداد سے بخوبی واقف ہوں اور ان کے سلسلے کے اکثر بزرگوں سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے اور جن اکابر ولیاء اللہ کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔ ان میں سے اکثر بزرگوں کے مزاروں پر حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اور مجھے اُن سے روحانی فیض بھی حاصل ہو چکا ہے۔ میں نے خود بھی صوفی شمیم احمد، خانقاہِ ظفری ابو العلائی ملیر توسیعی کالونی، اِی ۹/۴، کھوکھرا پار، کراچی کے یہاں حاجت مندوں کا ہجوم دیکھا ہے اور لوگ فیض یاب ہو کر جاتے ہیں۔ اس بناء پر میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ جناب صوفی شمیم احمد صاحب ظفری ابو العلائی کی پُشت پر ان کے سلسلے کے بزرگوں کا ہاتھ ہے اور خاص کرم ہے جس کی بناء پر لوگوں کو شفایابی ہوتی ہے۔

خاکپائے فقراء
منیر احمد قادری عمادی عظیم آبادی
غازی آباد نمبر ۲، سیکٹر ساڑھے گیارہ
اورنگی ٹاؤن، کراچی

دعائے دافع وباء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لِیْ خَمْسَةٌ اُطْفِیْ بِهَا

حَرَّ الْوَبَآءِ الْحَاطِمَةُ

الْمُصْطَفٰی وَ الْمُرْتَضٰی

وَ اَبْنَاهُمَا وَ الْفَاطِمَةُ

☆......☆......☆......☆......☆

اسناد دعائے بزرگوار

اس دعا کے اسناد میں حضرت محمد ﷺ نے یوں فرمایا ہے کہ جو کوئی اس کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے اور اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے وہ حاصل ہو۔ اگر فقیر ہو تو تونگر ہو جائے اور جاہل ہو تو عالم بن جائے، بیمار ہو تو شفا پائے۔ غرض جس مراد کے واسطے پڑھے تو وہ مراد پاوے۔ غمگین ہو تو خوش ہو جائے، سفر میں ہو تو وطن میں آئے، قید ہو تو خلاصی پائے، بیوی نہ ہو تو نکاح ہو جائے۔ اگر پندرہ مرتبہ پڑھے تو زیارتِ نبی ﷺ سے خواب میں مشرف ہو۔ اگر صدقِ نیت سے پڑھے تو نور خدائے تعالیٰ خواب میں دیکھے گا۔ دعائے بزرگوار یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ یَا رَجَآئِیْ یَا مَنَآئِیْ یَا غَیَاثِیْ یَا مُرَادِیْ یَا مُعَافِیْ یَا شِفَآئِیْ یَا کِفَآئِیْ کَفِّیْ یُحْیِیْ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا غفور اِغْفِرْلِیْ

خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ۵ یَآ اَللّٰہُ یَآ اَللّٰہُ یَآاَللّٰہُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا کَرِیْمُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۵

☆......☆......☆......☆......☆

برائے ترقی تجارت

جو کوئی رسول مقبول ﷺ کا یہ اسمِ پاک کاغذ پر لکھ کر اپنی دُکان پر رکھے، تجارت کو ترقی ہو۔ دِن دوگنا رات چوگنا مال فروخت ہو۔ اس شکل میں لکھے:

☆......☆......☆......☆......☆

صَلٰوۃُ تُنْجِیْنَا

یہ درود بہت مجرب اور مشہور و مقبول ہے۔ اس کے پڑھنے سے بڑی بڑی برکات کا ظہور ہوا ہے۔ جو صاحب کسی حاجت کے لیے اسے پڑھنا چاہیں ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم پڑھ کر شروع کریں۔ شب جمعہ یا جمعہ کے دن پڑھیں تو بہت ہی باعثِ برکت ہے۔ اگر پوری تعداد یعنی ایک ہزار مرتبہ پڑھنے کے لیے کسی کے پاس وقت اور فرصت نہ ہو تو کوئی تعداد اپنے ذہن میں متعین کر لیں۔ تب بھی انشاء اللہ عزیز خیر و برکت سے محروم نہ رہیں گے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ

صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وَ الْاٰفَاتِ وَ تَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَ تَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ ۵ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ .

ترجمہ: ''اے اللہ! ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل اور اصحاب پر درود بھیج اور اس کے ذریعہ تو ہمیں تمام خوف وہراس اور مصیبتوں سے نجات دیدے۔ ہماری سب حاجتوں کو پورا فرمادے اور ہمیں تمام گناہوں سے پاک وصاف کردے۔ ہمیں اپنے نزدیک اعلیٰ سے اعلیٰ درجات سے سرفراز فرمادے اور ہمیں زندگی میں اور موت کے بعد تمام بھلائیوں سے نواز دے۔ بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔''

☆......☆......☆......☆......☆

تسبیح مکرّم

حضرت انس بیٹے مالک کے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جوکوئی اس تسبیح کو ایک مرتبہ پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کا ثواب پڑھنے والے کے ماں باپ کو دے گا اور پڑھنے والا اپنے ماں باپ کے حقوق ادا کرنے والوں میں سے ہوگا۔ تسبیح مکرّم یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۵ وَ لَہُ النُّوْرُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۵ .

☆......☆......☆......☆......☆

ارشادِ خداوندی

حکمت عملی دین و دنیا کی بھلائی کے لیے

ارشاد: حضرت شبلیؒ نے ایک حکیم سے کہا کہ مجھے گناہ کا مرض ہے اگر اس کی دوا بھی آپ کے پاس ہو تو عنایت کریں۔ یہاں یہ باتیں ہو رہی تھیں اور سامنے ایک شخص تنکے چننے میں مصروف تھا۔ اس نے سر اٹھا کر شبلیؒ سے کہا: ''یہاں آؤ میں تمہیں اس کی دوا بتاتا ہوں۔''

دوا یہ ہے: حیا کے پھول، صبر و شکر کے پھل، عجز و نیاز کی جڑ، غم کی کونپل، سچائی کے درخت کے پتے، ادب کی چھال، حُسنِ اخلاق کے بیج، یہ سب لے کر ریاضت کے ہاون دستے میں کوٹنا شروع کر دو اور اشکِ پشیمانی کا عرق اس میں روز ملاتے رہو۔ ان سب دواؤں کو دل کی دیگچی میں بھر کر شوق کے چولہے پر پکاؤ۔ جب پک کر تیار ہو جائے تو صفائے قلب کی صافی میں چھان کر اور شیریں زبان کی شکر ملا کر محبت کی تیز آنچ دینا۔ جس وقت تیار ہو کر اترے تو اس کو خوفِ خدا کی ہوا سے ٹھنڈا کر کے استعمال کرنا۔

پھر شبلی نے نظر اٹھا کر دیکھا تو دیوانہ غائب ہو چکا تھا۔

(کتاب العلم والعلماء)

☆......☆......☆......☆......☆

لب پہ ذکر اللہ کی تکرار ہو　　دل میں ہر دم حق کا استغفار ہو

اس پر تو کرے اگر حاصلِ دوام　　پھر تو کچھ دن میں بیڑا پار ہو

☆......☆......☆......☆......☆

ایمانِ مُجمَّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ کَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَ صِفَاتِهٖ وَ قَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْكَامِهٖ

ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے۔

☆......☆......☆......☆......☆

ایمانِ مُفَصَّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ.

ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے سب فرشتوں پر اور اس کی سب کتابوں پر اور اس کے سب رسولوں پر اور قیامت کے دن پر۔

وَ الْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ الْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ.

اور تقدیر کی بھلائی برائی پر (یعنی بھلائی برائی سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے) (اور ایمان لایا میں) مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر۔

☆......☆......☆......☆......☆

اربــــع انھــــار

متـــرجم

مشائخ حضراتِ نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے پہلے لطائف عالمِ امر کی اصلاح کا معمول ہے اور اس کے لیے ان حضرات نے تین طریقے مقرر فرمائے ہیں:

پہلا طریق

اسمِ ذات یا نفی و اثبات کے ذکر میں اسمِ ذات کا ذکر اس طرح کرنا چاہیے کہ زبان کو تالو سے لگائے اور دل کو خیالات سے خالی کرے اور جس بزرگ سے ذِکر لیا ہے ان سے متعلق یہ سمجھے کہ وہ میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر دل کی زبان سے اللہ اللہ کہے (دِل کی جگہ بائیں پستان کے نیچے دو انگل کے فاصلہ پر ہے)۔ اللہ اللہ کا مفہوم خیال میں رکھے۔ یعنی وہ ذات جو تمام صِفاتِ کاملہ سے متصف اور تمام صفاتِ ناقصہ سے پاکیزہ و منزا ہے، اکثر اوقات اسی طرح ذِکر پر مداومت کرے یہاں تک کہ دل ذکر سے جاری ہو جائے۔ اس کے بعد لطیفۂ روح میں ذکر کرے، لطیفۂ روح کی جگہ (لطیفۂ قلب کے مقابل) داہنے پستان کے دو انگل نیچے ہے۔ پھر لطیفۂ سِر میں ذکر کرے جس کی جگہ بائیں پستان کے برابر دو انگل کے فرق سے وسطِ سینہ کی طرف مائل ہے پھر لطیفۂ اخفیٰ سے جس کی جگہ وسطِ سینہ ہے ذکر کرے۔ اس طرح لطائفِ خمسہ جاری ہو جائیں گے، اس کے بعد لطیفۂ

نفس سے ذکر کرے جس کی جگہ پیشانی ہے، پھر قالبیہ (لطائفِ عناصرِ اربعہ) سے ذکر کرے جس کی جگہ تمام انسانی جسم ہے تا آنکہ رُوئیں رُوئیں سے ذکر جاری ہو جائے گا۔ اس کو سلطان الاذکار کہتے ہیں۔ جاننا چاہیے کہ عالمِ امر کے ہر لطیفہ کی عرش پر ایک اصل ہے، جب تک کہ وہ اپنی اصل تک نہیں پہنچتا اس کو فنا حاصل نہیں ہوتی۔ چنانچہ اصل قلب تجلّی افعالِ الٰہی ہے، اصل روح صفات ثبوتیہ ہیں۔ اصل سرشیونات ذاتیہ ہیں، اصل خفی صفات سلبیہ ہیں، اصل اخفیٰ شان جامع ہے لہٰذا ان اصولوں کے لحاظ سے مراقبات کرے۔

لطیفۂ قلب کا مراقبہ اس طرح کرے کہ اپنے قلب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ مبارک کے سامنے رکھ کر جنابِ باری میں عرض کرے: "اے اللہ! تجلّی افعال کا فیض کہ جو قلبِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قلب آدم علیہ السلام میں پہنچا ہے، میرے قلب میں پہنچا۔ لطیفۂ قلب کی فنا تجلّی افعالی میں ہو جائے گا۔ اس مرحلہ میں سالک کے اپنے افعال اور تمام مخلوقات کے افعال اللہ تعالیٰ کے افعال کے ماسوا مخفی ہو جاتے ہیں۔ اس وِلایتِ قلب کو ولایتِ آدم علیہ السلام کہتے ہیں اور جس سالک کو یہ ولایت حاصل ہو جاتی ہے اس کو آدمی المشرب کہتے ہیں۔

لطیفۂ روح کے مراقبہ کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے لطیفۂ روح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفۂ روح کے سامنے رکھ کر عرض کرے: "اے اللہ تجلیاتِ ثبوتی کا فیض کہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفۂ روح سے حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے لطیفۂ روح میں پہنچا، میرے روح میں پہنچا۔ جو شخص کہ اس لطیفہ میں واصل ہو جاتا ہے اس کو ابراہیم المشرب کہتے ہیں۔ اس وقت سالک اپنی صفات اور تمام مخلوقات کی صفات کو اپنی ذات اور تمام ممکنات سے سلب کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب دیکھے گا۔ اسی طرح لطیفہ "سر" کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفۂ سر کے مقابل سمجھ کر عرض کرے کہ شیوناتِ ذاتیہ کا فیض جو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سر مبارک سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سر میں پہنچا، میرے سر میں پہنچا۔ جو سالک کہ اس لطیفہ سے واصل الی اللہ ہوتا ہے اس کو موسوی المشرب

کہتے ہیں۔ سالک اس وقت اپنی ذات کو ذاتِ حق سبحانہٗ تعالیٰ میں فنا پاتا ہے۔

اس کے بعد اپنے لطیفہ خفی کو لطیفہ خفی حضور انور ﷺ کے مقابل سمجھ کر عرض کرے کہ صفاتِ سلبیہ کا فیض جو حضور اکرم ﷺ کے خفی مبارک سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خفی میں پہنچا ہے، میرے خفی میں پہنچا۔ جو سالک کہ اس مقام پر پہنچا ہے اس کا نام عیسوی المشرب ہے۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ کا تمام عالم سے منفرد اور مجرد ہونا اس مقام پر سالک کو مشہود ہوتا ہے۔ پھر لطیفہ اخفیٰ کو حضور انور ﷺ کے اخفیٰ کے مقابل سمجھ کر عرض کرے کہ ''شانِ جامع'' کا فیض جو اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کے اخفیٰ میں پہنچایا ہے، میرے اخفیٰ میں پہنچا۔ جو سالک کے اس راستے میں واصل ہوتا ہے اس کو محمدی المشرب کہتے ہیں۔ تخلق باخلاق اللہ (اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے آراستہ ہونا) سالک کو اس درجہ میں نصیب ہوتا ہے۔ ع

تا یار کرا خواہد و میلش بکہ باشد

(معلوم نہیں کہ دوست کس کو چاہتا ہے اور اس کا میلان کس کی طرف ہوتا ہے۔)

نفی واثبات کے ذکر کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اپنی سانس کو ناف کے نیچے بند کریں اور بزبانِ خیال کلمہ ''لا'' کو ناف سے دماغ میں پہنچائے اور لفظ ''اِلٰہ'' کو دائیں کندھے پر لے جائے اور لفظ ''اِلّا اللہ'' کی پانچوں لطائف میں گزار کر دل پر ضرب کرے اس طرح شد و مد کے ساتھ کہ ذکر کا اثر تمام لطائف میں پہنچے اور لفظ ''محمد رسول اللہ'' کو سانس چھوڑنے کے وقت خیال کی زبان سے کہے اور ذکر میں معنیٰ کا خیال رکھنا شرط ہے کہ سوائے ذاتِ حق کے کوئی مقصود نہیں ہے اور ''لا'' کے وقت اپنی ہستی اور جمیع موجودات کی نفی کرے اور اثبات ''اِلّا اللہ'' کے وقت ذاتِ حق سبحانہٗ تعالیٰ کا اثبات کرے، اس ذکر میں دوسری شرط یہ ہے کہ زبانِ خیال سے چند مرتبہ خاکساری عاجزی اور نیازمندی سے جنابِ باری میں مناجات کرے کہ پروردگار میرا مقصود تو ہی ہے اور تیری رضا میرا سرمایہ ہے، تو مجھے اپنی محبت و معرفت عطا فرما۔

اپنی توجہ قلب کی طرف اور قلب کی توجہ ذات الٰہی کی طرف رکھنا ضروری ہے کیونکہ نسبت کا حصول ان دو چیزوں کے بغیر محال ہے۔ اس توجہ کو وقوفِ قلبی کہتے ہیں۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ دل کو خیالات اور وسوسوں سے دور رکھے تاکہ یہ خیالات پراگندہ اس پر غلبہ نہ کریں، اس کو نگہداشت کہتے ہیں۔

حبسِ دم ذکر میں مفید ہوتا ہے۔ گرمیِ دل، ذوق وشوق، رقت، محبت، خیالات و وساوس کا ازالہ اس کے فوائد ہیں، اور اس سے کشف بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ نفی و اثبات کے ذکر میں عدد طاق کی رعایت معمول ہے۔ اور اس کو وقوفِ عددی کہتے ہیں۔ نفی و اثبات کے ذکر کا مذکورہ بالا طریقہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کو تعلیم فرمایا تھا۔ ایک سانس میں ایک بار سے لے کر اکیس بار تک پہنچائے، اگر اکیس بار تک پہنچایا اور کوئی فائدہ نہیں دیکھا تو اس کا عمل باطل ہے۔ نئے سرے سے شرائط کی اچھی طرح پابندی کے ساتھ کرے۔

طریق دوم

دُوسرا طریقہ ''مراقبہ'' ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بغیر ذکر اور بغیر رابطہ شیخ خیالات فاسدہ سے اپنے دل کو محفوظ رکھنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھنا۔ اس کی تدبیر یہ ہے کہ عاجزی اور فروتنی کے ساتھ ذات الٰہی کی طرف ہر وقت متوجہ رہے تاکہ توجہ الی اللہ بلا مزاحمت اس کی عادت بن جائے۔ اس کو ''حضور'' بھی کہتے ہیں، اور ذکر سے مقصود بھی یہی ہے۔

طریق سوم

شیخ کامل و مکمل کی صحبت سے استفادہ تیسرا طریق ہے، شیخ کی توجہ اور اخلاص کی برکت سے دل غفلت سے پاک ہو جاتا ہے، جذبہ محبت اور مشاہدہ الٰہی کے انوار کی شمع

مُرید میں روشن ہو جاتی ہے۔ شیخ کی موجودگی میں تو ادب اور اس کی خوشنودی کے خیال سے اور اس کی غیر موجودگی میں اس کا تصور کر کے مرید فیض پاتا ہے، مشائخ نے فرمایا ہے کہ یہ طریق مقصد تک آسانی سے پہنچانے والا ہے، اور اس کو رابطہ کہتے ہیں۔ (ان سب اعمال واشغال کے بعد) جب دل کو حضور وجمعیت حاصل ہو جائے اور تقریباً چار گھڑی دل میں خطرات ووساوس نہ آئیں۔ تو اس امر کی علامت ہے کہ دائرہ امکان جس کو مشائخ نے پہلا دائرہ کہا ہے کو سالک نے طے کر لیا ہے۔ بعض مشائخ نے انوار دیکھنا اس دائرہ کو طے کرنے کی علامت فرمایا ہے، دائرہ امکان کا نصف زمین سے عرش تک ہے اور دوسرا نصف عرش سے اوپر ہے اور عالم خلق کے عرش کے نیچے ہے، اس کی شکل یہ ہے۔
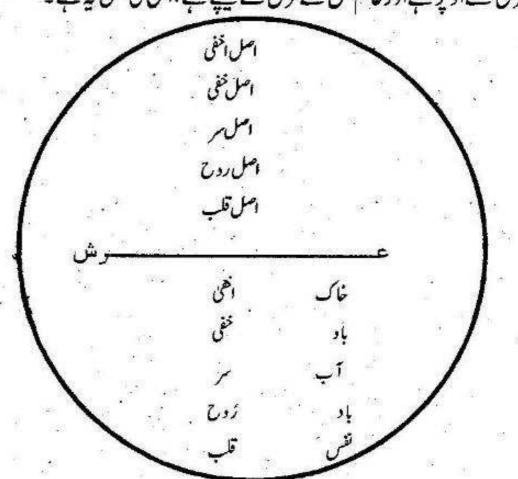
مراقبہ معیت: اس کے بعد آیت کریمہ ﴿ و ھو معکم اینما کنتم ﴾ (وہ ہر جگہ تمہارے ساتھ ہے۔) کے مراقبے میں مشغول ہو جائے، آیتِ کریمہ کے معنیٰ کا خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ کی معیت میرے اور کائنات کے ہر ذرہ کے ساتھ ہے۔ اس مقام میں لا الٰہ الا اللہ کا

زبانی ذکر اس طرح کہ سالک کی توجہ قلب کی طرف ہو اور قلب کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف معنیٰ کی رعایت کے ساتھ بہت فائدہ دیتا ہے، اس مراقبہ میں فیض کا منشاء ولایتِ صغریٰ کا دائرہ ہے اور لطیفہ قلب پر فیض وارد ہوتا ہے۔ دائرہ ولایتِ صغریٰ دوسرا دائرہ ہے اور اس کو دائرہ ظلِّ اسماء وصفات بھی کہتے ہیں۔ اس میں تجلیات افعالیہ الٰہیہ میں ''سیر'' حاصل ہوتی ہے۔

نیز اس مرتبہ میں توحیدِ وجودی، ذوق، شوق، رونا دھونا، ہر وقت ذاتِ حق میں استغراق ومحویت اللہ تعالیٰ کی طرف کامل توجہ، ماسوا کے خیال کا مٹ جانا حاصل ہوتا ہے اور اسی کو فنائے قلبی کہتے ہیں۔ جب سالک کی توجّہ فوق سے ہٹ کر شش جہات کا احاطہ کرے اور نفس کا تزکیہ ہو جائے جس کی جگہ درمیان پیشانی ہے تو ولایت تین دوائر اور ایک قوس پر مشتمل ہے۔

پہلے دائرہ میں آیتِ کریمہ ﴿نحن اقرب الیہ من حبل الورید﴾ (ہم تمہاری رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں) کے مفہوم کا مراقبہ ہے۔ جس کی نیت اس طرح کرے کہ اس ذات سے جو میری جان کی رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے، مجھ پر فیض آرہا ہے۔ فیض کا منشاء دائرہ اولیٰ ولایتِ کبریٰ ہے۔ لطیفۂ نفس اور عالمِ امر کے لطائفِ خمسہ پر، اس مرتبہ میں لَا اِلٰہ الا اللہ کا ذکر زبان اور خیال سے (اُن کے شرائط کے ساتھ) ترقی بخشتا ہے۔ کامل توجہ اِلَی اللہ خطرات ووَساوس کا ازالہ اسی طرح عروج و نزول اور قلب کی خاص کیفیات اس مقام کا نقد سرمایہ ہیں۔ بلکہ آہستہ آہستہ بدن پر انجذابی کیفیت طاری رہتی ہے۔ اس مرتبہ میں لطیفۂ قلب کی بہ نسبت حالات وکیفیات بے رنگ اور بے مزہ ہیں، لطیفۂ نفس میں اس مرتبہ کی نسبت جب قوی ہو جائے گی تو قلب فراموش ہو جائے گا۔

دوسرے دائرہ میں آیتِ شریفہ ﴿یحبھم و یحبونہٗ﴾ (وہ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں) کے معنیٰ کو ملحوظ رکھ کر مراقبۂ محبت کرے اِس تصور سے کہ اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں میرے نفسِ لطیفہ پر فیض آرہا ہے منشاءِ فیض ولایتِ کبریٰ کا دائرہ ثانیہ ہے جو کہ دائرہ اولیٰ کی وصل ہے مورِدِ فیض صرف لطیفۂ نفس ہے۔

تیسرے دائرہ میں بھی آیتِ کریمہ ﴿یحبھم و یحبونہٗ﴾ (وہ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں) کے مفہوم کو ملحوظ رکھ کر خیال کرے کہ اُس ذات سے جو مجھ کو دوست رکھتی ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں، میرے لطیفۂ نفس پر فیض آرہا ہے۔ منشاءِ فیض ولایتِ کبریٰ کا دائرہ ثالثہ ہے جو اسمِ ظاہرِ علم کی ولایت اور دائرہ ثانیہ کی اصل ہے۔ قوس میں بھی آیتِ کریمہ مذکورہ بالا کے مفہوم کو ملحوظ رکھ کر خیال کرے کہ اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں، میرے لطیفۂ نفس پر فیض آرہا ہے۔ فیض کا منشاء ولایتِ کبریٰ کی قوس ہے جو کہ تیسرے دائرہ کی اصل ہے۔ یہ تین اصول ذاتِ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے اعتبار ہیں کہ جو صفات وشیونات کے مبادی ہیں۔

ہر زمانے روی جاناں را نقابے دیگر است
ہر حجابے را کہ طے کردی حجابی دیگر است

ولایتِ کبریٰ کے مقام بلند میں سالک کو درج ذیل امور حاصل ہوتے ہیں۔ سینہ کھل جاتا ہے۔ صبر وشکر کا مقام نصیب ہوتا ہے کہ قضا وقدر کے حکم پر چوں وچرا ختم ہو جاتی ہے۔ احکامِ شریعہ کے قبول کرنے میں دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔ جن چیزوں میں دلیل کی ضرورت ہوا کرتی ہے وہ سب کی سب بدیہی بن جاتی ہیں۔ ہر قسم کی شورش سے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ اللہ کے وعدوں پر کامل ترین یقین ہو جاتا ہے۔ نفس کو استہلاک

اضمحلال (ہلاک ہونا اور گھٹنا) ہوتا ہے۔ جس طرح کہ برف دھوپ میں پگھل جاتی ہے۔ توحیدِ شہودی جلوہ گر ہو جاتی ہے۔ ''انا'' مر جاتی ہے کہ سالک اپنے وجود کو حضرت حق جل مجدّہٗ کے وجود کا پرتو اور اپنے وجود کے توابع کو حق تعالیٰ کے وجود کے پرتو کے توابع جانتا ہے جب خود کے لیے لفظ ''انا'' استعمال کرتا ہے تو اس کو مجاز سمجھتا ہے اپنی نیتوں کو تہمت زدہ اور اپنے عملوں کو ناقص سمجھتا ہے۔ اس طرح اخلاق حمیدہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ رذائل، حرص، بخل، حسد، کینہ، تکبر، حبّ جاہ وغیرہ سے تزکیہ (صفائی) ہو جاتا ہے۔

ولایت کبریٰ اور سیر اسم الظاھر طے کرنے کے بعد اسم الباطن کی سیر وسلوک سامنے آتا ہے، سیر اسم الباطن کو ولایت علیا اور ولایت ملائکہ کرام کہا جاتا ہے اس ولایت میں سوائے عنصر خاک عناصر ثلاثہ یعنی آگ، پانی، ہوا سے کام پڑتا ہے۔ مراقبہ میں ذات باری جو اسم الباطن کا مسمّیٰ ہے کو ملحوظ رکھے۔ فیض کا منشاء دائرہ ولایت علیا ہے۔ لا اِلٰہَ اِلّا اللہ کا ذکر اور نفل نماز بکثرت پڑھنا ترقی بخشتا ہے۔ توجہ حضور اور عناصر ثلاثہ میں عروج و نزول حاصل ہوتا ہے۔ اس دائرہ میں باطن کے اندر عجیب وسعت اور ملاءِ اعلیٰ ہے (فرشتوں کی دنیا) کے ساتھ مناسبت پیدا ہو جاتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ فرشتے ظاہر ہونے لگیں اور ایسے راز جو پوشیدہ رکھنے کے لائق ہیں، معلوم ہونے لگیں۔

جب اسم الظاھر اور اسم الباطن کی سیر سالک نے طے کر لی تو گویا اس کو مقصود یعنی ذات بحت کی طرف سیر کے لیے دو باز و میسر آ گئے۔ ولایت علیا طے کرنے کے بعد اگر فضل الٰہی شامل ہو تو اس کو سب سے پہلے کمالات نبوت میں سیر واقع ہوگی۔ کمالات نبوت کا مطلب ہے: تجلّی، ذاتی، دائمی، بے پردہ اسماء وصفات اس جگہ ذات بحت کا کہ جو منشاء ہے کمالات نبوّت کا مراقبہ کرتے ہیں اور مورد فیض لطیفہ خاک ہے۔

اس عجیب مقام میں جس کے نقطہ کا طے کرنا تمام مقامات ولایت سے بہتر ہے، حضور بے جہت حاصل ہوتا ہے۔ نگرانی، شورش، طلب، بے تابی شوق سب کے سب زائل

ہو جاتے ہیں اور ان سے یقین حاصل ہو جاتا ہے۔ معرفت کے مقام، حال یہاں بوتاہ بہت معلوم ہوتے ہیں۔ ﴿لا تدرک الابصار﴾ کے مصداق یافت اور اوراک یہاں نارسائی کی علامت ہے۔ نسبت باطن کی بے عملی اور ناشناسی اور وصل عریانی کی حقیقت حاصل ہوتی ہے۔ اور اس جگہ وصول ہے، حصول نہیں۔

اتصال بے تکیف بے قیاس

ہست رب الناس را با جان ناس

(یعنی لوگوں کے رب کو لوگوں کی جانوں کے ساتھ ایک بے اندازہ کیف اتصال ہے)

طمانیت قلب، اطمینانِ کامل، شریعت محمدیہ علی صاحبہا الف الف تحیہ کا اتباع، باطنی نسبت میں وسعت، اور بے رنگی اور بے کیفی حاصل ہوتی ہے۔ اس مقام کے معارف انبیا علیہم السلام کی شریعتیں ہیں۔ یہ انبیاء علیہم السلام کا مقام ہے اور دوسروں کو انبیاء کی متابعت و وراثت سے حاصل ہوتا ہے۔ توحید وجودی و قیودی جو کہ معارف میں سے ہیں، راستہ میں رہ جاتی ہیں اس کے بعد کمالات رسالت کا مراقبہ کرے، اس نیت سے کہ اُس ذات بحت سے جو کمالات خاص رسالت کا منشاء ہے، سالک کی ہیئت وجدانی پر فیض آرہا ہے۔ دسوں لطیفوں میں تکمیل اور تقرر کو ہیئت وجدانی کہتے ہیں۔ عروج نزول تمام بدن کا حصہ ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت اور لمبی قرات کے ساتھ نفل نماز میں کمالات ثلاثہ اسی طرح حقائق سبعہ جن کا بیان آگے آرہا ہے۔ میں ترقی بخشتا ہے، اس مرتبہ میں بھی بے رنگی اور بے کیفی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ یہ سارے مقامات ذات بحت حق سبحانہ وتعالیٰ کے بحر بے کنار کی موجیں ہیں جلّ جلالہ' و عم نوالہ۔

اس کے بعد اس ذات بحت سے جو کمالات اولوالعزم کا منشاء ہے اپنی ہیئت وجدانی پر فیض لینے کا مراقبہ کرے۔

اس کے بعد حقیقت کعبہ کا مراقبہ کرے اس طرح کہ اس ذات واجب وجود سے جس کو تمام ممکنات سجدہ کرتی ہیں اور جو حقیقت کعبہ ربانی کا منشاء

ہے میری ہئیت وحدانی پر فیض آرہا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت اور بڑائی سالک پر مشہود ہو جاتی ہے اور سالک کے باطن پر ہئیت غالب ہو جاتی ہے۔ جب فنا و بقاء اس مرتبہ پاک کی حاصل ہو جاتی ہے تو سالک خود بھی اس سے متصف سمجھتا ہے، اور ممکنات کی توجہ اپنی طرف سمجھتا ہے۔

بعد از اں حقیقت قرآن مجید کا مراقبہ کرے کہ اس کمالات وسعت والی بے چون ذات سے جو منشاء حقیقت قرآن مجید ہے، میری ہئیت وحدانی پر فیض آرہا ہے۔ کلام الٰہی کے بطون اسرار اس جگہ ظاہر ہوتے ہیں اور کلام اللہ کے ہر حرف میں معانی کا ایک بے پایاں دریا نظر آتا ہے۔ جس سے گوہر مقصود حاصل ہوتا ہے۔ قرآن مجید پڑھنے کے وقت قاری کی زبان شجرہ موسوی کا حکم رکھتی ہے اور قاری کا تمام قالب زبان میں معلوم ہوتا ہے، قرآن مجید کے انوار ظاہر ہونے کی علامت عارف کے باطن کے اوپر ایک ثقل (بوجھ) کا وارد ہوتا ہے۔

آیت کریمہ ﴿انا سنلقی علیک قولاً ثقیلا﴾ (بے شک عنقریب ہم تجھ پر ایک بھاری قول ڈالیں گے) میں اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔

اس پاک مرتبہ سے اونچا ایک اور مرتبہ ہے جس کا نام "حقیقت صلاۃ" ہے۔ اس کا مراقبہ اس طرح معمول ہے کہ سالک نیت کرے کہ اس ذات بے مثل کمال وسعت والی بے چون سے جو حقیقت صلاۃ کا منشاء ہے۔ میری ہئیت وحدانی پر فیض آرہا ہے۔ اس مقام کی بلندی کے بارے میں کیسے لب کشائی کی جائے۔ کیونکہ حقیقت قرآن مجید اس کا ایک حصہ ہے اور حقیقت کعبہ دوسرا حصہ ہے۔ جس سالک کو یہ پاکیزہ حقیقت مل جائے تو وہ نماز کی ادائیگی کے وقت اس دار فانی سے چلا جاتا ہے اور دار آخرت میں داخل ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف: "ان تعبد اللہ کانک تراہ" اس مقام کا پوری طرح آشکار کرتی ہے۔ اور اسی حالت شریفہ کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے "الصلوٰۃ معراج

المومن " (نماز مومن کی معراج ہے) نیز آپ نے ارشاد فرمایا: "اقرب ما یکون البعد من الرب فی الصلاۃ " (بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ نماز میں قریب ہوتا ہے) نماز پڑھنے کا حکم نہیں فرماتا تو چہرہ مقصود کی نقاب کشائی کون کرتا اور طالب کو مطلوب کی رہنمائی کون کرتا غم زدہ لوگوں کو لذت بخشنے والی نماز ہے۔ بیماروں کو آرام پہنچانے والی نماز ہے۔ "ارحنی یا بلال " (اے بلال مجھے نماز کے ذریعہ راحت پہنچا) میں اسی کی طرف اشارہ ہے اور" قرۃ عینی فی صلاۃ " (میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے) میں بھی اسی طرف رہنمائی ہے۔ لوگ نماز کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔

چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زوند

حقیقت صلاۃ کے اوپر معبودیت صرفہ کا مرتبہ ہے جو کہ سب کی اصل اور سب کی جائے پناہ ہے اس مرتبہ میں وسعت اور اس کے ساتھ کوتاہی ظاہر ہوتی ہے۔ امتیاز راہ میں آجاتا ہے، سیر قدمی تمام ہو جاتی ہے لیکن الحمد للہ نظر کو منع نہیں فرمایا گیا۔ (سیر قدمی کی کوئی گنجائش نہیں ہے)۔ یعنی پرواز سے اس میں نہیں پہنچ سکتا بلکہ سیر نظری ہے، نظر یعنی فکر سے فیض لے سکتا ہے کیونکہ نظر ہر جگہ پہنچ سکتی ہے ع

بلا بودی اگر ایں ہم بنودی

یعنی اگر یہ بھی نہیں ہوتا تو مصیبت ہوتی۔

اس مرتبہ میں مراقبہ، ذات محض جو معبودیت صرفہ کا منشاء ہے، کرتے ہیں، قف یا محمد ﷺ (اے محمد ﷺ توقف فرمائے) میں ممکن ہے اشارہ اسی کوتاہی قدم کی طرف ہو یعنی محمد ﷺ ٹھہر جایئے اور قدم آگے نہ بڑھایئے کیونکہ مرتبہ حقیقت کے اوپر حضرت سبحانہ، تعالیٰ کے تجرد و تنزہ کا مرتبہ ہے کہ وہاں قدم کو جولانی کی اجازت نہیں ہے اور نہ گنجائش۔

کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کی حقیقت اس مقام پر منکشف ہوتی ہے اور ماسوائے اللہ سے عبادت کی نفی مشکل ہو جاتی ہے اور اس بات کا یقین کامل کہ معبود حقیقی کے سوا کوئی

عبادت کے لائق نہیں۔ اس مقام میں حاصل ہوتا ہے اور عابد معبود سے کما ینبغی جدا ہو جاتا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے معنی منتہیوں کے بہ نسبت لا معبود اِلَّا اللہ ہیں وہ اس جگہ معلوم ہو جاتے ہیں۔ جیسے کہ مبتدیوں کے بہ نسبت لا موجود اِلا اللہ اور متوسطین کی بہ نسبت لا مقصود اِلا اللہ ہیں۔ اس مقام مقدس میں نظر اور تیز بصری میں ترقی نماز کی عبادت پر منحصر ہے۔

جاننا چاہیے کہ حقائق الٰہیہ کی سیر یہاں تک ختم ہو جاتی ہے اور اب ان حقائق میں ترقی صرف اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے اب حقائق ایثار کا بیان ہوتا ہے۔ ان حقائق میں ترقی سید الابرار ﷺ کی محبت پر موقوف ہے جیسا کہ حق سبحانہ اپنی ذات کو دوست رکھتا ہے۔ اسی طرح اپنی صفات اور افعال کو بھی دوست رکھتا ہے۔ پس محبت کی دو قسمیں ہوئیں (۱) مُحبّیت (۲) محبوبیت۔ مُحبّیتِ ذاتیہ کے کمالات کا ظہور حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ السلام میں اور کمالات صفاتی اور محبوبیت اسمائی کا ظہور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام و دیگر انبیا علیہم السلام میں متحقق ہے۔ لہٰذا سالک کی سیر سب سے پہلے کمالات صفاتی اور حقیقت ابراہیمی ہیں کہ مقام خُلت اسی سے کنایہ ہے شروع ہوتی ہے۔

اس جگہ مراقبہ اس طرح کرے کہ اس ذات سے جو حقیقت ابراہیمی کا منشاء ہے، میری ہئیت وحدانی پر فیض آتا ہے۔ یہ مقام بہت ہی عجیب اور بہت ہی برکتوں والا ہے۔ انبیاء کرام اس مقام میں حضرت خلیل علیہ السلام کے تابع ہیں اور حبیب خدا سید الابرار ﷺ کو بھی بموجب آیت کریمہ: ﴿اتبع ملة ابراهيم حنيفا﴾ (آپ ملت ابراہیم کی اتباع کریں جو سب سے ہٹ کر صرف اللہ کے ہونے والے ہیں)۔ اتباعِ ملتِ ابراہیمی کا حکم فرمایا۔ اسی لیے حضور ﷺ نے اپنے درود کو حضرت ابراہیم کے درود سے تشبیہ فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ نے امت کو درود ابراہیمی کی تعلیم فرمائی:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلیٰ اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلیٰ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۵ اَللّٰھُمَّ

بَارِکْ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلیٰ اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلیٰ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔"

بس اس مقام میں درود ابراہیمی پڑھنا ترقی بخشتا ہے اور سالک کو ذاتِ حق سبحانہ، کے ساتھ خاص انس وخلوت پیدا ہو جاتی ہے اور محبوبیت صفائی جو کہ عالم مجاز میں خد و خال اور قد و عارض وغیرہ سے تعبیر کی جاتی ہے بطور عکس جلوہ گر ہوتی ہے اس مقام کو طے کرنے کے بعد سالک کی سیر حقیقت موسوی جو کہ محبت صرفہ سے کنایہ ہے میں ہوتی ہے، مراقبہ اس طرح کرے کہ وہ ذات جو حقیقت موسوی کا منشاء ہے، میری ہیئت وحدانی پر فیض پہنچاتی ہے۔ اس مقام میں ایک عجیب کیفیت پوری قوت سے ظاہر ہوتی ہے، کمالات محبیت یعنی محبت ذاتی کا ظہور استغنا اور بے نیازی کے ساتھ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض موقعوں پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بے تکلفی کے کلمات نکلے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کلام کو نقل کرتے ہوئے فرمایا: ﴿ ان ھی الافتنتک ﴾۔

اس مقام میں درود شریف: " اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ و اصحابہ و عَلیٰ جَمِیْعِ الْانبیاء والمرسلین" خصوصاً "عَلیٰ کلیمک مُوسیٰ علیہ السلام" ترقی بخشتا ہے۔

اس مقام سے اوپر مرتبہ حقیقۃ الحقائق ہے جس کو حقیقت محمدیہ علیٰ صاحبہا الف الف تحیہ کہا جاتا ہے، اس جگہ مراقبہ اس طرح کیا جاتا ہے کہ وہ ذات جو محب بھی ہے اور محبوب بھی اور حقیقت محمدی کا منشاء ہے، میری ہیئت وحدانی پر فیض رساں ہے گویا نام نامی محمد ﷺ کے دو میم محبیت اور محبوب کی طرف اشارہ ہیں۔ اس مقدس مقام میں خاص طرز پر فنا و بقا حاصل ہوتی ہے اور سرور دین و دنیا ﷺ کے ساتھ ایک خاص قسم کا اتحاد میسر ہو جاتا ہے اور رفع توسط کے معنیٰ۔ اکابر اولیاء اس کے قائل ہوئے ہیں یہاں ظاہر ہوتے ہیں اور تابع متبوع کے رنگ میں ایسی مشابہت پیدا کر لیتا ہے گویا ہر دو ایک ہی چشمے سے پانی

پیتے ہیں اور دونوں ہم آغوش وہم کنار ہیں اور دونوں ایک ہی بستر سے ہیں اور شیر و شکر ہیں۔ اور اس درجہ محبت آں سرور علیہ ﷺ سے پیدا ہو جاتی ہے کہ امام طریقہ حضرت مجدد الف ثانی کے اس قول کے معنی ظاہر ہوتے ہیں کہ: "میں خدائے عز وجل کو اس لیے دوست رکھتا ہوں کہ وہ محمد ﷺ کا رب ہے۔ اس مقام میں سالک کو اپنے تمام دینی و دنیوی امور اور ہر حرکت وسکون میں محبوب رب العالمین سید الانبیا علیہ ﷺ کے اتباع سے کامل رغبت ہو جاتی ہے۔ کثرت درود ترقی بخشتا ہے۔

مرتبہ حقیقت محمدی علی صاحبہا الف الف تحیہ ظہور اول ہے اور اس کو حقیقۃ الحقائق بھی کہتے ہیں اس لیے کہ یہ تمام حقائق خواہ وہ حقائق انبیاء ہوں یا حقائق ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام اس کے لیے ظل کی مانند ہیں۔

حقیقت محمدی کے بعد سالک کی ترقی دائرۂ حقیقت احمدی میں ہوتی ہے۔ اس مرتبہ میں مراقبہ اس طرح کرے کہ وہ ذات جو حقیقت احمدی کا منشاء ہے، میری ہیئت وحدانی پر فیض رساں ہے۔ اس مقام بلند میں نسبت سابقہ غلبہ انوار کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے اور عجیب وغریب کیفیت پیدا ہوتی ہے جو بیان کرنے اور لکھنے سے باہر ہے۔ محبوبیت ذاتی اس مقام پر منکشف ہوتی ہے۔ محبوبیت ذاتی کا مطلب یہ ہے کہ صرف ذات سے قطع نظر صفات سے محبت کی جائے محبوبیت صفاتی کے سلسلہ میں پہلے گزر چکا ہے کہ محبوب کے چند صفات ہوتے ہیں جن کی وجہ سے محبت کی جاتی ہے۔ البتہ یہ امر ذوقی ہے، جب تک ذوق نہ ہو یہ امر حاصل نہیں ہوتا۔

اب بطور وضاحت مقام حضرت قیوم ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات سے چند سطور تحریر کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے پیغمبر علیہ ﷺ دو ناموں کے ساتھ ہیں اور آپ کے دونوں اسمائے مبارکہ قرآن مجید میں ذکر کیے گئے ہیں۔ محمد رسول اللہ اور اسم احمد۔ اور ان دونوں مبارک ناموں کی ولایت علیحدہ علیحدہ ہے۔ ولایت محمدی

اگر چہ حضور ﷺ کے مقام محبوبیت ہی سے پیدا ہوئی ہے مگر اس جگہ آپ ﷺ کی محبوبیت محض محبوبیت نہیں ہے، محبت سے بھی میل رکھتی ہے، اگر چہ یہ میل اصالتاً ثابت نہ ہو، لیکن مقام محبوبیت محضہ کو مانع ہے۔

اور ولایت احمدی نری محبوبیت ہے کہ اس میں محبت کا شائبہ بھی نہیں اور یہ ولایت پہلی ولایت سے مطلوب سے نزدیکی کے اعتبار سے ایک مرحلہ آگے ہے، اور محبّ کے لیے مرغوب تر ہے، کیونکہ محبوب اگر چہ محبوبیت تام رکھتا ہے اور استغناو بے نیازی اس کی کامل تر ہوتی ہے، محبّ کی نظر میں زیادہ زیبا اور زیادہ رعنا ہوتا ہے اور اکثر محبّ کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اسے والہ و فریفتہ بناتا ہے۔

اور اس مصیبت و بلا سے مراد عشق کا افراط ہے کہ محبوب خود عاشق ہے، سبحان اللہ اسم احمد کی کیا شان ہے کہ کلمہ مقدسہ احد سے اور حرف میم کے حلقہ سے جو اسرار الٰہی کے غوامض سے ہے مرکب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عالم بے چوں میں گنجائش نہیں رکھی کہ عالم چوں میں سرِ مکنون کی تعبیر بغیر حلقہ میم کے سما سکے، اگر گنجائش ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ تعبیر فرماتے۔

وہ احد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور حلقہ میم طوقِ عبودیت ہے کہ بندہ کو مولا سے متمیز کرتا ہے، پس بندہ وہی حلقہ میم ہے اور لفظ احد اس کی تعظیم کے لیے اور اظہارِ خصوصیت کے لیے لایا گیا، فصلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم۔

سوال: مشائخ نے فنا و بقا کا جو ذکر فرمایا اور ولایت کو اس کے ساتھ مربوط فرمایا تو اس کا کیا مطلب ہے اور جو فنا و بقا تعین محمدی کے سلسلہ میں ذکر کی گئی۔ اس کے کیا معنیٰ ہیں؟

جواب: وہ فنا و بقا جس سے تھ ولایت مربوط ہے، شہود کی فنا و بقا ہے۔ اگر فنا زوال ہے تو باعتبار نظر ہے۔ اور اگر بقا اثبات ہے تو وہ بھی باعتبار نظر ہے۔ وہاں صفات

بشری کا پوشیدہ ہو جانا مراد ہے۔ نہ کہ زوال۔ اور تعین کا فنا ایسا نہیں بلکہ اس میں صفات بشری کا زوال وجودی محقق ہوتا ہے۔ اور جسد سے تکوینی روح کا انخلا ہے۔

اور تعین کے بقا میں بھی بندہ اگرچہ حق نہیں ہو جاتا اور نہ بندگی کے دائرہ سے نکل جاتا ہے بلکہ حق سے بہت زیادہ نزدیک ہو جاتا ہے اور بہت زیادہ معیت پیدا ہو جاتی ہے اور اپنے آپے سے اتنا دور ہو جاتا ہے کہ اس سے احکام بشری سلب ہو جاتے ہیں۔

مرتبہ حقیقت احدی طے کرنے کے بعد ''حُب صرف'' کا مقام آتا ہے اس جگہ مراقبہ ذات ''جو حب صرف'' کا مقام آتا ہے اس جگہ مراقبہ ذات جو حب صرف کا منشاء ہے کرتے ہیں۔ اس مقام میں کمال بلندی اور بے رنگی لازمی امر ہے، ذات مطلق اور لاتعین کے بہت قریب ہونے کی وجہ سے کیونکہ سب سے پہلی چیز محبت ہے جو کہ ذاتِ مطلق سے ظہور پذیر ہوئی یہی محبت منشاء ظہور و مبداء تخلیق مخلوقات ہے حدیث قدسی ہے:

كُنْتُ كَنْزاً مَخْفِياً — میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا،

فاحببت ان اُعرف — میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں،

فخلقت الخلق لان اُعرف — تو میں نے مخلوق کو پیدا کیا تاکہ میں پہچانا جاؤں۔

ہمارے اس مدعا پر نصِ قطعی ہے اور اصل میں حقیقت محمدی یہی ہے اور جو پہلے بیان ہوئی وہ اس کا ظل ہے۔ حدیث قدسی ہے:

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ وَ لَوْلَاکَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَةَ — محمد ﷺ اگر آپ نہیں ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہیں کرتا اور اگر آپ نہیں ہوتے میں اپنی ربوبیت کو ظاہر نہیں کرتا۔

میں بھی اسی امر کی طرف اشارہ ہے (خوب سمجھ لو اور کوتاہی کرنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ) یہ مقام حضرت سید الاولین والآخرین ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے، دوسرے انبیاء علیہ السلام کے حقائق اس جگہ نہیں پائے جاتے اس کے بعد مقام ''لاتعین'' اور حضرت

ذات کے اطلاق کا مرتبہ ہے کہ قدم کے لیے وہاں جولانی کی گنجائش نہیں یعنی سیر قدمی نہیں ہے۔ سیر نظری البتہ موجود ہے اور چونکہ حضرت ذات کی کوئی انتہا نہیں نظر عاجز حیران اور سرگردان ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

دامانِ نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار
گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد

یہ مقام بھی حضور سید کائنات علیہ الصلاۃ والتسلیمات کے ساتھ خاص ہے، اس جگہ مراقبہ اس ذات کا جو تعینات سے بری ہے کرتے ہیں۔

یہ ہے مختصر طور پر مقامات کا بیان۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے حضرت مجدد الف ثانیؒ کو سرفراز اور ممتاز فرمایا اور ایک نیا طریقہ عنایت فرمایا: ذلک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء و اللّٰہ ذو الفضل العظیم۔

حضرت مجدد الف ثانی اور آپ کے عظیم فرزندوں اور آپ کے بلند مرتبہ خلفاء نے بڑے علماء اور عقلاء اور ارباب دانش و بینش کے ایک جہان کو ان مقامات قرب سے بہرہ ور اور کامیاب بنایا ہے۔

خلد نگاہِ شوق درِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہے

عاصی ہوں بخش دینے کو اس نے کہا تو ہے
جنت مجھے ملے نہ ملے آسرا تو ہے

دریائے معصیت میں نہ ڈوبوں گا میں کبھی
کشتی میری شکستہ سہی ناخدا تو ہے

مقبول وہ کرے نہ کرے میری بندگی
در پہ سرِ نیاز ہمارا جھکا تو ہے

پچھلے پہر کی بات ہے شاید قبول ہو
دل نے تڑپ تڑپ کے کچھ ان سے کہا تو ہے

جنت تو ہاتھ سے گئی مانا مگر شکیلؔ
خلدِ نگاہِ شوق درِ مصطفےٰ تو ہے

نہر دوم

اشغال مشائخ جیلانیہ کے بیان میں ہے۔

مشائخ جیلانیہ امام طریقت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی سید ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ، کی نسبت کے حامل ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت ۴۷۱ھ میں ہوئی اور وفات شریف ۵۶۲ھ میں ہوئی۔ آپ کی عمر مبارک اکانوے سال کو پہنچی۔ آپ کی ولادت، وفات اور عمر کے سنین کے لیے فارسی کا یہ شعر بہت ہی مشہور و معروف ہے۔

سنیش کامل و عاشق تولد

۴۷۱ ۹۱

وصالش ذاں ز معشوق الٰہی

۵۶۲

واضح رہے کہ ابتدا میں اس خاندان کے ہاں طالب کو ذکر جہر متوسط کی تعلیم دی جاتی ہے۔ جس کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم ذات (۲) نفی و اثبات۔ پھر اسم ذات چار قسم کا ہے۔

قسم اول: یک ضربی ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ شد و مد اور جہر کے ساتھ قلب و حلق کی قوت سے اللہ کہے۔ پھر تھوڑا توقف کرے تاکہ سانس قرار پائے۔ پھر اسی طرح ضرب لگائے اور اسی کو معمول بنا کر اس کو ورد بنا لے۔

قسم دوم: دو ضربی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی ہیئت پر دو زانو بیٹھے اور لفظ اللہ کی پہلی ضرب دائیں زانو پر لگا کر فوراً دوسری ضرب دل پر لگائے اس میں فصل نہ

کرے، اور یہ بھی ضروری ہے کہ دونوں ضربیں پوری قوت اور شدومد سے لگائے۔ خاص کر دل پر ضرب شدت سے پڑے تاکہ دل متاثر ہو اور جمیت خاطر حاصل ہو۔

قسم سوم: سہ ضربی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ چارزانو بیٹھے اور ضرب لگائے۔ پہلی ضرب دائیں زانو پر، دوسری بائیں زانو پر اور تیسری دل پر، شدت و جہر کے ساتھ۔

قسم چہارم: چار ضربی ہے۔ اس میں بھی نشست چارزانو ہی ہوتی ہے۔ پہلی ضرب دائیں زانو پر دوسری بائیں پر، تیسری دل پر اور چوتھی اپنے سامنے۔ یہ چوتھی ضرب سب سے زیادہ شدید اور آواز کی بلندی کے ساتھ لگائے۔

دوسری قسم نفی و اثبات میں لآ الہ الا اللہ کی ضرب لگائی جاتی ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ دوزانو رو بہ قبلہ بیٹھے، دونوں آنکھوں کو بند کر کے لفظ لا کہے۔ لا کہتے وقت سانس ناف سے کھینچے اور دائیں کندھے تک لے جائے پھر الہ کہے اور اس کو اصل دماغ سے نکالے اس کے بعد الا اللہ کی ضرب شدت و قوت کے ساتھ دل پر لگائے۔ نفی کے وقت، معبودیت و مقصودیت غیر خدا کی نفی کا دھیان رکھے، اور اثبات کے کلمے کے وقت اللہ تعالیٰ کے اثبات کا تصور کرے۔

ضربات کی شرط، شدت و جہر اور مقام و مکان کی رعایت میں حکمت یہ ہے کہ آدمی ہر طرف دیکھنے، اچھی آواز سننے، دل میں خطرات و وساوس آنے اور تصورات کے معاملہ میں چونکہ مجبور ہے اس لیے مشائخ طریقہ رحمہم اللہ نے غیر کی طرف سے توجہ ہٹانے کے لیے یہ طریقے اور یہ شرائط مقرر فرمائی ہیں تاکہ خارجی خطرات سے خالی ہو کر اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف توجہ ہو جائے۔

اہل سلوک کے لیے ضروری ہے کہ فجر و عصر کی نماز کے بعد باہم یکجا ہو کر حلقہ بنالیں۔ اجتماع میں بہت سے ایسے فوائد حاصل ہوتے ہیں جو انفرادی طور پر حاصل نہیں ہوتے۔

پس جب طالب پر فکر جلی کے اثرات مرتب ہو جائیں اور وہ اپنے اندر ذکر کے نور کا مشاہدہ کر لے۔ یعنی ذوق وشوق پیدا ہو جائے، خطرات رفع ہو جائیں، طمانیت قلب حاصل ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی ماسوا کے مقابلہ میں راسخ ہو جائے تب اس کو ذکر خفی کرایا جاتا ہے۔ اور اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔

اول اسم ذات مع امہات صفات۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں آنکھیں بند کرے، ہونٹ بھی باہم ملا لے اور زبان سے اللہ سمیع، اللہ بصیر، اللہ علیم کہے، اور خیال میں ان کلمات کو اپنی ناف سے سینہ، سینہ سے دماغ، دماغ سے عرش تک کھینچ کر باہر نکالے، پھر کہے اللہ بصیر، اللہ علیم، اللہ سمیع اور اس دفعہ مقامات مذکورہ سے ان کا نزول تصور میں لائے (یعنی عرش سے دماغ، دماغ سے سینہ، سینہ سے ناف، یہ پورا ایک دور ہوا۔ اور اس کو اسی طرح بعد میں کرتا رہے۔ اس طائفہ کے بعض بزرگ اللہ قدیر کو بھی ان کلمات کے ساتھ شامل کرتے ہیں۔

دوسری قسم نفی واثبات ہے۔ جس کا طریقہ اوپر بیان ہوا۔ ایک اور طریقہ اس کا یہ ہے کہ سالک کو اپنے سانسوں کی آمد ورفت پر دھیان رکھنا چاہئے۔ جب سانس باہر آئے تو بزبان قلب لا الہ کہے اور جب سانس اندر جائے تو الا اللہ کہے۔ اکابر صوفیہ رحمۃ اللہ علیہم اس کو پاس انفاس کہتے ہیں۔ خطرات ووساوس وتصورات کو دور کرنے میں عظیم الخاصہ ہے۔ پس جب طالب پر ذکر خفی کے آثار ظاہر ہونے لگیں اور اپنے باطن میں اس ذکر کے نور کا مشاہدہ کرنے لگے تو اس کو مراقبہ کا حکم فرماتے ہیں اور اس کے اثر ظاہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ شوق وغلبہ محبت اور ہمت تمام فکر کی سمت میں پیدا ہو اور اللہ تعالیٰ کی بزرگی اور اس کی طلب حاوی ہو جائے، سکوت میں مزہ ملے۔ گفتگو اور مشاغل دنیاوی سے طبیعت بھاگنے لگے۔

جاننا چاہیئے کہ مراقبہ مادہ ترقب سے مشتق ہے جس کے معنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے

فیض کا انتظار کرنے کے ہیں۔ مراقبہ کی چند قسمیں ہیں۔ پہلے اس کے معنی کلی کا ذکر کرتا
ہوں تا کہ اپنے تمام جزئیات پر صادق آئے اور وہ یا تو آیت کلمہ کا زبان سے تلفظ کرنا ہے
۔ دل میں اس کا خیال جمانا اور اس کے معنی کو اچھی طرح سمجھ میں بٹھا لینا ہے۔ اس کے بعد
ن معانی کی کیفیات اور اس کے مصداق کا تصور کرنا۔ پھر دل کو یکسو کر کے صورۃ معہودہ پر
س طرح توجہ جمائے کہ دل میں اس خاص صورت کے سوا کسی اور چیز کا گزر نہ ہو۔ تا آنکہ
س صورت کا استغراق متحقق ہو جائے اور اس کے ماسوا سے ذہن خالی ہو جائے، مراقبہ کی
صل یہ حدیث شریف ہے:

"ان تعبد اللّٰہ کانک تراہُ فان لم تکن تراہُ فانہٗ یراک" ہے۔

پس سالک یا تو اللہ حاظری، اللہ ناظری، اللہ معی کا دل میں خیال لائے اور اللہ
تعالیٰ کے حاظر و ناظر ہونے یا اس کی معیت کا جہت و مکان کے تنزیہ کے ساتھ تصور کرے تا
۔ اس تصور میں استغراق پیدا ہو۔

یا آیت شریف ۞ و ھو معکم اینما کنتم ۞ (تم جہاں بھی ہو وہ تمھارے
ساتھ ہے) کے مفہوم کو لحاظ میں رکھے اور حالت قعود و قیام، خواب و بیداری، خلوت و
جلوت میں اللہ تعالیٰ کی معیت کا تصور کرے، یا ان آیات کے الفاظ زبان پر جاری رکھے۔

۞ اینما تولوا فثم و جھہ اللّٰہ ۞ (تم جدھر بھی منہ پھیرو ادھر ہی اللہ ہے)

۞ اولم یعلم بان اللّٰہ یری ۞ (وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے)

۞ نحن اقرب الیہ من حبل الورید ۞ (ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ
قریب ہیں)

۞ و اللّٰہ بکل شئی محیط ۞ (اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے)

۞ ان معی ربی سیھدین ۞ (مرا رب مرے ساتھ عنقریب راستہ دکھا دے گا)

۞ ھو الاول الآخر و الظاھر و الباطن ۞ (وہی اول وہی آخر وہی ظاہر

وہی باطن)

یہ تمام مراقبات مذکورہ اللہ تعالیٰ سے تعلق خاطر کے لیے مفید ہیں۔

ہاں وہ مراقبے جو قطع علائق، تجرد تام، سکر وصحو کے لیے مفید ہیں ان کے مجملہ آیت ﴿ کل من علیھا فان و یبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام ﴾ کا مراقبہ ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نفس کو مردہ تصور کرے اور دل سے غائب جانے اور سمجھے کہ اس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلا جا رہا ہے۔ آسمان کو تتر بتر اور ٹوٹا پھوٹا تصور کرے اور خیال کرے کہ نہ اب اس کی وہ ترکیب رہی نہ صورت۔ اور یہ تصور کرے کہ بس اللہ تعالیٰ ہی باقی وموجود ہے۔ اس مراقبہ کی اتنی مشق کرے کہ اس کا نتیجہ جو محویت ہے، حاصل ہو جائے۔

اسی آیت ﴿ ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم ﴾ (جس موت سے تم بھاگتے پھر رہے ہو وہ تم کو پکڑ کر رہے گی) اور ﴿ اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ ﴾ (تم جہاں بھی ہو موت تم کو پکڑ لے گی چاہے بلند ومضبوط برجوں ہی میں کیوں نہ جا چھپو) کا مراقبہ ہے۔

پس جب سالک پر مراقبہ کے فوائد ظاہر ہو جائیں اور اس کے انوار کا مشاہدہ کرنے لگے تو اسے توحید افعالی سبق دیتے ہیں۔

واضح رہے کہ جناب سید المرسلین ﷺ نے دو چیزوں کی ترغیب وتاکید فرمائی ہے۔ ایک ذکر اللہ کہ اس سے زبانی ذکر مراد ہے۔ اور دوسرے فکر کہ اس سے مراقبہ مراد ہے۔ اور مشائخ طریقت نے سالک کی ترقی از ذکر تا سوئے فکر میں آسانی کے لیے ذکر خفی استنباط فرمایا ہے۔

بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم نے آنے والے واقعات کے معلوم ہونے کے لیے تجربہ کیا اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ طالب غسل کر کے عمدہ لباس جو اس کے پاس ہو، پہنے اور خوشبو لگائے، اور خلوت میں معتکف ہو کر بیٹھے۔ اور قرآن شریف کھلا اپنے دائیں طرف

ہے، دوسرا بائیں، تیسرا سامنے، چوتھا پیچھے، اور پھر پوری توجہ اور یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ فلاں واقعہ کا انکشاف فرمادے۔ اب اسم ذات کا ورد بغیر آنکھیں بند کیے اس طور کرے کہ ایک ضرب دائیں طرف کے قرآن پر، دوسری بائیں طرف والے پر، تیسری سامنے والے پر اور چوتھی پیچھے والے پر لگائے، تا آنکہ اسے اپنے دل میں انشراح اور نور محسوس ہونے لگے۔ خلوت میں ایک ہفتہ تک اس شغل پر مواظبت کرنے سے واقعہ مطلوبہ کے متعلق کشف یقیناً ہو جائے گا۔ بعض مشائخ نے شغل مذکورہ میں قرآن شریف کی بے ادبی سمجھ کر پسند نہیں کیا، اس کے بجائے اسمائے الٰہیہ یَا عَلِیْمُ، یَا مُبِیْنُ، یَا خَبِیْرُ کا ذکر بشرائط مذکورہ بتایا ہے، جیسا کہ میں اس کا ذکر یک ضربی یا سہ ضربی کے تحت کر چکا ہوں واللہ اعلم۔

مشائخ رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ انھیں شروط مذکورہ کے ساتھ ہم نے کشف ارواح کا تجربہ کیا کہ دائیں طرف "سبوح" کی، بائیں طرف "قدوس" کی، آسمان کی طرف "رب الملائکہ" کی اور قلب پر "والروح" کی ضرب لگائی جائے۔

کار مشکل کی برآری کے لیے شرائط مذکورہ کے ساتھ رات کے وقت جس قدر پڑھ سکے نوافل پڑھے۔ اس کے بعد دائیں جانب یا حیُ بائیں طرف یا وھاب کی ضرب لگائے اور ہزار مرتبہ ایسا کرے۔

انشراح قلب اور بلیات کے دفعیہ کے لیے اللہ کی ضرب دل پر لگائے اور "لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیّ" کی دائیں جانب اور "القیوم" کی بائیں جانب لگائے۔

جب اللہ تعالیٰ سے کسی مریض کی شفایابی، یا بھوک کے دفعیہ اور وسعت رزق یا قہر دشمن کی دعا مانگنا چاہے تو اسمائے الٰہیہ میں سے مناسب حال نام تلاش کرے۔ اور اس اسم کا دوضربی، تین ضربی یا چار ضربی ذکر کرے، یَا شَافِیُ، یَا صَمَدُ، یَا رَزَّاقُ، یَا مُذِلُّ وغیرہ وغیرہ، واللہ اعلم۔

نہر سوم

اشغال واذ کار چشتیہ کے بیان میں

حضرات چشتیہ امام طریقت حضرت خواجہ جہاں ،قطب ہندوستان سید معین الدین حسن چشتی رضی اللہ عنہ، کی طرف منسوب ہیں۔

خواجہ صاحب نے بیان فرمایا کہ:

امیر المومنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ، حضور ﷺ کی خدمت حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جو راستہ اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ قریب کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ افضل اور بندگان خدا کے لیے زیادہ آسان ہو مجھے وہ بتائیے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: خلوت میں ذکر کی کثرت اختیار کرو۔عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کس طرح ذکر کروں ۔ارشاد فرمایا اپنی دونوں آنکھیں بند کرو اور میں جو کہتا ہوں سنو۔ پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ لا الہ الا اللہ فرمایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، سنتے رہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین بار لا الہ الا اللہ کہا اور حضور ﷺ نے سماعت فرمایا۔

پھر حضرت علی نے یہ ذکر حسن بصری کو تلقین فرمایا اور انھوں نے حضرت عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ کو اس طرح تعلیم فرمایا اور ہم تک اسی طرح پہنچا۔

پس جب شیخ مرید کو ذکر کی تلقین کرنا چاہتا ہے تو مرید کو روزہ رکھنے کا حکم دیتا ہے اگر جمعرات کا دن ہو تو بہتر ہے۔اور استغفار و درود، گیارہ گیارہ بار پڑھنے کو کہتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ﴿ فاذکروا واللہ قیاما و قعودا و علی جنو بھم ﴾ فرمایا ہے۔اس لیے اس معاملہ میں ایسی کوشش کرو کہ تم پر کوئی ایسا وقت نہ گزرے کہ تم ذاکر نہ ہو۔

اور معلوم کرو کہ تمہارا قلب بائیں پستان کے نیچے دو انگل کے فاصلہ پر ہے جس کی شکل گل صنوبر کی سی ہے۔ اور اس کے دو دروازے ہیں۔ ایک فوقانی، ایک تحتانی۔ اور فوقانی دروازہ کھلنا ذکر جہری پر موقوف ہے اور تحتانی دروازہ کا ذکر خفی پر۔ جب ذکر جہر کا ارادہ ہو تو چارزانو بیٹھو اور رگ کیماس کو دائیں پاؤں کے انگوٹھے اور اس کے برابر والی انگلی سے پکڑو۔ رگ کیماس ایک رگ کا نام ہے جو زانو کے اندر ہوتی ہے، اس رگ کا بطریق مذکورہ پکڑنا خطرات ووساوس کی نفی کے لیے مفید ہے اور قلب کو حرارت بخشتا ہے۔ رو بہ قبلہ بیٹھو اور لا الہ الا اللہ اندرون قلب پوری قوت اور شدومد سے کہو، حرف لا کو ناف سے کھینچ کر سیدھے کندھے تک لاکر باہر نکالو اور لفظ اِلٰہ کو اصل دماغ سے اور اپنے تصور میں یہ اشارہ کرو کہ ماسوا اللہ کی دوستی کو اپنے اندر سے نکال کر باہر پھینکتا ہوں اور پس پشت ڈالتا ہوں، اِلٰہ پر سانس نہ توڑو بلکہ شدت وقوت کے ساتھ الا اللہ کی ضرب دل میں لگاؤ۔ مبتدی غیر خدا کی معبودیت کی نفی کا لحاظ کرے اور متوسط، نفی مقصودیتِ غیر خدا، اور منتہی غیر خدا کے وجود کی نفی کا لحاظ کرے۔

اس ذکر کی شرط اعظم اپنی جمعیت کو جمع کرنا اور کلمہ طیبہ کے معنی کو سمجھنا ہے ذکر جہر کرنے والے کے لیے مناسب ہے کہ کم طعام نہ کرے، چوتھائی معدہ کا خالی رکھنا کافی ہے، اور روغنیات کا استعمال بھی ضروری ہے تاکہ دماغی خشکی لاحق نہ ہو۔

جب پاس انفاس کرنا چاہے تو چاہیئے کہ اپنے نفس کی آمد وشد سے ہوشیار اور بیدار رہے۔ جب سانس باہر کی طرف آئے تو لا الٰہ کہے اور اپنے خیال سے محبت ماسوئ اللہ کو اپنے باطن سے باہر نکال پھینکے اور جب سانس اندر جائے تو الا اللہ کہے اور خیال کرے کہ اپنے دل کے اندر محبت الٰہی ڈال رہا ہوں۔

مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں سلوک کا رکن اعظم مرید کے قلب کا ربط قلب شیخ سے باعتبار محبت وتعظیم کے ہے، اور شیخ کی صورت کا تصور ہے۔ جب طالب کا

باطن نور ذکر سے مزین ہو جائے تو مراقبہ کا حکم کرے، کہ ان کلمات اللّٰہ حاضری، اللّٰہ ناظری، اللّٰہ معی یا آیت ﴿ انہ بکل شئی محیط ﴾ کا مراقبہ دل یا زبان سے کرے۔ یا اللہ تعالیٰ کو اپنے اور قبلہ کے درمیان حاضر تصور کرے اور مشاہدہ کرے۔

جو سالک چلہ کرنا چاہے اسے چند امور کی رعایت کرنا ضروری ہے۔

ہمیشہ روزہ سے رہے، ہر وقت قیام میں رہے، کم کھائے، کم بولے، کم سوئے اور لوگوں سے میل جول کم کرے۔ بیداری اور سوتے وقت تک ہر وقت با وضو رہے، اپنے قلب کو شیخ کی محبت اور احترام کے ربط سے مربوط رکھے، غفلت اپنے اوپر حرام کر لے۔ جب جائے اعتکاف میں دایاں پاؤں رکھے تو اعوذ اور بسم اللّٰہ پڑھ کر تین مرتبہ سورہ والناس پڑھے، اور جب بایاں پاؤں رکھے تو کہے:

"اَللّٰھُمَّ اَنْتَ وَلِیِّ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃ کن لی کما کنت لمحمَّدٍ صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسلّم و ارزقنی بمحبتک. اَللّٰھُمَّ ارزقنی حبّک و اشغلنی بجمالک و اجعلنی من المخلِصِیْن. اَللّٰھُمَّ مہ نَفْسِی بجذبات ذاتک یا اینس من لا اینس لہٗ. رب لا تذرنی فردا و انت خیر الوارثین"

اور مصلّے پر کھڑے ہو کر اکیس بار پڑھے: "اِنِّیْ وجھت وجھی للذی فطر السّمٰوٰات وَ الارضِ حنیفاً و ما انا من المشرکین." اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد آیت الکرسی اور دوسری میں آمن الرسول پڑھے۔ سلام کے بعد طویل سجدہ کرے اور خوب توجہ سے دل لگا کر دعا کرے۔ اور پانچ صد مرتبہ یا فتاح پڑھے، پھر مذکورہ بالا اذکار میں مشغول ہو جائے۔

مزارات پر حاضری دینے والوں کے لیے خصوصی طور پر کہا گیا ہے جب کہ مقبرہ میں داخل ہوں تو مقبرہ میں دو رکعت کے اندر انا فتحنا پڑھیں اور میت کی طرف متوجہ ہو کر

بیٹھ جائیں۔سورہ ملک پڑھیں، تکبیر و تہلیل کہیں اور گیارہ مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر میت کے نزدیک ہوکر اکیس بار یارب کہیں۔اس کے بعد کہے، اے روح آسمان کی طرف اڑو، اے روح الروح مرے قلب میں ضرب لگاؤ تاکہ انشراح اور نور پیدا ہو، پھر اس فیض کا انتظار کرے جو صاحب قبر کی جانب سے ترے دل تک پہنچے۔

سخت مشکل کے وقت حضرات چشتیہ کے ہاں صلوٰۃ کُنْ فَیَکُون کا معمول ہے جو بدھ، جمعرات اور جمعہ کی رات کو پڑھی جاتی ہے۔دو رکعت نماز نفل کی نیت کرے۔پہلی رکعت مین سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورۃ اخلاص سو بار اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ سو بار اور سورۃ اخلاص ایک بار۔سلام کے بعد سو بار کہے ''اے دشواریوں کو آسان کرنے والے اور اے تاریکیوں کو روشن کرنے والے۔''

اور سو بار درود شریف پڑھے اور حضور قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے، تیسری رات نماز اور دعا سے فارغ ہو کر سر ننگا کرے اور گریہ و زاری کے ساتھ اپنے مطلب کی دعا پچاس مرتبہ کہے، انشاء اللہ دعا مستجاب ہوگی۔

نہر چہارم

اصطلاحات طریقت کا بیان جو حضرات نقشبندیہ کے ہاں رائج ہیں

سلسلہ نقشبندیہ خواجہ خواجگان پیران پیر امام طریقت و شریعت و حقیقت، مرکز دائرہ ولایت ومعرفت قطب المحققین حضرت خواجہ بہاء الدین محمد بن البخاری مشہور بہ شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ آپ نسبا سید ہیں اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت محرم ۷۱۸ھ میں ہوئی۔ اور وفات شب دو شنبہ ۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ میں ہوئی۔

کسی نے کہا، خواجہ نقشبند رکاوٹ دور کرنے والے ہیں، مرید کے دل سے غیر کا نقش مٹا دیتے ہیں۔

طریقہ مجددیہ جس کا ذکر نہر اول میں کیا گیا ہے۔ نقشبندیہ طریقہ کے اصول پر مبنی ہے۔ وہ اصول وقوف قلبی اور مبداء فیاض کے ساتھ توجہ، خطرات کی نگہداشت، شیخ مقتدا کی صحبت کے التزام اور دوام ذکر پر مشتمل ہیں اور ان کی شرائط کے مطابق ذکر کی اقسام کا وہاں ذکر ہو چکا ہے۔

اب بعض وہ کلمات جن پر طریقہ نقشبندیہ کی بنیاد رکھی گئی ہے، بیان کرتا ہوں۔ غور وتوجہ سے سنیے۔ وہ کلمات یہ ہیں: ہوش در دم۔ نظر بر قدم۔ سفر در وطن۔ خلوت در انجمن۔ یاد کرد۔ باز گشت۔ نگہداشت اور یادداشت۔ یہ آٹھ کلمات حضرت خواجہ جہاں مولانا عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہیں۔ ان میں تین کلمات وقوف زمانی، وقوف قلبی اور وقوف عددی کا اضافہ شاہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ

نے فرمایا ہے۔

ہوش دردم کا مطلب یہ کہ سالک ہر آن اپنے نفس کے متعلق بیدار رہے اور یہ دیکھتا رہے کہ اس کا نفس ذاکر ہے یا غافل ہے اور اس کو بتدریج دوام حضوری تک پہنچاتا رہے۔ یہ صورت مبتدی سالک کے لیے مفید ہے۔ متوسط کو چاہیے کہ وہ ہر لحظہ اپنے نفس کی ٹوہ میں رہے۔ مثلاً ہر گھڑی بعد دیکھے کہ اس میں غفلت تو داخل نہیں ہوگئی۔ پس اگر غفلت موجود پائے استغفار کرے اور آئندہ اس کے ترک کا قصد کرے اور اس طرح لحاظ کرتا ہوا دوام حضوری پر فائز ہو اور اخیری معنی وقوف زمانی کے ہیں جس کو شاہ نقشبندؒ نے استخراج فرمایا۔ اس لیے کہ متوسط کو علمی کیفیت کا علم ہر وقت فکرمند بنائے رکھتا ہے اور توجہ الی اللہ میں اس کی استغراقی کیفیت ایسی ہوتی ہے کہ اس توجہ کا علم اس میں مانع نہیں ہوتا۔

اور نظر بر قدم کا مطلب یہ ہے کہ سالک کو چاہئے چلتے وقت نظر پاؤں پر رکھے اور بیٹھنے کی حالت میں اپنے سامنے دیکھے، دائیں بائیں نظر ڈالے اس سے بہت بڑا نقصان ہوتا ہے اور مقصد میں رکاوٹ پڑتی ہے، اور یہی حکم اس کی طرف کان لگانے کا ہے کہ لوگوں سے بات چیت اور قصص و حکایات سے بھی پرہیز کرنا چاہیے اور یہ معنی مبتدی کے حسب حال ہیں اور منتہی کے حسب حال یہ ہے کہ اپنے حال پر غور کرے کہ انبیاء علیہم السلام میں سے کون سے نبی کے قدم پر ہے۔ اس لیے کہ بعض اولیاء زیر قدم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے ہیں اور ان کو محمدی المشرب کہا جاتا ہے، بعض بر قدم حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام ہوتے ہیں اور آدمی المشرب کہلاتے ہیں۔ بعض دوسرے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زیر قدم ہوتے ہیں اور ان کا نام ابراہیم المشرب ہوتا ہے، ایک گروہ موسیٰ علیہ السلام کے زیر قدم سر رکھے ہوئے ہے اور موسیٰ المشرب اس کا لقب ہے۔ ایک گروہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تحت قدم ہونے کے سبب عیسوی المشرب کہلاتا ہے۔

پس جب سالک اپنے متبوع کو پہچان لے گا تو اس کے حالات و واقعات متبوع

کے واقعات کے مناسب ہوں گے۔

سفر دَر وَطن سے مراد بشریہ صفات سے صفاتِ ملکیہ کی طرف ہر وقت انتقال کرتے رہنا ہے۔ سالک کو چاہیے کہ اپنے نفس میں سے اس بات کا پتہ لگائے، کہ اس میں غیر کی محبت باقی ہے یا نہیں، اگر موجود پائے تو توبہ کرے اور سمجھ لے کہ میرے لیے یہ بت ہے۔ کلمہ لآ سے اس کی نفی کرے اور الا اللہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت کا اثبات کرے۔

سالک پر یہ بھی واجب ہے کہ اپنے دل کا جائزہ لے۔ اگر اس میں کسی جانب سے بغض، عداوت، یا کینہ ہو تو اس کلمہ کی مداومت سے دور کرے۔

خلوت دَر انجمن کا مطلب یہ ہے کہ سالک کا دل ہر وقت ہر حال میں خدا تعالیٰ کے ساتھ مشغول رہے اور ہر وقت اللہ کی طرف متوجہ رہے۔

اس ماہ وش کی طرف سے پلک جھپکنے کی مدت کے لیے بھی غافل نہ ہو، شاید کسی وقت توجہ کرے اور تم متوجہ نہ ہو۔ اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ صوفی خلق میں گھلا ملا بھی ہے اور ان سے دور بھی ہے۔ باعتبار ظاہر تو وہ ان میں ملا جلا نظر آتا ہے مگر باطن کے اعتبار سے ان سے جدا رہتا ہے۔

چنانچہ خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ، فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کی آیت ﴿ رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله ﴾ میں اسی طرف اشارہ ہے۔ حق یہ ہے درویشوں کا لباس پہن کر ہر وقت اللہ تعالیٰ سے لو لگانے میں ظاہری طور پر مشغول رہنے میں اکثر ریا اور دکھلاوے کا شبہ ہوتا ہے اس لیے بہتر ہے کہ اپنا لباس علماء و صلحاء کا سا رکھے اور دلی طور پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے۔

حضرت خواجہ عزیزاں علی رامتنی فرماتے ہیں۔

اندرونی چیزوں کی خبر رکھو، بیرونی اور ظاہری چیزوں پر توجہ نہ دو، ایسی توجہ اور روش جہاں میں کم پائی جاتی ہے۔

یاد کرد کا مطلب ذکر اللہ سے ہے۔ وہ ذکر اسم ذات کا ہو یا نفی و اثبات کا جیسا کہ نہر اوّل میں تفصیلاً مذکور، ہوا ہے۔ کیونکہ ذکر ہی فنا و بقاء کا موجب ہے اور ذکر ہی خدا تک پہنچاتا ہے۔

﴿ و اذکرو اللہ کثیراً لعلکم تفلحون ﴾ ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جس سے اس مدعا کی تصدیق ہوتی ہے۔

بازگشت کا مطلب یہ ہے کہ کچھ دیر ذکر کر کے حق اللہ تعالیٰ سے دعا و مناجات کرے کہ الٰہی میرا مقصود تو اور تیری رضا ہے۔ تیری خاطر میں نے دنیا و آخرت ترک کر دی، تو اپنی نعمت مجھ پر تمام فرما۔ اور اپنی جناب میں وصول تام عطا فرما۔ ذکر میں یہ بہت بڑی شرط ہے، اس سے ہرگز تغافل نہ کریں کہ بڑی فائدہ کی بات ہے۔

نگہداشت سے خطرات و وساوس اور تصورات کی ادھیڑ بن سے اپنے دل کی حفاظت کرنا مراد ہے۔ سالک کو چاہیے کہ بیدار و ہوشیار رہے۔ دل میں خطرات و وساوس گزر کرنے نہ پائیں کہ اندر جا کر گھر کر لیں، اور ازالہ میں مشکلات پیش آئیں۔ یہ طریقہ اختیار کرنا ملکہ جمعیت و طمانیت ہے اور جب ملکہ جمعیت حاصل ہو جائے یعنی قلب سے خطرات کا بالکل استیصال ہو جائے تو فنائے قلب حاصل ہو جاتی ہے۔ البتہ دماغ پیچھ نہ کچھ اثر تا رہتا ہے۔ فنائے نفس کے بعد دماغ سے بھی یہ کیفیت زائل ہو جاتی ہے۔

یہ خیال کرنا کہ خطرہ ادراک میں بھی کہیں سے نہ آئے۔ حیرت کی بات ہے خطرہ کا بالکلیہ مٹ جانا اصل عقل کے نزدیک معقول نہیں۔ لیکن خدا کے دوستوں کے طریقے عقل و نظر سے ماوراء ہوتے ہیں۔ جیسا کہ مولانا روم فرماتے ہیں (اس لیے ان کی حالت پر اپنے کو قیاس نہ کرے)۔

پاکباز حضرات کے کاموں کو اپنے کاموں پر قیاس نہ کرو۔ اگر چہ شیر و شیر کا املا ایک ہے (مگر معنیٰ و حقیقت میں بڑا بعد ہے)۔

واضح رہے کہ فنا چار قسم کی ہوتی ہے:

اوّل: فناءِ خلق کہ خدا کے ماسوا سے امید و بیم بالکل نہ رہے۔

دوم: فنائے ھوا کہ دل میں خدا کی خواہش کے سوا کوئی آرزو نہ رہے۔

دیدہ و دل کی تسکین کس طرح کروں کہ ہر وقت دل و دیدہ تیری طلب و خواہش کرتے رہتے ہیں۔

سوم: فنائے ارادہ کا کہ سالک سے ارادہ و خواہش کی صفت ہی زائل ہو جائے۔ جیسا کہ مردہ سے زائل ہو جاتی ہے۔

چہارم: فناءِ فعل کہ "بی یبصر" (میرے ساتھ دیکھتا ہے)، "بی یسمع" (میرے ساتھ سنتا ہے)، "بی ینطق" (میرے ساتھ کلام کرتا ہے)، "بی یبطش" (میرے ساتھ پکڑتا ہے)، "بی یمشی" (میرے ساتھ چلتا ہے)، "بی یعقل" (میرے ساتھ سوچتا ہے) کی کیفیت جلوہ گر ہو جائیں۔

حق تعالیٰ کا علم صوفی کے علم میں گم ہو گیا۔ مگر لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں بیٹھتی۔

تو یہ، انابت، زہد، قناعت، ورع، صبر، شکر، توکل، تسلیم اور رضا، ان دس مقامات کے حصول کے بغیر مقام ولایت پر فائز ہونا تصور ہی میں نہیں آتا۔ گو بالاجمال سہی مگر حصول ضروری ہے۔ جیسا کہ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں ہے۔ اس لیے کہ تفصیل مذکورہ کے مطابق اس خاندان میں نسبت اجمالی و جذبی ہے۔

اور دوسرے سلسلوں کی سیر سلوکی ہے اور سیر سلوکی بہت تفصیلی ہوتی ہے۔

یادداشت کے معنی ہیں کہ الفاظ و تخیلات سے خالی، توجہ اللہ تعالیٰ کی ذات بیچوں و چگوں کی طرف اور سچی بات یہ ہے کہ ایسی توجہ فناء تام اور بقاء کامل کے بعد ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

وقوف زمانی کی تعریف ہوش در دم کے ذیل میں بیان کی جا چکی ہے۔

وقوف عددی نفی و اثبات میں طاق عدد کی رعایت کرنے سے مراد ہے۔ جیسا کہ نہر اوّل میں اس کا بیان آچکا ہے۔

وقوف قلبی دل کی طرف جو بائیں پستان کے نیچے ہے، توجہ کا نام ہے۔ اس توجہ کی حکمت ایسی ہی ہے جیسی کہ طریقہ جیلانیہ میں ضرب کی۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہے۔

جاننا چاہیے کہ مشائخ نقشبندیہ میں یہ تصرفات کی قوت عجیب وغریب ہوتی ہے۔ مثلاً کسی کام پر جمع ہمت کرلیں تو وہ کام ان کی ہمت کے موافق ہو کر رہتا ہے یا مثلاً طالب میں تاثیر کرنا، اور مریض سے مرض سلب کر لینا، گنہگار کا توبہ پر آمادہ ہو جانا، اور لوگوں کے دلوں پر تصرف کہ وہ محبت و تعظیم سے پیش آتے ہیں، ان کے محسوسات ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں بڑے بڑے واقعات کا نقشہ آجاتا ہے۔ زندہ یا اہل قبور بزرگوں کی نسبت پر باخبر ہو جانا۔ دلی ارادوں پر مطلع ہو جانا، آنے والے واقعات کا انکشاف ہو جانا، نازل ہونے والی بلاؤں کا دفعیہ وغیرہ وغیرہ یہ سب اس سلسلہ عالیہ کے شیروں کی خصوصیات ہیں۔

حضرات نقشبندیہ کی قافلہ سالاری بہت ہی عجیب ہے۔ یہ پوشیدہ راستہ سے
قافلہ کو حرم تک لے جاتے ہیں۔

سالک راہ کے دل میں ان کی محبت کا جاذبہ ہی اس کو خلوت و چلہ کشی کی راہ سے نکال کر لے جاتا ہے۔ ناواقف اگر اس طائفہ پر ناواقفی کا طعنہ دے تو یہ بات بخدا قابل شکایت ہے۔

دنیا جہاں کے شیر اس سلسلہ سے منسلک ہیں۔ لومڑی حیلہ سازی اس سلسلہ کو کیسے توڑ سکتی ہے۔ ان سب پر اللہ تعالےٰ اپنی رحمت نازل فرمائے۔ (آمین)

طالبان حق پر توجہ کرنے کا طریقہ مشائخ کرام کا یہ ہوتا ہے کہ جس نسبت کا ارتقاء طالب پر منظور ہوتا ہے اس نسبت میں شیخ اپنے نفس کی طرف متوجہ ہو کر پوری قوت اور توجہ تام سے اس نسبت کو طالب کی طرف منتقل کرتا ہے چنانچہ وہ نسبت حسب استعداد طالب

منتقل ہو جاتی ہے۔

اور جب طالب غائب ہو تو اس کی صورت کا تصور کر کے غائبانہ توجہ فرماتے ہیں اور اس کے کام کو انجام تک پہنچاتے ہیں۔

ایسے ہی ہر مشکل کام جو ان کو پیش آتا ہے اس کے حل میں ہمت کرتے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہیں اور وہ کام ان کی تمنا کے مطابق پورا ہو جاتا ہے۔

اہل اللہ کی نسبت دریافت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر زندہ ہوں تو ان کے رو برو، ورنہ قبر کے نزدیک بیٹھ کر اپنے نفس کو اپنی نسبت سے خالی کر لیتے ہیں اور اپنی روح کو ان کی روح سے متصل کر کے اپنے نفس کی طرف اس کو متوجہ کرتے ہیں۔ اس میں جو کیفیت آئے گی وہی اس شخص کی نسبت ہوگی۔

لوگوں کے دلوں کے خطرات پر مطلع ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس کے نفس سے ملاتے ہیں، اگر کوئی بات ذہن میں اتر آئے تو وہ اس شخص کا خطرہ قلبی ہوگا۔

آئندہ پیش آنے والے واقعہ کی خبر معلوم کرنے کی صورت یہ ہے کہ ہر چیز سے اپنے نفس کو فارغ کرے بجز واقعہ مطلوبہ کے انتظار کے، جب تصورات ختم ہو جائیں اور صرف انتظار رہ جائے تو اپنے نفس کو ملائکہ کرام کے ساتھ ملحق کرے، انشاء اللہ اس پر وہ واقعہ ہاتف غیبی کی طرف سے خواب یا بیداری میں منکشف ہو جائے گا۔

نازل ہونے والی بلا کو دور کرنے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اس بلا کی صورت مثالیہ کو ملحوظ رکھ کر اس کے دفعیہ کے لیے ہمت قوی کے ساتھ اس کی طرف توجہ کی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کی مدد سے رفع ہو جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمان الرحیم

درود شریف

اور اس کے

فضائل و برکات

درود شریف ہزارہ

(تین (۳) بار پڑھیں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ

اے درود بھیج اوپر محمد ﷺ پر اور اوپر اولاد محمد ﷺ کے ہر ایک

كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ

ذرّہ کے عوض دس کروڑ مرتبہ اور برکت دے۔

☆......☆......☆......☆

درودِ روحی

(تین (۳) بار پڑھیں)

قبرستان میں زیادہ تر پڑھا جاتا ہے۔ اس وجہ سے اس کی برکت سے روحوں کو عذاب سے نجات ملتی ہے اور اس کی برکت سے قیامت تک روحوں کو آرام ملتا رہتا ہے۔ جتنا زیادہ پڑھا جائے اتنا زیادہ ثواب ہوگا۔ یہاں تک کہ اس کا ثواب ماں باپ کی رُوح کو بخشنے کا ایسا ثواب ہے کہ گویا تمام عمر کے ان کے حقوق ادا کر دیئے۔ انھیں اِس سے اتنا درجہ ملتا ہے کہ فرشتے بھی زیارت کو آتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الصَّلٰوۃُ

یا الٰہی درود بھیج اوپر محمدؐ کے جب تک رہے نماز

وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الرَّحْمَۃُ

اور درود بھیج اوپر محمدؐ کے جب تک ہوں رحمتیں

وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الْبَرَکَاتُ

اور درود بھیج اوپر محمدؐ کے جب تک ہوں برکتیں

وَ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَ

اور درود بھیج اوپر روحِ محمدؐ بیچ روحوں کے اور

صَلِّ عَلٰی صُوْرَۃِ مُحَمَّدٍ فِی الصُّوَرِ وَ صَلِّ عَلٰی

اوپر درود بھیج صورتِ محمدؐ کے بیچ صورتوں کے اور درود بھیج اوپر

اِسْمِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَسْمَآءِ وَ صَلِّ عَلٰی نَفْسِ

نام محمدؐ کے بیچ ناموں کے اور درود بھیج اوپر نفسِ

مُحَمَّدٍ فِی النُّفُوْسِ وَ صَلِّ عَلٰی قَلْبِ مُحَمَّدٍ

محمدؐ کے بیچ نفسوں کے اور درود بھیج اوپر دِل محمدؐ کے

فِی الْقُلُوْبِ وَ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ

بیچ قلوب کے اور درود بھیج اوپر قبرِ محمدؐ بیچ قبروں کے

وَ صَلِّ عَلٰی رَوْضَۃِ مُحَمَّدٍ فِی الرِّیَاضِ وَ صَلِّ

اور درود بھیج اوپر روضۂ محمدؐ کے بیچ باغوں کے اور درود بھیج

عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَ صَلِّ عَلٰی تُرْبَةِ

اوپر بدنِ محمدؐ کے بیچ بدنوں کے اور درود بھیج اوپر مٹی

مُحَمَّدٍ فِی التُّرَابِ وَ صَلِّ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ

محمدؐ کے بیچ مٹیوں کے اور درود بھیج اوپر بہترین مخلوق اپنی کے

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ

سردار ہمارے محمدؐ کے اور اوپر آل انکی اور انکے اصحاب اور بیویوں انکی کے

وَ ذُرِّیَّاتِهٖ وَ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَ اَحْبَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

اور اولاد انکی کے اور گھر والوں ان کی کے اور دوستوں انکے سب کے ساتھ

بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

رحمتِ دینی کے اے رحم کرنے والوں کے۔

☆......☆......☆......☆

دوامی درود شریف

(تین (۳) بار پڑھیں)

اس دوامی درود شریف پڑھنے کا اتنا ثواب ہے کہ جیسے ایک شخص نے پوری دلائل الخیرات کی تلاوت کی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا

یا الٰہی درود بھیج اوپر سردار ہمارے محمد اور اوپر آل سردار ہمارے

مُحَمَّدٍ عَدَدِ مَا فِی عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً

محمدؐ کے گنتی اس کی کہ اللہ جانتا ہے درود ہمیشہ

بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ ط

جب تک قائم رہے ملک اللہ کا۔

صلوٰۃ تُنَجِّینَا

(تین (۳) بار پڑھیں)

جو شخص صلوٰۃ تنجینا کو سوتے وقت ایک ہزار مرتبہ پڑھے وہ ایک ہفتہ میں دیدارِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوگا (مرزع الحسنات)۔ خطرات و مصائب کے وقت یومیہ ستر (۷۰) مرتبہ پڑھیں، نجات دہندہ ہے۔ اولیاء اللہ کا مجرب وظیفہ ہے، اور بہت فائدہ مند ہے۔ ہر تکلیف کے وقت زیادہ سے زیادہ پڑھا جائے، تریاق کا حکم رکھتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ

اے پروردگار ہمارے سردار اور آقا محمدؐ پر ایسا درود بھیج جس کے

عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً

وسیلے اور برکت سے آپؐ ہم کو سب خوف کی چیزوں

تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَ الْاٰفَاتِ

اور آفتوں سے نجات بخشیں اور

وَ تَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَ

جس کے وسیلے اور برکت سے آپ ہماری ساری حاجتیں پوری

تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَ تَرْفَعُنَا

کردیں اور جس کے وسیلے اور برکتوں سے آپ ہم کو کُل برائیوں سے

بِهَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِهَآ

پاک و صاف کردیں اور جس کے وسیلے اور برکت سے ہم کو زندگی

اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ

اور مرنے کے بعدتمام مقاصد تک ہمیں پہنچانے

وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

پر تو قادر ہے۔

☆...☆...☆

درودِ قرآنی

(تین (۳) بار پڑھیں)

یہ قرآنی درود ہے۔ اس کے بے شمار فوائد ہیں جو اس مختصر جگہ میں درج نہیں ہو سکتے۔ مختصر یہ کہ اس درودِ قرآنی کے پڑھنے سے رحمتِ ربّی کا بادل فوراً آجاتا ہے اور رحمت برسانا شروع کردیتا ہے۔ اس کے پڑھنے سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبردست محبت نصیب ہوتی ہے۔ اس کو ایک دفعہ پڑھنے سے ملائک آسمان سے نازل ہوتے ہیں اور آدمی زمین پر نازل ہونے والی رحمت اگر جمع کرے تو ناممکن ہے کہ ایک حصہ بھی جمع کرسکیں۔ یہ درود شریف پڑھنے سے بڑے زبردست فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس کو

تین (۳) مرتبہ صبح اور تین مرتبہ شام پڑھنے سے زبردست کامیابی دینی اور دنیاوی حاصل ہوتی ہے۔

درودِ قرآنی یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَصْحَابِهٖ بِعَدَدِ مَا

اے اللہ میرے رحمت نازل فرما اوپر محمد کے اور انکے اولاد و اصحاب کے سارے

فِىْ جَمِيْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَ بِعَدَدِ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا

قرآن پاک کی حروف کی تعداد کے مطابق اور ہر حرف کے بدلے ہزار بار

درودِ قلبی

(تین (۳) بار پڑھیں)

اگر کوئی شخص چاہے کہ اس کی ہر ایک دعا قبول ہو اور ہر ایک حاجت اس کی مرضی کے مطابق پوری ہو تو اس کے لیے یہ لاجواب درود ہے۔ اس کو چاہیے کہ ہر دعا میں اس کو پڑھے، انشاء اللہ اس درود شریف کی برکت سے اس کی ہر دعا قبول ہوگی۔ درودِ قلبی اللہ تعالیٰ عزّا کے فضل وکرم سے قلب کو منور کرتا اور کامیابی دیتا ہے۔ خاص طور پر جب بھی دعا میں پڑھے گا، اللہ تعالیٰ ضرور دعا کو قبول کرتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ رَاحَتِ

اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد ﷺ پر جو ہمارے

قُلُوْبِنَا وَ شَفِیْعِ ذُنُوْبِنَا وَ طَبِیْبِ ظَاھِرِنَا وَ

دلوں کی راحت اور ہمارے گناہوں کے شفیع ہیں اور ہمارے ظاہر و باطن

بَاطِنِنَا وَ عَلٰیٓ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَوْلِیَآءِ

کے طبیب ہیں اور آپ کی اولاد اور اصحاب پر اور امت کے اولیاء پر

اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

سب پر قیامت کے دن تک۔

☆.....☆.....☆.....☆

درودِ خاص

درودِ خاص کے فوائد لکھنا ناممکن ہے۔ اس جگہ صرف اتنا لکھنا کافی ہوگا کہ کوئی بھی رنج یا مصیبت آجائے تو صدقِ دل سے اس کو فوراً پڑھنا چاہیے۔ ہر قسم کی مصیبتیں، تکلیفیں، رنج و غم ختم ہو جاتے ہیں۔ اس درود کے پڑھتے ہی تکلیفوں کا مٹنا یقینی بات ہے۔ پڑھنے والا ولی اللہ بن جاتا ہے۔

درودِ خاص یہ ہے:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰہِ

درودِ اوّل

درودِ اوّل اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ مقرب بنایا ہے۔ اس درود شریف کو

پڑھنے والا محروم نہ ہوگا۔ اس کو ورد کرنے والا اعلانیہ کہہ سکتا ہے کہ ''ناکامی نیست''۔ اللہ تعالٰی بیماریوں سے نجات دیتا ہے، تکالیف دور کرتا ہے۔ دینی و دنیوی کامیابی دیتا ہے اور اس درودِ شریف کا یہ خاص فائدہ ہے کہ اس کو اگر کوئی کثرت سے پڑھے تو انشاءاللہ ہر برائی اس سے چھوٹ جائے گی۔ عبادت میں لُطف آتا ہے اور آدمی عابد اور پرہیزگار بن جاتا ہے۔ اگر کوئی یہ چاہے کہ دین میں ترقی کرے، بے دولت بادشاہ بن جائے اور آخرت اس کی آباد ہو جائے تو اس کا کثرت سے وِرد کرے، انشاءاللہ دین میں کامیاب اور صد فیصد کامیاب ہوگا۔ دین سے دلچسپی رکھنے والے حضرات اگر چاہیں کہ ان کی منزلیں جلد از جلد طے ہو جائیں تو اس درود کا زیادہ سے زیادہ ورد کریں۔ اس درود شریف کو باوضو پڑھنا بہت ضروری ہے۔ یہ ایک اکسیرِ اعظم اور بجلی سے تیز قبول ہونے والا درود ہے۔ اللہ تعالٰی کے خاص بندے اسے پڑھتے ہیں۔ اگر کوئی مسلمان اللہ تعالٰی کا خاص بندہ بننا چاہے تو اس کو پڑھے۔ اس لیے اس کا نام اوّل ہے۔ جو لوگ اس کو کثرت سے پڑھتے ہیں وہ اللہ تعالٰی کے پاس اللہ تعالٰی کے حبیب ﷺ کے صدقے اوّل صف میں داخل ہو جاتے ہیں۔

درودِ اوّل یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ اَنْبِيَآئِكَ

الٰہی درود بھیج اوپر ہمارے سردار محمد ﷺ کے جو بزرگ تر نبیوں میں

وَ اَكْرَمِ اَصْفِيَآئِكَ مِنْ نُوْرِهٖ جَمِيْعُ الْاَنْوَارِ

اور بزرگ تر تیرے برگزیدوں میں ہیں جن کے نور سے ظاہر ہوئے تمام نور

وَصَاحِبِ الْمُعْجِزَاتِ وَصَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ

اور صاحب ہیں معجزات کے اور مقام محمود کے

سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ط

اور سردار ہیں پچھلوں کے اور پہلوں کے۔

درود اول ایک ایسا علاج ہے جس کا ثانی نہیں۔ جس کی کوئی برابری کرنے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس درود شریف کو اپنے محبوب محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ ﷺ کے ساتھ محبت رکھنے والوں کے لیے بنایا ہے۔ یہاں بھی یہ درود اللہ تعالیٰ کے حکم سے لکھا گیا ہے۔ ورنہ اس سے پہلے کسی کو اس درود کا پتہ نہیں تھا۔ بڑا بابرکت درود ہے۔ اس درود کو کم از کم ۳۱۳ مرتبہ پڑھنے سے جو چاہے وہ مل سکتا ہے۔ کوئی بھی سوال انشاء اللہ رد نہیں ہوگا۔ کوئی دعا واپس نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے والوں کو بہت اونچا مقام عطا فرماتا ہے۔

درودِ نور

(تین (۳) بار پڑھیں)

سبحان اللہ یہ درود کیا ہے، ایک اسمِ اعظم ہے۔ خداوندِ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے صدقے اپنے حبیب ﷺ پر یہ درودِ خود اس دنیا میں ظاہر کیا ہے۔ اب بھی بہت سے ملکوں میں یہ راز ہے۔ مگر اس جگہ پر پردہ کو ظاہر کردیا گیا ہے۔ اگر کوئی نیک دِل ولی اللہ یا عارف باللہ بنا چاہے تو اس کو پڑھے۔ جمعہ کے دن کم از کم ایک مرتبہ تو کسی بھی حالت میں اس کو ضرور پڑھنا چاہیے۔ اس درود کے پڑھنے پر انشاء اللہ تعالیٰ دِل میں

نُور پیدا ہوگا اور نور بھی عجیب نور۔ جب اس کے پڑھنے کی عادت ہو جاتی ہے تو اسرارِ الٰہی کھلنے کے بعد اس آدمی کا کیا مرتبہ ہوگا؟ وہ ہر کوئی جانتا ہے۔

یہ درود نُور کا نُور ہے۔ اس کے ایک ایک حرف میں نُور کے سمندر سمائے ہوئے ہیں۔ صرف اس جگہ اتنا لکھنا کافی ہوگا کہ اس کی بدولت اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو پڑھنے والے کو ایک ہی دن میں غوث اور قطب اور ابدال بنا دے۔ اس درود شریف کو پڑھنے سے انشاء اللہ تعالیٰ اس دنیا اور اُس دنیا کے بیچ کا پردہ اُٹھ جاتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ

الٰہی درود بھیج اوپر ہمارے سردار محمدؐ کے جو نوروں کا نور ہے

وَ سِرِّ الْاَسْرَارِ وَ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ ط

اور اسراروں کا اسر اور سردار ہے ابرار کا۔

☆......☆......☆......☆

درودِ طیّب

(تین (۳) بار پڑھیں)

اس درود شریف میں بہت سے راز ہیں جو پڑھنے سے کھلیں گے۔ یہ بہترین درود ہے۔ اگر انسان گناہوں سے چمٹا رہے اور ہر طرف سے ناکامی اور شرمندگی کا احساس ہو اور اس کا دل خود بخود گواہی دے کہ ساری زندگی گناہوں میں گزری۔ اب آخری زندگی میں کیا خاک مسلماں ہوں گے۔ اگر اس کا اپنا دِل کہہ رہا ہے کہ اب سزا کے لیے تیار ہو جا کسی چیز سے اس کو کوئی فائدہ اور کسی عالم، فقیر، عامل سے اس کو فیض نہیں پہنچتا تو وہ اس کو پڑھے۔

اس درود شریف کو درود نہیں بلکہ وظیفہ کہا جائے تو بھی نہایت موزوں ہے کیونکہ فوراً فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن کم از کم ۳۱۳ مرتبہ چوبیس (۲۴) گھنٹوں میں ضرور پڑھنا چاہیے۔ اس میں حاضر کا صیغہ ہے بڑا زبردست درود ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کو پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا اَحْمَدِ

اللہ رحمت نازل فرمائے آپ پر اے گناہگاروں کے بخشوانے والے ہمارے سردار اور آقا

مُجْتَبٰى مُحَمَّدِ مُصْطَفٰى وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ

احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ اور آپ کی اولاد اور اصحاب

وَ اَحْبَابِهٖ وَ ذُرِّيَّاتِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ اَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ ط

اور بیویوں اور دوستوں اور خاندان والوں اور گھر والوں اور تمام اطاعت کرنیوالوں پر۔

اس درودِ طیب کو پڑھنے والا اور کثرت سے وِرد کرنے والا انشاء اللہ تعالیٰ بلا تکلیف اور بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوگا۔

درودِ کوثر

(تین (۳) بار پڑھیں)

جس کو تمنا ہو کہ ساقیِ کوثر ﷺ کے حوضِ کوثر سے حسب خواہش ساغر ملے تو اس

کو چاہیے کہ اس درود شریف کا کثرت سے وِرد کرے۔ نہ فقط یہ بلکہ اس کو انشاء اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پیاس کی شدت نہیں ستائے گی۔ یہ درود شریف ایک مجرب دوا بھی ہے۔ اگر آدمی چاہے کہ شدت تکلیف اور مَلالِ قیامت میں نہ ستائے تو کثرت سے اس کو پڑھے۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہٗ جو اپنے وقت کے زبردست فقیر گزرے ہیں، جن سے خود اللہ تعالیٰ بہت راضی تھا اور جن کے حضرت حبیب عجمی جیسے بزرگ اور بھی شاگرد اور مرید تھے، انہوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی انسان یہ تمنا رکھتا ہے کہ خدا کا قرب حاصل ہو تو وہ درودِ کوثر پڑھا کرے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ

الٰہی درود بھیج حضرت محمدؐ پر پہلوں کے درمیان اور

وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَ

درود بھیج حضرت محمدؐ پر پچھلے کے درمیان اور

صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی النَّبِیّٖنَ وَ صَلِّ

درود بھیج حضرت محمدؐ پر نبیوں کے درمیان اور درود

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ وَ صَلِّ عَلٰی

بھیج حضرت محمدؐ پر رسولوں کے درمیان اور درود بھیج

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ط

حضرت محمدؐ پر ملائک مقربین کے درمیان قیامِ قیامت تک۔

دِل کی قوت ذِکرِ الٰہی میں، دِماغ کی توانائی قرآن پاک میں، جسم کی تندرستی نماز میں اور روح کی راحت درود شریف میں ہے۔

☆.....☆.....☆.....☆

درودِ اعلیٰ

(تین (۳) بار پڑھیں)

اس درود شریف کے متعلق کہتے ہیں کہ امام شافعی نے ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا اور اُن سے دریافت فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم سے کیا معاملہ فرمایا۔ انہوں نے جواب دیا کہ مجھ کو بخش دیا اور اعلیٰ سے اعلیٰ مرتبہ دیا۔ سب سے بڑی چیز تو یہ کہ میرا کوئی حساب کتاب نہ ہوا۔ امام صاحب نے فرمایا: یہ کیوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ درود شریف جو میں پڑھتا تھا اس کی برکت ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِى الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ ط

الٰہی حضرت محمدؐ پر درود بھیج جو ان کے لائق ہے۔

صلوٰۃِ ناصری میں لکھا ہے کہ یہ درود شریف بہت مقبول ہے۔ جو شخص اسے ہمیشہ وِرد رکھے گا تو تمام مخلوقات سے ممتاز ہو کر رہے گا۔ بد امنی، رہزنی، خوف، حادثات، چوری وغیرہ سے محفوظ رہے گا۔ واقعی اعلیٰ مرتبہ کا یہ درود شریف دنیا میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر احسان کر کے عطا فرمایا ہے۔ خدا سب کو پڑھنے کی توفیق دے۔

☆.....☆.....☆.....☆

درودِ شریف شافعی

احیاء العلوم میں مذکور ہے کہ ایک بزرگ ابوالحسن شافعی کو خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ امام شافعی کو آپ کی بارگاہ سے کیا انعام ملا؟ انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے اپنی کتاب الرسالۃ میں یہ درود لکھا ہے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذّٰكِرُوْنَ
وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ان کو ہماری جانب سے یہ انعام دیا گیا ہے کہ بروزِ قیامت ان کو بلا حساب جنت میں داخل کیا جائے گا۔ سبحان اللہ

درودِ محمدی ﷺ

(تین بار پڑھیں)

ایک ایسا درود جو ہر کام کے لیے عجیب طاقت ہے۔
درودِ محمدی کے راز کو اب تک کوئی نہیں جان سکا۔

حضور پُرنور ﷺ کا امت پر ایک نہیں بلکہ ایک کروڑ سے بھی زیادہ احسانات ہیں بلکہ اس سے زیادہ یہ کہ ہم بدکار اور گناہگار اور غافل ہو کر سستی اور کاہلی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مگر حضور پُرنور ﷺ ہر وقت درگاہِ ایزدی میں اپنی گناہگار امت کے

بخشوانے کے لیے کوشاں ہیں۔

اگر دن میں اس پیارے نبی ﷺ پر جن کے احسانات کے نیچے ہماری گردنیں جھکی ہوئی ہیں، اور ایک بار بھی یہ درود شریف پڑھ لیں تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دس مرتبہ پڑھنے والے پر رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور دس نیکیاں دے گا۔ ساتھ ساتھ اس کے دس درجات بلند فرمائے گا۔

آج تک اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی کو طاقت نہیں کہ اس درود شریف کے فوائد وفضائل بیان کر سکے۔ اگر اس ساری کتاب کو وقف کر دیا جاتا تو بھی اس درود شریف کے فضائل سے صرف ایک فضیلت کی چوتھائی بھی بیان نہ کر سکتے۔ یہ ناممکن ہے کہ اس درود شریف کے پورے معنیٰ بھی لکھ دیئے جائیں۔ اس لیے اس درود شریف کو عارفانِ وقت نے درودِ اعظم کہہ کر پکارا ہے۔ یہ ہے بھی درودِ اعظم۔ سچ ہے یہ اعظم ہے۔

خاص: اگر کوئی چاہے کہ سب کے سب گناہ معاف ہو جائیں۔ قیامت میں کوئی مرتبہ نصیب ہو اور فقیری بلکہ قلندری مفت میں مل جائے تو اس درود کا کثرت سے ورد کرے۔ جب کوئی بھی کام نہ ہو، کہیں بھی کامیابی کے آثار نظر نہ آئیں۔ کسی دوا، عمل یا وظائف سے کوئی فائدہ نہ ہو تو آخر میں اس درود شریف کا ورد شروع کر دیں۔ انشاء اللہ ناممکن چیز ہو جائے گی۔

یہ درود نہیں بلکہ ایک طاقت ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یہ کیسی طاقت ہے، اس کو بھی کوئی بشر بیان نہیں کر سکتا ہے۔ بس اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ درود تو درود بلکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو آخری علاج کے نام سے پکارا جائے تو بھی ٹھیک ہے۔

درودِ محمدی اللہ تعالیٰ کی بندوں پر نعمت ہے۔ اس نعمت سے فائدہ اٹھانا آسان ہے۔ اگر صرف ایک مرتبہ بھی اس درود شریف کو پڑھ لیا جائے تو آدمی رحمت میں سرتاپا

غرق ہوتا ہے۔ بفضلِ باری تعالیٰ اس درود کو سنہری حروف میں اس جگہ لکھنا لازمی تھا۔ مگر فی الحال اس کتاب میں اس سیاہی سے لکھا جا چکا ہے۔ آئندہ اللہ توفیق دے گا تو سنہرے حروف میں درج ہوگا۔

درودِ محمدی یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا

اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا حضرت محمد اور حضرت محمد کی آلؑ اولاد پر

مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِعَدَدِ

جو ہیں بندے اور رسول نبی امی ، اس مقدار میں کہ

اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ خَلْقِ اللّٰہِ ط

تعداد ہو اتنی جتنی مخلوق سانس لیتی ہے درود بھیج جب تک قائم رہے خدا کی مخلوق۔

راز کیا لکھیں، اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اس درود شریف کی طاقت کو۔ اس دنیا میں کوئی بھی اس درود کے متعلق مکمل طور پر کچھ بیان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ درود ایک ایسی زبردست طاقت ہے جس کو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات جانتی ہے۔ یہ ایک راز ہے جس کو باریِ تعالیٰ خود جانتا ہے اور بہتر ہے کہ اس راز کو راز ہی رہنے دیں۔

☆.....☆.....☆.....☆

محمد ﷺ

حضور پاک ﷺ کی زیارت کا نسخہ

(تین (۳) بار پڑھیں)

(۱) **جذبُ القلوب** میں ہے کہ جو شخص پاکی و طہارت کے ساتھ اس درود

شریف کو کم از کم ہمیشہ ۳۱۳ مرتبہ پڑھا کرے گا تو حق تبارک وتعالیٰ خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارتِ پاک سے مشرّف فرمائے گا۔ یہ درود شریف کم از کم ۳۱۳ مرتبہ پاکی کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

یا اللہ درود بھیج محمد اور ان کی آل پر اور سلام ہو اُن پر

كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى لَهٗ

جو کہ پسندیدہ ہے تیرا۔

(۲) **مفاخر الاسلام** میں ہے کہ جو کوئی جمعہ کے روز ہزار بار یہ درود شریف پڑھے گا تو حضور سرورِ کونین ﷺ کی زیارتِ پاک سے مشرف ہوگا۔ یا جنت میں اپنی جگہ دیکھ لے گا۔ کم از کم پانچ جمعہ تک یہ عمل کرے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ط

(۳) **جَامِعُ التَّفَاسِير** میں ہے کہ جو کوئی جمعہ کی شب کو دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ (الحمد شریف) کے بعد گیارہ مرتبہ آیۃ کرسی اور گیارہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھے اور بعد از سلام سو بار یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ

تو انشاءاللہ تین جمعوں تک حضور پرنور ﷺ کی زیارتِ پاک سے مشرّف ہوگا۔

(۴) جمعہ کی شب کو دو رکعت نماز ادا کرے۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ۲۵ مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھے اور سلام کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔

صَلَّ اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّی

پانچ جمعہ کے اندر اندر انشاء اللہ زیارتِ حضور پاک نصیب ہوگی۔

☆.....☆.....☆.....☆

دین ودنیا میں سو فیصدی کامیابی

(گیارہ (۱۱) بار پڑھیں)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَلوٰۃً وَّ سَلَاماً عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

یہ لازوال دولت ہے اور بہت آسان بھی

نمازِ جمعہ کے بعد مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے یا کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہوکر اکیلے یا مجمع کے ساتھ، جیسا بھی ہو۔ مسجد یا گھر میں نمازِ فجر یا ظہر کے بعد خواہ عصر کی نماز کے بعد جب وقت ملے پڑھ لیں۔

خاص طور پر عورتیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں۔ جتنا ہو سکے دس بار، پندرہ بار، بارہ بار، تیرہ بار یا سو بار، کوئی قید نہیں۔ گیارہ بار بھی افضل ہے۔

اب اس کے برکات وفوائد ذرا غور اور توجہ سے ملاحظہ فرمائیے جو حدیث شریف سے ثابت ہیں:

(۱) اس کے پڑھنے والے پر اللہ عزوجل فوراً اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(۲) اُس پر دو ہزار (۲۰۰۰) بار اپنا سلام بھیجتا ہے۔ (سبحان اللہ)

(۳) فوراً پانچ ہزار (۵۰۰۰) نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دی جاتی ہیں۔

(۴) اس کے پانچ ہزار (۵۰۰۰) گناہ معاف فرمائے جاتے ہیں۔

(۵) اس کے پانچ ہزار (۵۰۰۰) درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔

(۶) ایک دم اس کے ماتھے پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ شخص منافق نہیں۔

(۷) اُس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ شخص دوزخ کی آگ سے آزاد ہے۔

(۸) اس کو قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھا جائے گا۔

(۹) جب تک درود میں مشغول رہے گا اللہ تعالیٰ کے معصوم فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے۔

(۱۰) اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کی تین سو (۳۰۰) حاجتیں پوری فرمائے گا، ۲۱۰ آخرت میں نوے (۹۰) دنیا میں۔

(۱۱) اس کے دین میں زبردست ترقی ہوگی۔

(۱۲) اولاد میں عالی شان برکت دے گا۔

(۱۳) اللہ اس کو اپنا محبوب بنائے گا۔

(۱۴) دل میں اس کی محبت رکھے گا۔

(۱۵) اس کا ایمان پر خاتمہ ہوگا۔

(۱۶) قبر وحشر میں پناہ میں رہے گا۔

(۱۷) قیامت کے دن عرش کے سائے میں رہے گا۔

(۱۸) حضور اکرم ﷺ کی شفاعت اُس کے لیے واجب ہوگی۔

(۱۹) حضور پُرنور ﷺ قیامت کے دن اس کے گواہ ہوں گے۔

(۲۰) میزان میں اس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا۔

(۲۱) قیامت کی پیاس سے محفوظ رہے گا۔

(۲۲) حوضِ کوثر پر حاضری نصیب ہوگی۔

(۲۳) پُلِ صراط پر آسانی سے گزر جائے گا۔

(۲۴) قبر میں اس کے لیے نور ہوگا۔

(۲۵) رسول اکرم ﷺ کے نزدیک ہوگا۔

(۲۶) قیامت میں حضور پُرنور ﷺ اس سے مصافحہ فرمائیں گے۔

(۲۷) اللہ اس شخص سے ہمیشہ راضی ہوگا، ناراض کبھی نہ ہوگا۔

(۲۸) سب سے اعلیٰ اعزاز اس کو یہ ہوگا کہ پانچ ہزار فرشتے پڑھنے والے اور اس کے باپ کا نام لے کر حضورِ اقدس ﷺ کی بارگاہ میں عرض کریں گے کہ یا رسول اللہ ﷺ، فلاں بن فلاں، حضورِ پُرنور آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر درود و سلام عرض کرتا ہے۔ آپ ﷺ ہر مرتبہ جواب میں ارشاد فرمائیں گے، فلاں بن فلاں پر میری طرف سے سلام اور اللہ کی رحمتیں اور اللہ کی برکتیں۔ (سبحان اللہ)

نوٹ: ہم چاہے کتنے ہی پاکدامن ہوں، کتنے ہی نیک بخت اور شریعت کے پابند ہوں لیکن ہمارا فرض ہے کہ اپنی بیویوں کو اس بات کا حکم کریں کہ ہر جمعہ کو اس کو اس طرح پڑھیں جس طرح اوپر ذکر کیا جاچکا ہے۔ کیونکہ ہمارا جب بیویوں پر حق ہے تو ان کا بھی ہمارے اوپر حق ہے۔ ہمارے اوپر ان کا یہ حق ہے کہ ہم اُن کو یہ بات سمجھائیں اور اس کے متعلق سختی بھی کریں۔ کیونکہ جس گھر میں جمعہ کے دن یہ درود ہوگا اس گھر پر رحمتیں ہر طرف سے نازل ہونگیں۔ بال بچے سب رحمت سے مالا مال ہوجائیں گے۔ ہم اپنی بیویوں کے متعلق بھی تھوڑے بہت جوابدہ ہیں۔ ہم کو ہدایت ضرور کرنا چاہیئے کہ کم از کم پانچ منٹ نکال کر جمعہ کے دن اس کا ورد کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی کی

توفیق دے۔ آمین

صَلَّی اللّٰہُ علی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلیٰ اٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّ سَلاماً عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

دعائے گنج العرش

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ذات ہے بادشاہ نہایت پاک

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے غالب، بگاڑ کا اصلاح کرنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الرَّءُوْفِ الرَّحِيْمِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے بڑا مہربان نہایت رحم والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے بخشنے والا نہایت مہربان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْكَرِيْمِ الْحَكِيْمِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے بخشش والا حکمت والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْقَوِيِّ الْوَفِيِّ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے زور آور وعدہ وفا کرنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللَّطِيْفِ الْخَبِيْرِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے باریک بین خبردار

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الصَّمَدِ الْمَعْبُوْدِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے بے نیاز عبادت کے لائق

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْغَفُوْرِ الْوَدُوْدُ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے بخشنے والا بہت دوست رکھنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْوَكِيْلِ الْكَفِيْلِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے کارساز ذمہ دار کاموں کا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الرَّقِيْبِ الْحَفِيْظِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے نگہبان محافظ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الدَّآئِمِ الْقَآئِمِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے ہمیشہ رہنے والا قائم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْمُحْيِ الْمُمِيْتِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے زندہ کرنے والا مارنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے زندہ اپنی ذات سے قائم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْخَالِقِ الْبَارِئِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے پیدا کرنے والا درست کرنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے عالیشان عظمت والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے ایک ذات و صفات میں

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْمُؤْمِنِ الْمُهَيْمِنِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے امن دینے والا نگہبان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ الْحَسِيْبِ الشَّهِيْدِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے کافی اور حاضر ناظر

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ الْحَلِيْمِ الْكَرِيْمِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے بردبار بخشنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ الْاَوَّلِ الْقَدِيْمِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے سب سے اوّل اور قدیم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ الْاَوَّلِ الْاٰخِرِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے سب سے پہلا اور سب سے پچھلا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ الظَّاهِرِ الْبَاطِنِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے ظاہر (قدرت والا) اور چھپا ہوا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَالِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے بڑا بلند

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ الْقَاضِي الْحَاجَاتِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے حاجتوں کا پورا کرنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے بخشنے والا بڑا مہربان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے بڑے عرش کا رب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے میرا عالی رتبہ والا پروردگار

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	سُبْحَانَ الْبُرْهَانِ السُّلْطَانِ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے	پاک ہے ظاہر غلبہ والا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	سُبْحَانَ السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے	پاک ہے سننے والا دیکھنے والا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے	پاک ہے اکیلا غالب
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	سُبْحَانَ الْعَلِيْمِ الْحَكِيْمِ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے	پاک ہے علم والا حکمت والا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	سُبْحَانَ السَّتَّارِ الْغَفَّارِ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے	پاک ہے چھپانے والا (عیبوں کا) بخشنے والا (گناہوں کا)
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	سُبْحَانَ الرَّحْمٰنِ الدَّيَّانِ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے	پاک ہے بڑا مہربان بدلہ دینے والا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	سُبْحَانَ الْكَبِيْرِ الْاَكْبَرِ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے	پاک ہے بڑا سب سے بزرگ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	سُبْحَانَ الْعَلِيْمِ الْعَلَّامِ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے	پاک ہے خبردار وسیع علم والا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	سُبْحَانَ الشَّافِي الْكَافِيْ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے	پاک ہے شفا دینے والا کفایت کرنے والا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	سُبْحَانَ الْعَظِيْمِ الْبَاقِيْ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے	پاک ہے عظمت والا سدا رہنے والا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	سُبْحَانَ الصَّمَدِ الْاَحَدِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے بے نیاز اکیلا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ رَبِّ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے زمین اور آسمان کا پروردگار

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ خَالِقِ الْمَخْلُوْقَاتِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے مخلوق کا پیدا کرنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے جس نے دن اور رات کو پیدا کیا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ الْخَالِقِ الرَّزَّاقِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے پیدا کرنے والا اور رزق دینے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ الْفَتَّاحِ الْعَلِيْمِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے بڑا کھولنے والا (کاموں کا) علم والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ الْعَزِيْزِ الْغَنِىِّ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے غالب بے پرواہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ الْغَفُوْرِ الشَّكُوْرِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے بخشنے والا قدر دان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ الْعَظِيْمِ الْعَلِيْمِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے عظمت والا علم والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ ذِى الْمُلْكِ وَ الْمَلَكُوْتِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے روحانی اور روحانی بادشاہت کا مالک

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ ذِى الْعِزَّةِ وَ الْعَظْمَةِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے عزت والا اور عظمت والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ ذِی الْهَیْبَةِ وَ الْقُدْرَةِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے دبدبہ اور قدرت والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ ذِی الْکِبْرِیَآءِ وَ الْجَبَرُوْتِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے بزرگی والا اور بڑائی والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ السَّتَّارِ الْعَظِیْمِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے چھپانے والا عیبوں کا عظمت والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَالِمِ الْغَیْبِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے جاننے والا غیب کا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْحَمِیْدِ الْمَجِیْدِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے خوبیوں والا بزرگی والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْحَکِیْمِ الْقَدِیْمِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے حکمت والا قدیم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْقَادِرِ السَّتَّارِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے قدرت والا پردہ پوش

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے سننے والا جاننے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْغَنِیِّ الْعَظِیْمِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے بے پرواہ عظمت والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَلَّامِ السَّلَامِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے بڑا دانا سلامتی دینے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْمَلِکِ النَّصِیْرِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے   پاک ہے بادشاہ مدد دینے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ   سُبْحَانَ الْغَنِيِّ الرَّحْمٰنِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے   پاک ہے بے پرواہ بڑا مہربان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ   سُبْحَانَ الْقَرِيْبِ الْحَسَنٰتِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے   پاک ہے خوبیوں کے نزدیک

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ   سُبْحَانَ الْوَلِيِّ الْحَسَنٰتِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے   پاک ہے خوبیوں کا دوست

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ   سُبْحَانَ الصَّبُوْرِ السَّتَّارِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے   پاک ہے بردبار عیب پوش

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ   سُبْحَانَ الْخَالِقِ النُّوْرِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے   پاک ہے اجالے کا پیدا کرنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ   سُبْحَانَ الْغَنِيِّ الْمُعْجِزْ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے   پاک ہے بے پرواہ عاجز کرنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ   سُبْحَانَ الْفَاضِلِ الشَّكُوْرِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے   پاک ہے کمالات والا قدردان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ   سُبْحَانَ الْغَنِيِّ الْقَدِيْمِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے   پاک ہے بے پرواہ قدیم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ   سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ الْمُبِيْنِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے   پاک ہے ظاہر بزرگی والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ   سُبْحَانَ الْخَالِصِ الْمُخْلِصِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے   پاک ہے بالکل بے عیب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الصَّادِقِ الْوَعْدِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے سچے وعدے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے سچا ظاہر

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ ذِی الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے زور آور مضبوط

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْقَوِیِّ الْعَزِيْزِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے قدرت والا غالب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَلَّامِ الْغُيُوْبِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے چھپی باتوں کا جاننے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے وہ زندہ جو نہیں مرتا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ السَّتَّارِ الْعُيُوْبِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے عیبوں کا چھپانے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْمُسْتَعَانِ الْغَفُوْرِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے جس سے بخشش و مدد طلب کی جا سکتی ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے تمام جہانوں کا پروردگار

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الرَّحْمٰنِ السَّتَّارِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے بڑا مہربان پردہ پوش

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الرَّحِيْمِ الْغَفَّارِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے رحم والا بخشنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے غالب بہت عطا کرنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ الْقَادِرِ الْمُقْتَدِرِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے قدرت والا قدرت ظاہر کرنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ ذِی الْغُفْرَانِ الْحَلِيْمِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے بخشنے والا بردبار

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ الْمَالِكِ الْمُلْكِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے بادشاہی کا مالک

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ الْبَارِیءِ الْمُصَوِّرِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے پیدا کرنے والا صورت بنانے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے غالب زبردست

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ الْجَبَّارِ الْمُتَكَبِّرِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے زبردست بڑائی کرنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے اللہ اُس چیز سے جو مشرک بیان کرتے ہیں

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ الْقُدُّوْسِ السُّبُّوْحِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے نہایت پاک بڑی پاکی والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — سُبْحَانَ رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الرُّوْحِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے — پاک ہے فرشتوں اور رُوح کا رب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	سُبْحَانَ ذِی الْاٰلَآءِ وَ النَّعْمَآءِ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے	پاک ہے بخشش اور نعمتوں والا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْمَقْصُوْدِ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے	پاک ہے بادشاہ دنیا کا مقصد
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	سُبْحَانَ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے	پاک ہے رحمت کرنے والا احسان کرنے والا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	اٰدَمُ صَفِیُّ اللّٰهِ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے	آدم اللہ کا صفی (برگزیدہ) ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	نُوْحٌ نَجِیُّ اللّٰهِ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے	نوح اللہ کا نجی (ہمراز) ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	اِبْرٰهِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰهِ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے	ابراہیم اللہ کا خلیل (دوست) ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	اِسْمٰعِیْلُ ذَبِیْحُ اللّٰهِ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے	اسماعیل اللہ کا ذبح (اس کی راہ میں) ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	مُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰهِ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے	موسیٰ اللہ کا کلیم (ہمکلام) ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	دَاوٗدُ خَلِیْفَةُ اللّٰهِ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے	داوٗد اللہ کا خلیفہ ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰهِ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے	عیسیٰ اللہ کی روح ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں

وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَ نُوْرِ عَرْشِهٖ

اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اُس کی مخلوق میں سب سے بہترین مخلوق پر اور اس کے عرش کا نور

وَ زِيْنَةِ فَرْشِهٖ اَفْضَلِ الْاَنْبِيَآءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ سَيِّدِنَا وَ سَنَدِنَا

اور اسکے فرش کی زینت اور تمام انبیاء اور رسولوں سے افضل ہیں جو ہمارے سردار اور ہمارے سہارے

وَ شَفِيْعِنَا وَ حَبِيْبِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ

اور ہمارے شفیع اور ہمارے حبیب اور ہمارے آقا محمد ﷺ ہیں اور آپ کی تمام آل

وَ اَصْحٰبِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط

اور تمام اصحاب پر بھی اور آپ کے گھر والوں پر اور آپکی ازواج اور آپکی اولاد پر تمام پر رحمت ہو

بِرَحْمَتِكَ يٰاَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے اپنی رحمت سے ہماری دعا قبول فرما

اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ط

تو ہی میرا آخرت اور دنیا میں کارساز ہے مجھ کو اپنا فرماں بردار بنا اور نیکو کاروں میں شامل فرما

☆.....☆.....☆.....☆

دعائے جمیلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

يَا جَمِيْلُ يَآ اَللّٰهُ يَا قَرِيْبُ يَآ اَللّٰهُ يَا عَجِيْبُ يَآ اَللّٰهُ

اے خوبی والے اے اللہ اے نزدیک اے اللہ اے عجیب اے اللہ

یَا مُجِیْبُ یَآ اَللّٰہُ یَا رَءُوْفُ یَآ اَللّٰہُ یَا مَعْرُوْفُ یَآ اَللّٰہُ

اے قبول کرنے والے اے اللہ اے مہربانی کرنے والے اے اللہ اے نیکوکار اے اللہ

یَا مَنَّانُ یَآ اَللّٰہُ یَا فَتَّانُ یَآ اَللّٰہُ یَا بُرْھَانُ یَآ اَللّٰہُ

اے احسان کرنے والے اے اللہ اے دیان اے اللہ اے قوی دلیل اے اللہ

یَا سُلْطَانُ یَآ اَللّٰہُ یَا مُسْتَعَانُ یَآ اَللّٰہُ یَا مُحْسِنُ یَآ اَللّٰہُ

اے غالب اے اللہ اے مدد چاہے گئے اے اللہ اے احسان کرنے والے اے اللہ

یَا مُتَعَالِیْ یَآ اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَآ اَللّٰہُ یَا رَحِیْمُ یَآ اَللّٰہُ

اے سب سے برتر اے اللہ اے مہربان اے اللہ اے نہایت رحم والے اے اللہ

یَا حَلِیْمُ یَآ اَللّٰہُ یَا عَلِیْمُ یَآ اَللّٰہُ یَا کَرِیْمُ یَآ اَللّٰہُ

اے حلم والے اے اللہ اے خبردار اے اللہ اے نہایت کرم کرنے والے اے اللہ

یَا جَلِیْلُ یَآ اَللّٰہُ یَا مَجِیْدُ یَآ اَللّٰہُ یَا حَکِیْمُ یَآ اَللّٰہُ

اے بزرگ اے اللہ اے صاحب بزرگی کے اے اللہ اے حکمت والے اے اللہ

یَا مُقْتَدِرُ یَآ اَللّٰہُ یَا غَفُوْرُ یَآ اَللّٰہُ یَا غَفَّارُ یَآ اَللّٰہُ

اے ظاہر قدرت والے اے اللہ اے بخشنے والے اے اللہ اے گناہ بخشنے والے اے اللہ

یَا مُبْدِئُ یَآ اَللّٰہُ یَا رَافِعُ یَآ اَللّٰہُ یَا شَکُوْرُ یَآ اَللّٰہُ

اے پیدا کرنے والے اے اللہ اے بلند کرنے والے اے اللہ اے قدر دان شکر کرنے والوں کے اے اللہ

یَا خَبِیْرُ یَآ اَللّٰہُ یَا بَصِیْرُ یَآ اَللّٰہُ یَا سَمِیْعُ یَآ اَللّٰہُ

اے خبردار اے اللہ اے دیکھنے والے اے اللہ اے سننے والے اے اللہ

یَا اَوَّلُ یَآ اَللّٰہُ یَا اٰخِرُ یَآ اَللّٰہُ یَا ظَاھِرُ یَآ اَللّٰہُ

اے اول اے اللہ اے آخر اے اللہ اے ظاہر اے اللہ

یَا بَاطِنُ یَآ اَللّٰہُ یَا قُدُّوْسُ یَآ اَللّٰہُ یَا سَلَامُ یَآ اَللّٰہُ

اے باطن ۔ اے اللہ اے پاکیزہ بڑے دھنوں والے اے اللہ اے سلامتی والے اے اللہ

يَا مُهَيْمِنُ يَآ اَللّٰهُ يَا عَزِيْزُ يَآ اَللّٰهُ يَا مُتَكَبِّرُ يَآ اَللّٰهُ

اے نگہبان اے اللہ اے زبردست اے اللہ اے عظمت والے اے اللہ

يَا خَالِقُ يَآ اَللّٰهُ يَا وَلِيُّ يَآ اَللّٰهُ يَا مُصَوِّرُ يَآ اَللّٰهُ

اے پیدا کنندہ اے اللہ اے پیدا کنندہ خلق کے اے اللہ اے صورت بنانے والے اے اللہ

يَا جَبَّارُ يَآ اَللّٰهُ يَا حَيُّ يَآ اَللّٰهُ يَا قَيُّوْمُ يَآ اَللّٰهُ

اے زبردست اے اللہ اے ہمیشہ جینے والے اے اللہ اے ہمیشہ قائم رہنے والے اے اللہ

يَا قَابِضُ يَآ اَللّٰهُ يَا بَاسِطُ يَآ اَللّٰهُ يَا مُذِلُّ يَآ اَللّٰهُ

اے تنگ کنندہ اے اللہ اے فراخ کنندہ روزی کے اے اللہ اے ذلت دینے والے اے اللہ

يَا قَوِيُّ يَآ اَللّٰهُ يَا شَهِيْدُ يَآ اَللّٰهُ يَا مُعْطِيُ يَآ اَللّٰهُ

اے قوت دینے والے اے اللہ اے حاضر اے اللہ اے عطا کرنیوالے اے اللہ

يَا مَانِعُ يَآ اَللّٰهُ يَا خَافِضُ يَآ اَللّٰهُ يَا رَافِعُ يَآ اَللّٰهُ

اے ہٹانے والے اے اللہ اے پست کرنیوالے اے اللہ اے بلند کرنیوالے اے اللہ

يَا وَكِيْلُ يَآ اَللّٰهُ يَا كَفِيْلُ يَآ اَللّٰهُ يَا ذَا الْجِلَالِ وَ الْاِكْرَامِ يَآ اَللّٰهُ

اے کارساز اے اللہ اے کفایت کرنیوالے اے اللہ اے صاحب بزرگی اور بخشش کے اے اللہ

يَا رَشِيْدُ يَآ اَللّٰهُ يَا صَبُوْرُ يَآ اَللّٰهُ يَا فَتَّاحُ يَآ اَللّٰهُ

اے راہنما اے اللہ اے بردبار اے اللہ اے کھولنے والے اے اللہ

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ط

نہیں کوئی معبود مگر تو پاکی ہے تجھ کو تحقیق تھا میں ظالموں میں سے

وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ

اور رحمت اللہ تعالیٰ کی ہو اوپر بہترین خلق کے جو نام ان کا محمد ہے

وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیّٰتِہٖ وَ عَلٰی

اور ان کی آل پر اور اصحاب پر اور بی بیوں پر اور اولاد پر اور

عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

اللہ کے نیکوکار بندوں پر سب پر تیری رحمت سے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

☆......☆......☆......☆

عہد نامہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَۃِ

اے میرے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے غائب اور حاضر کے جاننے والے

اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ

تو نہایت مہربان بخشش والا ہے۔ الٰہی میں اس دُنیاوی زندگی میں تیرے ساتھ عہد و اقرار کرتا ہوں

الدُّنْیَا وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

اور اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا قابل پرستش کوئی نہیں تو یکتا ہے تیرا کوئی شریک اور ساتھی نہیں

وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَ رَسُوْلُکَ

اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ جناب محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں

فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّکَ اِنْ تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ

پس تو مجھے میرے نفس پر نہ چھوڑ کیونکہ اگر تو مجھے میرے نفس کے حوالے کر دے گا

تُقَرِّبْنِیْ اِلَی الشَّرِّ وَ تُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَ اِنِّیْ لَآ اَتَّکِلُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ

تو مجھے شر کے قریب اور نیکی سے دور کردے گا اور مجھے تو صرف تیری رحمت کا آسرا ہے

فَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَکَ عَهْداً تُوَفِّیْهِ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

پس اپنے ہاں بھی میرا عہد کردے جسے روزِ قیامت تک پورا کرے

اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِهٖ

تو ہرگز عہد کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ اور خیر الخلق محمد ﷺ پر

مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحٰبِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط بِرَحْمَتِکَ یَآاَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ ط

اور تمام آل و اصحاب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو۔ اے رحم کرنیوالوں میں سب سے بڑے رحم کرنے والے اپنی رحمت سے (میری التجا قبول فرما)

لَوْ لَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَکَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط

(بھلا) جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تو تم نے ماشاء اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کیوں نہ کہا۔

دعائے حبیب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

قُمْ قُمْ یَا حَبِیْبِیْ کَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہو اے حبیب! کب تک سوؤ گے

عَجَباً لِلْمُحِبْ کَیْفَ یَنَامُ

تعجب ہے کہ خدا کا دوست کیونکر سوتا ہے

قُمْ قُمْ یَا حَبِیْبِیْ کَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہو اے حبیب! کب تک سوؤ گے

طَالِبُ الْجَنَّۃِ لَا یَنَامُ

جنّت کا طالب نہیں سوتا

قُمْ قُمْ یَا حَبِیْبِیْ کَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہو اے حبیب! کب تک سوؤ گے

خَالِقُ اللَّیْلِ لَا یَنَامُ

رات کا پیدا کرنے والا نہیں سوتا

قُمْ قُمْ یَا حَبِیْبِیْ کَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہو اے حبیب! کب تک سوؤ گے

خَالِقُ الْخَلْقِ لَا یَنَامُ

مخلوق کا خالق نہیں سوتا

قُمْ قُمْ یَا حَبِیْبِیْ کَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہو اے حبیب ! کب تک سوؤ گے

اَلْعَرْشُ وَ الْکُرْسِیُّ لَا یَنَامُ

عرش و کرسی نہیں سوتے

قُمْ قُمْ یَا حَبِیْبِیْ کَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہو اے حبیب ! کب تک سوؤ گے

اَللَّوْحُ وَ الْقَلَمُ لَا یَنَامُ

لوح و قلم نہیں سوتے

قُمْ قُمْ یَا حَبِیْبِیْ کَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہو اے حبیب ! کب تک سوؤ گے

کُلُّ الْمَلَکُوْتُ لَا یَنَامُ

آسمانی بادشاہتیں نہیں سوتیں

قُمْ قُمْ یَا حَبِیْبِیْ کَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہو اے حبیب ! کب تک سوؤ گے

اَلشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ لَا یَنَامُ

سورج اور چاند نہیں سوتے

قُمْ قُمْ یَا حَبِیْبِیْ کَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہو اے حبیب ! کب تک سوؤ گے

اَلْاَرْضُ وَ السَّمَآءُ لَا يَنَامُ

زمین اور آسمان نہیں سوتے

قُمْ قُمْ يَا حَبِيْبِىْ كَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہو اے حبیب ! کب تک سوؤ گے

اَلنَّجْمُ وَ الشَّجَرُ لَا يَنَامُ

پودے اور درخت نہیں سوتے

قُمْ قُمْ يَا حَبِيْبِىْ كَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہو اے حبیب ! کب تک سوؤ گے

اَلْبَرُّ وَ الْبَحْرُ لَا يَنَامُ

خشکی اور سمندر نہیں سوتے

قُمْ قُمْ يَا حَبِيْبِىْ كَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہو اے حبیب ! کب تک سوؤ گے

اَلْجَنَّةُ وَ النَّارُ لَا يَنَامُ

جنت اور دوزخ نہیں سوتے

قُمْ قُمْ يَا حَبِيْبِىْ كَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہو اے حبیب ! کب تک سوؤ گے

اَلْحُوْرُ وَ الْقُصُوْرُ لَا يَنَامُ

حوریں اور محلات نہیں سوتے

قُمْ قُمْ يَا حَبِيْبِىْ كَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہو اے حبیب ! کب تک سوؤ گے

اَلطَّیرُ وَ الوَحشُ لَا یَنَامُ

پرندے اور وحشی جاندار نہیں سوتے

قُمْ قُمْ یَا حَبِیبِیْ کَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہو اے حبیب ! کب تک سوؤ گے

اَلنَّوْمُ عَلَی الْمُحِبِّ حَرَامُ

نیند محبت کرنے والے پر حرام ہے

قُمْ قُمْ یَا حَبِیبِیْ کَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہو اے حبیب! کب تک سوؤ گے

طَالِبُ الْمَوْلٰی لَا یَنَامُ

خدا کا طالب نہیں سوتا

قُمْ قُمْ یَا حَبِیبِیْ کَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہو اے حبیب ! کب تک سوؤ گے

اَلْعَاشِقُ وَ الْمَعْشُوقُ لَا یَنَامُ

عاشق اور معشوق نہیں سوتے

قُمْ قُمْ یَا حَبِیبِیْ کَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہو اے حبیب ! کب تک سوؤ گے

اَلْعِشْقُ وَ الْمُحَبَّةُ لَا یَنَامُ

عشق و محبت نہیں سوتے

قُمْ قُمْ یَا حَبِیبِیْ کَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہو اے حبیب ! کب تک سوؤ گے

اَلَّیلُ وَ النَّھَارُ لَا تَنَامُ

رات اور دن نہیں سوتے

قُمْ قُمْ یَا حَبِیْبِی کَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہوائے حبیب! کب تک سوؤ گے

نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ الْاِکْرَامُ لَا یَنَامُ

اچھا خدا احسان والا نہیں سوتا

قُمْ قُمْ یَا حَبِیْبِیْ کَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہوائے حبیب ! کب تک سوؤ گے

اٰدَمُ صَفِیُّ اللّٰہِ لَا یَنَامُ

حضرت آدمؑ خدا کا پسندیدہ نہیں سوتا

قُمْ قُمْ یَا حَبِیْبِیْ کَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہوائے حبیب ! کب تک سوؤ گے

اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ لَا یَنَامُ

ابراہیمؑ خدا کا خلیل نہیں سوتا

قُمْ قُمْ یَا حَبِیْبِیْ کَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہوائے حبیب ! کب تک سوؤ گے

مُوْسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہِ لَا یَنَامُ

موسیٰ خدا کا کلیم نہیں سوتا

قُمْ قُمْ یَا حَبِیْبِیْ کَمْ تَنَامُ

کھڑے ہو کھڑے ہوائے حبیب! کب تک سوؤ گے

عیسیٰ رُوحُ اللّٰہِ لَا یَنَام

یعنی خدا کی (پیدا کردہ) روح نہیں سوتا

قُمْ قُمْ یَا حَبِیْبِیْ کَمْ تَنَامْ

کھڑے ہو کھڑے ہو اے حبیب ! کب تک سوؤ گے

وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا یَنَامْ

اور اللہ کے رسول (محمد ﷺ) بھی نہیں سوتے

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ

بلندیوں کو پہنچے اپنے کمال کے ساتھ

کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

(کفر کے) اندھیروں کو دور کیا اپنے جمال کے ساتھ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

اچھی ہیں اُن کی تمام کی تمام عادات

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ آلِہٖ

درود و سلام اُن پر اور اُن کی آل پر

دعائے حاجت

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بُردبار بزرگ ہے پاک ہے اللہ تعالیٰ مالک عرش عظیم کا۔

وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ

اور سب تعریفیں ہیں اللہ رب العالمین کے لیے ۔میں سوال کرتا ہوں آپ کی رحمت کے

وَ عَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَ الْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّ السَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ

اور سامان آپ کی بخشش کے اور حصہ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے

لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَ لَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ

نہ چھوڑیے میرا کوئی گناہ مگر اسے بخش دیجیے اور نہ کوئی پریشانی مگر اسے دور کردیجیے

وَ لَا حَاجَةً هِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

اور نہ کوئی حاجت جو آپ کی پسندیدہ ہو مگر اسے پوری کردیجیے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

علامہ عینی نے شرح بخاری میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا مانگے کہ یا اللہ اس کا ثواب میرے والدین کو پہنچا دے تو اس نے والدین کا حق ادا کردیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ لَهُ الْکِبْرِیَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ لِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ لَهُ الْعَظْمَةُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ هُوَ الْمُلْکُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبُّ الْاَرْضِ وَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ وَ لَهُ النُّوْرُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ط

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

علاج الاعظم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مجھ ناچیز صوفی شمیم احمد ظفری ابو العلائی کو اپنے اجدادو سلسلہ کے بزرگان سے تعلیم ہوا اوراس کا نام ''علاج الاعظم'' رکھا گیا۔اس رسالہ سے فائدہ اٹھانے والوں سے قوی امید ہے کہ اس عاجز کو دعائے خیر میں یاد رکھیں۔

جاننا ضروری ہے کہ تمام اسمائے حسنیٰ کی ایک بڑی خاصیت حدیث شریف کی رُو سے یہ ہے کہ جو شخص ان کو پڑھا کرے گا، داخلِ جنّت ہوگا۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط ھُوَ اللّٰـہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ . اس اسم کو یا کہ اسم (یَا ھُوَ) کو ہر روز کوئی ہزار (۱۰۰۰) بار پڑھے وہ صاحب یقین ہو جائے۔(عَالِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَۃِ) اس اسم کو جو شخص ہر روز سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے گا، فراموشی و غفلت اس کے دل سے جاتی رہے گی۔(ھُوَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمُ) اس اسم کو جو شخص ہر روز ایک سو مرتبہ پڑھے تمام عالم اس پر مہربان ہوگا۔

اَلْمَلِکُ: اس اسم کو جو کوئی ہر روز زوال کے وقت ایک سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے تو غفلت و فراموشی اس کے دل سے دور ہو اور دل اس کا پاک ہو۔

اَلْقُدُّوْسُ ، یَا سُبُّوْحُ ، یَا قُدُّوْسُ : اس اسم کو جو کوئی روٹی کے اوپر لکھ کر کھایا کرے اس شخص میں فرشتوں کی صفت پیدا ہوگی۔

اَلسَّلَامُ: اس اسم کو جو کوئی بیماری صحت کے لیے ہر روز سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھا

کرے تو انشاء اللہ جلد آرام پائے گا۔

اَلْمُؤْمِنُ : اس اسم کو جو کوئی پڑھے یا اپنے پاس رکھے تو اس شخص کے ظاہر و باطن کی دولت حق تعالیٰ کی امان میں رہے اور اس پر کبھی شیطان قابو نہ پاوے گا۔

اَلْمُهَيْمِنُ : اس اسم کو جو کوئی ہر روز پڑھا کرے اس کے ظاہر و باطن میں نور پیدا ہوگا۔

اَلْعَزِيْزُ : اس اسم کو جو کوئی چالیس روز صبح کی نماز کے بعد اکتالیس بار (۴۱) پڑھا کرے گا تو امور دنیا وعقبیٰ میں کسی کا محتاج نہ ہوگا۔

اَلْجَبَّارُ : اس اسم کو جو کوئی بعد مسبعاتِ عشرہ کے اکیس (۲۱) بار پڑھا کرے گا تو کسی جابر اور ظالم کے پنجے میں گرفتار نہ ہوگا۔

اَلْمُتَكَبِّرُ : اس اسم کو جو کوئی اپنی منکوحہ سے جماع سے پہلے دس (۱۰) مرتبہ پڑھے گا اور بعد اس کے صحبت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے نیک و شائستہ فرزند عطا فرمائے گا۔

اَلْخَالِقُ : اس اسم کو جو کوئی رات کے وقت، جب لوگ سو جائیں، بہت پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ فرشتے کو فرمادے کہ تو قیامت تک عبادت کیا کرتا کہ ثواب اس شخص کے نام لکھ دیا جائے۔

اَلْبَارِئُ : اس اسم کو جو کوئی ہر روز سات مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر نہ ہوگا بلکہ لاش کو اس کی قبر سے فرشتے اٹھالے جائیں گے۔

اَلْمُصَوِّرُ : اس اسم کی خاصیت یہ ہے کہ جو عورت بانجھ ہو اور حمل اس کو نہ رہتا ہو تو چاہیے کہ وہ سات (۷) دن روزہ رکھے اور افطار کے وقت اکیس (۲۱) بار اس اسم کو پڑھ کر پانی پر دَم کرے اور اسی پانی سے افطار کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سات روز نہ گزر پائیں کہ اسے حمل رہ جائے اور فرزند شائستہ تولد ہوگا۔

اَلْغَفَّارُ : اس اسم کو جو کوئی بعدِ نمازِ جمعہ کے سو (۱۰۰) بار ان الفاظ کے ساتھ

پڑھے کہ (یا غفارُ اغفرلی ذنوبی) وہ شخص مغفوروں اور مقبولوں کے زمرے میں داخل کیا جائے گا۔

اَلْقَھَّارُ: اس اسم کو جو کوئی کثرت سے پڑھا کرے گا دُنیا کی محبت اس کے دل سے جاتی رہے گی اور دل اس کا پاک ہوگا۔

اَلْوَھَّابُ: اس اسم کو جو کوئی نمازِ چاشت کے بعد سجدے میں سات (۷) بار پڑھے تو اس کو بے نیازی حاصل ہوگی اور اگر کسی حاجت زدا ہونے کے لیے پڑھا جائے تو آدھی رات کو صحنِ مکان میں یا مسجد میں ننگے سر ہاتھ اٹھا کر سو (۱۰۰) بار پڑھے تو انشاءاللہ تعالیٰ مدعا حاصل ہوگا۔

اَلرَّزَّاقُ: اس اسم کو جو کوئی نمازِ فجر سے پہلے صبحِ کاذب کے وقت گھر کے ہر چہار کونوں میں دس دس بار پڑھے تو اس مکان میں انشاءاللہ تعالیٰ بے برکتی و بے نوائی نہ ہو۔

اَلْفَتَّاحُ: اس اسم کو جو کوئی بعدِ نمازِ صبح کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر ستر (۷۰) مرتبہ پڑھے، تو زنگ اس کے دل سے دور ہوگا، قسمت بڑھے گی اور ہرگز بے نوا نہ ہوگا۔

اَلْعَلِیْمُ: اس اسم کو جو کوئی کثرت سے پڑھا کرے گا، اللہ تعالیٰ کی معرفت اس کو نصیب ہوگی۔

اَلْقَابِضُ: اس اسم کو جو کوئی چالیس دِن تک ہر روز (چالیس) ٹکڑوں پر روٹی کے لکھے اور کھایا کرے گا تو بھوک کے عذاب سے نجات پائے گا۔

اَلْبَاسِطُ: اس اسم کو جو کوئی صبح کے وقت ہاتھ اٹھا کر دس (۱۰) بار پڑھے اور اپنے ہاتھ منہ پر ملے تو وہ ہرگز کسی کا محتاج نہ ہو۔

اَلْخَافِضُ: اس اسم کو جو کوئی سات ہزار (۷۰۰۰) بار پڑھے تو دشمنوں کی بدی سے نجات پائے گا۔

اَلرَّافِعُ: اس اسم کو جو کوئی دِن کو یا رات کے وقت سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے حق

تعالیٰ اسے تمام آفات وبلیات سے دور رکھے گا اور وہ خلق میں صاحب توقیر ہوگا۔

اَلْـمُعِزُّ : اس اسم کو جو کوئی شنبہ (ہفتہ) یا جمعہ کی رات کو مغرب کی نماز کے بعد اکتالیس (۴۱) بار پڑھے تو خلق میں عزیز ومکرم ہوگا۔

اَلْمُذِلُّ : جو شخص کسی ظالم جفا کار سے خوف رکھتا ہو اسے چاہیے کہ پچھتّر (۷۵) مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر سجدے میں جائے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ یاالٰہی تو فلاں شخص کے شر سے امان دے اور اس کی بدی سے بچائے رکھ تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ ظالم اس پر مغلوب ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں امن وامان کے ساتھ رہے گا۔

اَلسَّمِیْعُ : اس اسم کو جو شخص پنجشنبہ (جمعرات) کو نمازِ چاشت کے بعد پانچ سو (۵۰۰) بار پڑھے اور پڑھتے وقت کسی سے بات نہ کرے پس اللہ تعالیٰ سے جو دعا مانگے گا وہ قبول ہوگی۔

اَلْبَـصِیْرُ : اس اسم کو جو کوئی جمعہ کی سنت اور فرض کے درمیان سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے وہ اللہ کی نظر میں مخصوص ہوگا۔

اَلْحَـكَمُ : اگر کوئی سخت کام درپیش ہو جائے تو ہمیشہ کثرت سے اس اسم کو پڑھا کرے۔ اللہ کے فضل وکرم سے آسان ہوگا۔

اَلْعَدْلُ : اس اسم کو جو کوئی جمعہ کی رات کو روٹی کے بیس (۲۰) ٹکڑوں پر لکھ کر کھائے تو اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو اس کا تابعدار کرے۔

اَلـلَّطِیْفُ : اس اسم کو وضو کر کے سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھنے سے مدعائے دلی جو کچھ ہو، بر آتا ہے اور وحشتِ تنہائی دفع ہوتی ہے اور سخت بیماری کی دوا ہے اور ناکتخدا لڑکی کی شادی ہونے کو علاج بے بہا ہے۔

اَلْخَبِیْرُ : جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا وہ نفس کے شر سے خلاصی پائے گا۔

اَلْـحَلِیْمُ : اس اسم کو اگر پانی پر دم کرے یا کاغذ پر لکھ کر دھولے اور اس پانی

کو کھیت پر چھڑک دے انشاء اللہ تعالیٰ کھیت خوب پھولے پھلے گا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔

اَلْعَظِیْمُ : اس اسم کو جو شخص ہمیشہ پڑھا کرے وہ خلق میں عزیز ہوگا۔

اَلْغَفُوْرُ : اس اسم کو کاغذ کے ٹکڑوں پر لکھے اور کیسے ہی بیمار کو کھلائے تین روز تک تو انشاء اللہ تعالیٰ شفا نصیب ہو۔

اَلشَّکُوْرُ : تنگی معاش والا اس اسم کو اگر روزانہ اکتالیس (۴۱) مرتبہ پڑھ کر پانی پر دَم کرے اور اس پانی کو سینے اور آنکھوں پر لگائے تو فراخیِ معاش حاصل ہوگی اور اسی پانی کو ضعفِ بصارت والا لگائے تو آنکھوں کی روشنی زیادہ ہوتی ہے۔

اَلْعَلِیُّ : اس اسم کو جو ہمیشہ پڑھا کرے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے اس کی عزت وحُرمت لوگوں میں بڑھے اور دوسرے مقصد کے لیے بھی مفید ہے۔

اَلْکَبِیْرُ : اس اسم کو جو شخص ہمیشہ پڑھے گا اسے کوئی گزندہ کاٹ نہ سکے گا اور تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔

اَلْحَفِیْظُ : اس اسم کو جو کوئی شخص لکھ کر اپنے پاس تعویذ کر کے رکھے گا تو وہ پانی میں غرق ہوگا نہ آگ میں جلے گا اور دیو، جن، پَری وغیرہ کے آسیب سے محفوظ رہے گا۔

اَلْمُقِیْتُ : اس اسم کو اگر سات بار پڑھے اور خالی کوزے کے اندر دم کرنے کے بعد اس میں پانی بھر کر رکھے، پس اس پانی میں یہ تاثیر ہوگی کہ اس میں سے تھوڑا سا اس شخص کو پلادے جو سفر پہ جاتا ہو یا نقل مکانی کرتا ہو یا کسی نے اس سے بد معاملگی کی ہو یا کوئی لڑکا بدخوئی میں مبتلا ہو تو پلادے۔ ہر بلا سے نجات ہوگی۔ (انشاء اللہ)

اَلْحَسِیْبُ : اس اسم کو اگر ستتر (۷۷) مرتبہ ہر روز پڑھا کرے تو چوروں کے خوف، ہمسایہ کی بدی اور دشمنوں کی دشمنی سے محفوظ رہے گا۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ الْحَسِیْبُ : اس دعا کو جس مطلب کے لیے سات (۷) روز پڑھے تو بفضلہ تعالیٰ وہ مقصد سات دن کے اندر حاصل ہو، لازم ہے کہ اس دعا کو پنجشنبہ

کے روز سے پڑھنا شروع کرے۔

اَلْجَلِیْلُ : اس اسم کو جو شخص مشک و زعفران سے لکھ کر کھائے تو اپنی قوم میں مؤقر و معزز ہو اور ہر ایک اس سے مرعوب رہے۔

اَلْکَرِیْمُ : اس اسم کو جو شخص سوتے وقت پڑھ کر سوئے تو وہ شخص جہاں میں مکرم و محترم ہوگا۔ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اس اسم کو ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اس لیے ان کے اسمِ مبارک میں لوگ لفظ کرم اللہ وجہہ پکارنے لگے۔

اَلرَّقِیْبُ : اس اسم کو اگر کوئی شخص اپنے اہلِ و عیال اور مال و متاع کے ارد گرد پڑھ دے تو وہ سب دشمنوں کی دشمنی اور ہر طرح کے اور نقصان سے حفاظت میں رہے۔

اَلْمُجِیْبُ : اس اسم کو جو شخص پڑھا کرے یا اپنے پاس رکھے تو حق تعالیٰ کی امان میں رہے۔

اَلْوَاسِعُ : اس اسم کو جو شخص بکثرت پڑھے گا تو اسے قناعت حاصل ہوگی۔

اَلْحَکِیْمُ : اس اسم کو جو شخص آدھی رات کے وقت پڑھا کرے تو حق تعالیٰ اسے محرم اسرار کرے گا۔

اَلْوَدُوْدُ : اس اسم کو کسی کھانے کی چیز پر ایک ہزار ایک (۱۰۰۱) مرتبہ پڑھ کر اُن میاں بیوی کو جو آپس میں محبت نہ رکھتے ہوں، کھلا دے تو ان میں آپس کی محبت و الفت بڑھے گی اور وہ ایک دوسرے کے تابعدار ہوں گے۔

اَلْمَجِیْدُ : اس اسم میں یہ خاصیت ہے کہ اگر کوئی شخص مرضِ جذام میں مبتلا ہو تو اسے چاہیے کہ ایام بیض (یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں) کے روزے رکھے اور افطار کرتے وقت اس اسم کو بہ کثرت پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔ اور ہر ایک مطلب کے لیے مفید ہے۔

اَلْبَاعِثُ : اس اسم کو جو شخص سوتے وقت اپنا ہاتھ سینے پر رکھ کر سو (۱۰۰) مرتبہ

پڑھے تو بفضلہ تعالیٰ دل اس کا زندہ ہو جائے۔

اَلشَّهِيْدُ : اس اسم کو اگر صبح کے وقت پیشانی پر ہاتھ رکھ کر اکیس (۲۱) بار پڑھے اور منھ اپنا آسمان کی طرف کرے تو اس کی برکت سے بیٹا فرماں بردار اور بیٹی نیک کردار و پرہیز گار ہو۔

اَلْحَقُّ : اس اسم کی خاصیت یہ ہے کہ اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو ایک کاغذ کے چار گوشوں میں اس اسم کو لکھے اور اس چیز کا نام بھی اُس کاغذ پر لکھے اور آدھی رات کے وقت اس کاغذ کو ہاتھ میں لے کر آسمان کی طرف نظر کرے۔ انشاء اللہ صبح ہونے سے پہلے وہ چیز مل جائے گی یا کوئی آکر اس کا پتہ بتا دے گا۔

اَلْوَكِيْلُ : اس اسم کو جو شخص ہمیشہ وِرد کرے گا تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے فضل سے باد و باراں و بجلی وغیرہ آفات سے امن و امان میں رہے گا۔

اَلْقَوِيُّ : جو شخص دشمن سے خوف رکھتا ہو تو ایک ہزار ایک (۱۰۰۱) گولی آٹے کی بنا کر ہر ایک گولی پر ایک ایک مرتبہ اس اسم کو پڑھے اور ان گولیوں کو پرندے جانوروں کو کھلا دے اور کھلاتے وقت اپنے دل میں دَمِ دشمن کی نیت کرے۔ بفضلِ تعالیٰ دشمن مقہور ہوگا۔

اَلْمَتِيْنُ : اگر بچہ ماں کا دودھ نہ پیے یا دائی کا دودھ کم ہو جائے تو اس اسم کو لکھے اور دھو کر اس کا پانی دائی کو پلا دے اور کچھ چھاتی پر لگا دے تو انشاء اللہ تعالیٰ دودھ زیادہ ہوگا اور بچہ تسکین پائے گا۔

اَلْوَلِيُّ : اگر کسی مرد یا عورت یا لونڈی کی طبیعت بدفعلی یا حرام کاری پر مائل ہو اور کسی طرح سے اس بدفعلی یا حرام کاری سے باز نہ آئے تو جماع سے پہلے اس اسم کو باوضو مع اول و آخر درودِ شریف کے پڑھ کر اپنی عورت یا لونڈی بدکار سے صحبت کرے، وہ پرہیز گار ہو جائے گی۔

اَلْحَمِيْدُ : جس شخص کو فحش بکنے کی عادت ہو تو اس اسم کو کسی برتن پر لکھے اور

ہمیشہ اسی برتن میں پانی پیا کرے۔ انشاء اللہ فحش بکنے کی عادت اس سے جاتی رہے گی۔

اَلْمُحْصِیْ : جسے عبادت کرنے میں سستی اور کاہلی ہوتی ہوتو اسے لازم ہے کہ رات سوتے وقت اپنا ہاتھ سینے پر رکھے اور سات (۷) بار اس اسم کو پڑھ کر سور ہے۔ بفضلہ تعالیٰ امان میں رہے گا اور عبادت و ریاضت کا شوق ہوگا اور اگر عذابِ قیامت کا خوف دامن گیر ہوتو ہر جمعہ کی شب اس اسم کو ایک ہزار ایک (۱۰۰۱) بار پڑھا کرے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے عذاب اس کا کم ہو جائے گا اور حساب بآسانی ہوگا۔

اَلْمُبْدِیُٔ : اس اسم کو حمل والی عورت کے پیٹ پر صبح کے وقت اس کا شوہر اُنیس (۱۹) مرتبہ صرف شہادت کی اُنگلی سے لکھے تو بفضلِ تعالیٰ اسقاطِ حمل کا خوف جاتا رہے گا۔ اور جس عورت کا حمل دیر تک رہے (یعنی نو مہینے سے زیادہ گزر جائیں) تو اس عورت کے پیٹ پر لکھنے سے جلد فرزند پیدا ہوگا۔

اَلْمُعِیْدُ : اگر کوئی شخص غائب ہو جائے اور اس کی کوئی خبر نہ ملے تو اس اسم کو رات کو سوتے وقت گھر کے ہر گوشے میں ستر ستر (۷۰) مرتبہ پڑھے اور نام اس کا بمعہ ولدیت پکارے اور کہے کہ مجھ تک پہنچا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ستر (۷۰) دن میں وہ شخص خود آجائے گا یا اس کی خبر آجائے گی۔

اَلْمُحْیِیْ : جس کو اللہ تعالیٰ کا ڈر اور عذاب کا خوف ہوتو اسے چاہیئے کہ اس اسم کو پڑھ کر اپنے بدن پر سات دن تک پھونکے۔ نفس اس کا تابعدار ہو جائے گا۔

اَلْمُمِیْتُ : جس شخص کو عذابِ آخرت کا خوف ہوتو وہ سات روز تک سوتے وقت ہاتھوں کو سینے پر رکھ کر اس اسم کو سات (۷) مرتبہ پڑھے۔ بفضل تعالیٰ نفس اس کا تابعدار ہوگا۔

اَلْحَیُّ : اس اسم کو جس مریض پر پڑھ کر دم کیا جائے تو اللہ کے فضل سے شفا حاصل ہوگی۔ مروی ہے کہ اسی اسم کی برکت سے فرشتوں کو سونے اور کھانے کی حاجت نہیں ہے۔

اَلْقَیُّوْمُ : اس اسم کو جو شخص صبح کے وقت چلا چلا کر پڑھا کرے تو اس کی برکت سے ہر شخص کے دل کو مسخر کر سکے گا۔

اَلْوَاجِدُ : اس اسم کو اگر کھاتے وقت ہر لقمے پر پڑھا کرے تو دل میں نور پیدا ہوگا۔ لکھا ہے کہ اس اسم کی برکت سے طالب صادق کے دل میں وجد و رقت پیدا ہوتی ہے۔

اَلْمَاجِدُ : اس اسم کی ہیبت سے مشرکین مقہور ہوتے ہیں۔

اَلْوَاحِدُ : اگر عالم تنہائی میں کسی کو خوف و ہراس لاحق ہو تو اس اسم کو پڑھنے سے اس کے دل میں قوت و ہمت پیدا ہوگی، خوف یک دم زائل ہوگا۔ اس اسم کی صفت کسی مخلوق کو معلوم نہیں۔

اَلْاَحَدُ : اس اسم کو ہزار (۱۰۰۰) بار پڑھنے سے وحشت و تنہائی جاتی رہتی ہے۔ عنایت و رحمتِ یزدانی مددگار رہتی ہے۔

اَلصَّمَدُ : اگر اس اسم کو آدھی رات یا صبح کے وقت ایک سو گیارہ (۱۱۱) بار پڑھا کرے تو صدیقوں کے زمرے میں داخل ہوگا۔

اَلْقَادِرُ : اگر کوئی شخص کسی دشمن کو غالب جان کر ڈرتا ہے اور اس کے دفع کرنے کی کوئی تدبیر اس سے نہیں ہو سکتی تو چاہیے کہ وضو کرتے وقت ہر ایک عضو کے دھونے میں اس کو پڑھے اور پانی بہائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دشمنوں پر وہ غالب رہے گا۔

اَلْمُقْتَدِرُ : جو کوئی سو کر اٹھے اور آنکھیں کھول کر اس اسم کو پڑھا کرے تو تمام خلائق پر قادر ہو۔

اَلْمُقَدِّمُ : جو شخص خوف و وحشت سے اپنے مقام میں نہ رہ سکے تو اس اسم کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے تو اس کی برکت سے کسی طرح اسے اذیت نہ پہنچے گی۔

اَلْمُؤَخِّرُ : اس اسم کو روزانہ سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھنے والے کے دل میں سوائے ذکر حق کے اور کچھ نہ آئے گا اور اس کی عاقبت بخیر ہوگی۔

اَلْاَوَّلُ : جو شخص اپنے زن و فرزند سے جُدا ہو یا کسی سے کوئی جدا ہو کر غائب ہو گیا ہو تو چاہیے کہ متواتر شب جمعہ کو ایک ہزار (۱۰۰۰) بار اس اسم کو پڑھا کرے۔ بفضلہ تعالیٰ سب مقصد اس کے بر آئیں گے۔

اَلْاٰخِرُ : جس شخص کی عمر آخر ہوئی ہو اور نیک عمل اس نے کچھ نہ کیا ہو تو اسے لازم ہے کہ اس اسم کو ہر روز سو (۱۰۰) بار پڑھا کرے اور نہ پڑھ سکے تو لکھ کر اس کا تعویذ اپنے پاس رکھے انشاءاللہ تعالیٰ عاقبت اس کی بخیر ہوگی۔

اَلظَّاهِرُ : اس اسم کو جو شخص نمازِ اشراق کے بعد پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ پڑھا کرے آنکھیں اس کی روشن ہوں گی اور اللہ تعالیٰ سے جو مقصد مانگے وہ حاصل ہوگا۔

اَلْبَاطِنُ : اس اسم کو جو شخص روزانہ ایک ہزار تیس (۱۰۳۰) بار پڑھا کرے اس پر اسرارِ الٰہی ظاہر ہوں۔

اَلْوَلِيُّ : جس شخص کو باد و باراں و برق سے خوف ہو تو چاہیے کہ اس اسم کو لکھ کر پانی بھرے کوزے میں ڈال دے اور اس پانی کو گھر کے تمام در و دیوار اور گوشوں میں چھڑک دے اور ہر روز اس اسم کو پڑھا کرے۔ بفضلہ تعالیٰ ان آفات سے بے خوف رہے گا۔

اَلْمُتَعَالِيْ : اس اسم کو جو عورت حیض کے دنوں میں ورد کرے وہ مثلِ باکرہ کے ہو جائے۔

اَلْبَرُّ : جس کا چھوٹا لڑکا زندہ نہ رہے وہ اس اسم کو سات مرتبہ پڑھے اور سات (۷) بار اس لڑکے کو اللہ کے سپرد کر دے تو وہ لڑکا سلامت رہے۔

اَلتَّوَّابُ : اس اسم کو جو شخص نمازِ چاشت کے بعد تین سو ساٹھ (۳۶۰) مرتبہ پڑھے گا تو اس کی توبہ قبول ہوگی۔

اَلْمُنْعِمُ : اس اسم کو جو شخص ہمیشہ پڑھے گا وہ غنی ہوگا۔

اَلْمُنْتَقِمُ : جو شخص دشمنوں کا ظلم برداشت نہ کر سکے تو پے در پے تین جمعے کی رات

کو پڑھا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تین شب نہ ہونے پائیں کہ اس سے دشمن راضی ہو جائیں۔

اَلْعَفُوُّ : جس شخص کو بہت گناہوں کے باعث مغفرت سے ناامیدی ہو تو اسے چاہیے کہ اس اسم و بکثرت پڑھے اور ورد کرے۔ اللہ کے فضل سے وہ بخشا جائے گا اور بغیر حساب کے داخل جنت ہوگا۔

اَلرَّءُوْفُ : اس اسم کو جو شخص پندرہ مرتبہ پڑھ کر کسی ظالم حاکم سے جس مظلوم کی سفارش کرے تو وہ ظالم رحم کر کے اُس مظلوم کو بخش دے اور ظلم سے باز آئے۔

مَالِكُ الْمُلْكِ : اس اسم کو جو شخص ہمیشہ پڑھا کرے تو نخوت اس کی دور ہو جائے اور تونگری ہو۔

ذُوْا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ : جس شخص کو کوئی سخت مہم درپیش ہو تو اس اسم کو سات سو (۷۰۰) مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ فضل ہوگا۔

اَلرَّبُّ : جو شخص اپنے اہل و عیال کو بیگانوں میں رکھے اور اسے ان سے کسی قسم کا اندیشہ پیدا ہو تو اپنے گھر کے چاروں طرف لکیر کھینچے اور اسم کو پڑھے بفضلہ تعالیٰ اس کے عیال و اطفال بیگانوں کے شر و فساد سے محفوظ رہیں گے۔

اَلْمُقْسِطُ : اس اسم کو ہمیشہ ورد کرنے سے وسوسہ شیطانی دل سے دور ہوگا۔

اَلْجَامِعُ : جس شخص کے اہل و عیال جدا ہو گئے ہوں تو اتوار کے دن چاشت کے وقت غسل کرے اور آسمان کی طرف منہ کر کے اس اسم کو پڑھتا جائے اور ایک ایک انگلی اپنی بند کرتا جائے جب دونوں ہاتھوں کی دسوں انگلیاں بند ہو جائیں تو ہاتھ اپنے منہ پر پھیرے۔ بفضلہ تعالیٰ اس کے اہل و عیال اس سے آملیں گے۔

اَلْغَنِیُّ : جو شخص ایسی بلا میں گرفتار ہو کہ اس کے دفع کرنے کا چارہ اسے معلوم نہ ہو تو اسے چاہیے کہ اس اسم کو پڑھ کر ہاتھ پر دم کرے اور اس ہاتھ کو تمام بدن پر پھیرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس بلا سے خلاصی ہوگی۔

اَلْمُغْنِیُ: اس اسم کو جو شخص بہت پڑھا کرے وہ خلق اللہ سے بے نیاز ہو جائے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ہزار (۱۰۰۰) بار پڑھا کرے اور اگر جمعہ سے دوسرے جمعہ تک پڑھے تو خلق اللہ سے بے نیاز ہو جائے گا۔

اَلْمُعْطِیْ: جو شخص دعا مانگتے وقت یَا مُعْطِیَ السَّآئِلِیْنَ بہت پڑھے گا وہ اِنشاء اللہ کسی مخلوق کا محتاج نہ ہوگا۔

اَلْمَانِعُ: جس شخص کی جورو نا موافق ہو تو وہ شخص سوتے وقت دِل میں بہت پڑھے گا تو بفضلہٖ تعالیٰ عورت اُس کے موافق ہو جائے گی۔

اَلضَّآرُّ: اگر کوئی شخص کسی جگہ اقامت کرنا چاہتا ہو اور دِل میں اس طرح کا تردد ہو کہ یہاں کا رہنا ہمارے واسطے بہتر ہے یا مضر تو اسے چاہیے کہ ایام بیض کے روزے رکھے جو جمعہ کے دن سے شروع ہوں اور اس کے ہر روز اس اسم کو سو (۱۰۰) بار پڑھے۔ تین دن کے پڑھنے سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ مقام اس کے حق میں نیک ہے یا بد۔

اَلنَّافِعُ: جو شخص کشتی یا جہاز پر سوار ہو کر جا رہا ہو، اگر اس اسم کو بہ کثرت پڑھے گا تو وہ جہاز طوفان اور غرق ہونے سے محفوظ رہے گا۔

اَلنُّوْرُ: جو شخص شب جمعہ سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھے اور بعد اس کے ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ اس اسم کو پڑھے تو انشاء اللہ اس کے دل میں اسرارِ الٰہی ظاہر ہوں گے اور بعض نے کہا ہے کہ سورۃ نور کو سات بار پڑھے۔

اَلْهَادِیْ: اس اسم کو جو شخص بکثرت پڑھا کرے گا اور پڑھتے وقت آسمان کی طرف نظر کرے اور ہاتھ اٹھائے پھر آنکھیں نیچی کرلے پھر ہاتھ اٹھائے اور ہاتھوں کو منہ اور آنکھوں پر پھیرے تو بفضلہٖ تعالیٰ اہل معرفت اور صاحب عرفاں ہو جائے گا۔

اَلْبَدِیْعُ: جس شخص کو کوئی مہم درپیش آئے تو اسے چاہیے کہ ستر ہزار (۷۰۰۰۰) مرتبہ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پڑھے بفضلہٖ تعالیٰ اس مہم کی سختی آسانی سے بدل

جائے گی اور اگر کوئی شخص کسی مطلب کے حاصل ہونے میں عاجز اور پریشان ہو تو لازم ہے کہ ہمیشہ رات کے وقت اسی اسم کو سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا وہ مطلب حاصل ہوگا۔

اَلْــوَارِثُ :اس اسم کو جو کوئی آفتاب طلوع ہونے سے پہلے سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھا کرے تو اللہ کے فضل سے اس شخص کو زندگی میں اور بعد مرنے کے کسی طرح کی تکلیف اور اذیت نہ ہوگی۔

اَلرَّشِیْدُ : کوئی شخص ایسا ہو کہ اپنے کام کی تدبیر میں عاجز ہو اور تردد میں پڑے کہ اس کام میں کیا کیا جائے۔ یا کسی کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو تو اسے چاہیے کہ نماز مغرب اور عشاء کے درمیان اس اسم کو ہزار (۱۰۰۰) بار پڑھا کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے کام کی تدبیر جلد ہو جائے گی۔ اور گمشدہ چیز کی خبر بھی مل جائے گی۔

اَلصَّبُوْرُ :اگر کسی کو کوئی درد و رنج یا مشقت پیش آئے تو اسے چاہیے کہ تیس ہزار (۳۰۰۰۰) مرتبہ اس اسم کو پڑھے۔ بفضلہٖ تعالیٰ وہ سب دور ہو جائے گی اور ہر طرح سے اطمینان و سکون اس کے دل کو حاصل ہوگا۔

☆......☆......☆......☆......☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ مَلٰئِكَتِهٖ وَ اَنْبِيَائِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جَمِيْعِ خَلْقِهٖ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ

ترجمہ: خدا اور فرشتے اور پیغمبروں اور نبیوں اور رسولوں اور پوری مخلوق کی

طرف سے درود اور رحمت اتارے ہمارے سردار پر جن کا نام حضرت محمد ﷺ ہے۔ اور آپ کی امت پر اور سب پر درود و سلام و رحمت و برکت نازل ہو۔

فائدہ: جو شخص جمعے کے دن ایک سو (۱۰۰) مرتبہ اور روزانہ تین مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ پوری مخلوق کی گنتی کے برابر ثواب عطا کرے گا۔ اور قیامت کے دن آپ کی جماعت کے ساتھ رہے گا اور حضور ﷺ ہاتھ پکڑ کے جنت میں داخل فرمائیں گے۔

☆......☆......☆......☆......☆

دعائے مستجاب

اس بزرگوار دعا کی یہ اسناد ہیں۔ جو کوئی ہر روز اس دعا کو پڑھے گا، اگر روزانہ نہ پڑھ سکے تو ہفتہ میں ایک بار پڑھے۔ اگر ہفتہ میں بھی نہ پڑھ سکے تو مہینے میں ایک بار پڑھے۔ اگر مہینہ میں بھی نہ پڑھ سکے تو عمر بھر میں ایک دفعہ ضرور پڑھے اور اگر خود نہ پڑھ سکے تو کسی دوسرے سے پڑھوا کر سن لے۔ اور سن بھی نہ سکے تو اس دعائے شریف کو اپنے پاس نگاہ کے سامنے رکھے۔ خداوندِ کریم اس بندے کے واسطے دوزخ کے دروازے بند کر دے گا اور اس کے واسطے بہشت کے دروازے کھول دے گا جو بندہ اس دعا کو پڑھ کر خدا تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو عنایت فرمائے گا۔ اور سات چیزوں سے محفوظ رکھے گا۔ (۱) فقیری سے (۲) دنیا کی تکلیف سے (۳) جان کنی کی تکلیف سے (۴) عذاب قبر سے (۵) منکر اور نکیر کے سوالوں سے (۶) قیامت کی سختی سے (۷) دوزخ کے عذاب سے اور اللہ تعالیٰ بہشت میں اس کے لیے اپنا دیدار نصیب کرے گا اس بندہ کو اللہ تعالیٰ مکاروں کے مکر سے اور چغل خوروں کی چغلیوں سے اور نیزوں کے زخم اور ظالموں کے ظلم اور

بدگویوں کی زبان اور شیطان کی شرارت اور سانپ بچھو کی آفت اور بجلی کی سختی اور دونوں جہانوں کی ستر ہزار بلاؤں سے نگاہ رکھے گا اور اس کے سبب چھوٹے بڑے گناہ معاف کردے گا۔ اگرچہ اس کے گناہ درختوں کے پتوں اور مینہہ کے قطروں اور پریوں اور جانوروں سے بھی زیادہ ہوں گے۔ حق تعالیٰ سبحانہٗ معاف فرمادے گا۔ اور اس کے اعمال میں ہزار نیکی لکھے گا۔ آدمی کے بدن میں ستر ہزار بلائیں ہیں۔ جو کوئی اس دعا کو پڑھے گا یا اس کو اپنے پاس رکھے گا تو ایسی بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ جیسے سر کا درد، شقیقہ کا درد، آنکھ کا درد، کان کا درد، دانت کا درد، سینہ کا درد، کمر کا درد، گھٹنوں کا درد، ہڈیوں کا درد، زہ کا درد، اس کے علاوہ ہر قسم کے دردوں اور تکلیفوں سے بچا رہے گا اور جو بیماری وجود میں ہوگی مثلاً ناردا، ناسور اور سنگِ مثانہ، کدو دانہ، خون کا بند ہونا یا مقدار سے زیادہ نکلنا اور دیو پری کے آسیب سے محفوظ رہے گا۔

جس کے پاس یہ دعا ہوگی وہ بادشاہوں کی مجلس یا کچہریوں میں جائے گا تو بڑی عزت پائے گا۔ گھر میں آئے گا تو سب لوگوں میں عزیز ہوگا اور سب لوگ اس کو دوست رکھیں گے۔ جب اس کو دفن کریں گے تو عذاب قبر نہ ہوگا بلکہ اس کی قبر فراخ ہو جائے گی اور اس دعائے بزرگوار کی برکت سے سب بلاؤں اور آفتوں سے محفوظ رہے گا اور اس کی دینی و دنیاوی مشکلات آسان ہوں گی۔ شک نہ کرے کہ کفر کا خوف ہے۔ **نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا**

خاصیت اس دعائے بزرگوار کی بہت ہیں لیکن مختصراً لکھی گئی ہیں۔

سُبْحٰنَکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمُ

سُبْحٰنَکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

سُبْحٰنَکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ

سُبْحٰنَکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ

سُبْحٰنَکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ الْمُصَوِّرُ الْحَکِیْمُ

سُبۡحٰنَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ

سُبۡحٰنَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ الۡبَصِیۡرُ الصَّادِقُ

سُبۡحٰنَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ

سُبۡحٰنَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ الۡجَبَّارُ الۡمُتَکَبِّرُ

سُبۡحٰنَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ الۡمُبۡدِیُٔ الۡمُعِیۡدُ

سُبۡحٰنَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ اللَّطِیۡفُ الۡخَبِیۡرُ

سُبۡحٰنَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ الصَّمَدُ الۡمَعۡبُوۡدُ

سُبۡحٰنَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ الۡوَاجِدُ الۡمَاجِدُ

الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ

☆......☆......☆......☆......☆

وظیفه

ماہِ رمضان کی پہلی شب بعد نمازِ عشاء ایک مرتبہ سورۃ فتح پڑھنا بہت افضل ہے۔

ماہِ رمضان کی پہلی شب بعد نمازِ تہجد، آسمان کی طرف منھ کر کے بارہ (۱۲) مرتبہ یہ دعا پڑھنی بہت افضل ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الۡحَقُّ الۡقَیُّوۡمُ الۡقَآئِمُ عَلٰی کُلِّ نَفۡسٍ بِمَا کَسَبَتۡ

اس کے پڑھنے والے کو بے شمار نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی جائیں گی۔

ابجد کے اعداد

ا	ب	پ	ج	چ	د	ڈ	ہ	و	ز	ژ	ح	ط	ی	ک	گ
۱	۲	۲	۳	۳	۴	۴	۵	۶	۷	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۲۰
ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر	ڑ	ش	ت	ٹ	ث	خ	ذ
۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰
☆	ض	ظ	غ	☆	☆	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	☆	☆	☆
☆	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰	☆	☆	۴۹۰	۶۰۸	۲۱۲	۱۴۰	۱۴	۷۴۱	۱۱۳	☆	☆	☆

دنوں کے اعداد

شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چہار شنبہ	پنجشنبہ	جمعہ
۳۵۷	۳۸۷	۳۶۷	۴۲۲	۵۶۶	۴۱۲	۱۱۸

کسی نام کا جائزہ لینے کے لیے نام کا پہلا حرف اور اس کے اثرات

(موافق/ناموافق)

نام کا پہلا حرف	ستارہ	موافق دن	موافق نمبر	موافق پتھر	موافق رنگ	قابل شرکت لوگ	ان سے ہوشیار رہیں	موافق لوگ	ناموافق لوگ	برج	ستارہ
ا،ل،ع، ی	مریخ	منگل	۹	الماس	سرخ سفید	میزان والے	حوت	دلو جوزا	سرطان جدی	حمل	مریخ
ظ،ذ،ض، ز،ن	مریخ	منگل	۹	اوپل	گہرا سرخ	ثور والے	میزان	سنبلہ جدی	دلو اسد	عقرب	مریخ
ب،و	زہرہ	جمعہ	۶	الماس	نیلا، سبز	عقرب والے	حمل	حوت سرطان	دلو۔اسد	ثور	زہرہ
ر،ت،ط	زہرہ	جمعہ	۶	کارکینگ	نیلا	حمل والے	سنبلہ	اسد قوس	جدی سرطان	میزان	زہرہ
ق،ک	عطارد	بدھ	۵	زمرد	زرد	قوس والے	ثور	حمل اسد	سنبلہ حوت	جوزا	عطارد
پ،غ	عطارد	بدھ	۵	رودراکھ	گہرا زرد	حوت والے	اسد	سرطان عقرب	قوس جوزا	سنبلہ	عطارد
ح،ہ	قمر	پیر	۲	عقیق	بنفشی رنگ	جدی والے	جوزا	ثور سنبلہ	میزان حمل	سرطان	قمر
م	شمس	اتوار	۱	یاقوت	اورنج	دلو والے	سرطان	جوزا میزان	عقرب ثور	اسد	شمس
ف	مشتری	جمعرات	۳	پکھراج	ارغانی	جوزا والے	عقرب	میزان دلو	حوت سنبلہ	قوس	مشتری
د،چ	مشتری	جمعرات	۷	حجر لدم	بھورا	سنبلہ والے	دلو	جدی ثور	جوزا قوس	حوت	مشتری
ج،خ، گ	زحل	ہفتہ	۸	فیروزہ	بھورا سبز	سرطان والے	قوس	عقرب حوت	حمل میزان	جدی	زحل
س،ش، ص،ث	زحل	ہفتہ	۴	عقیق	ہلکا سبز	اسد والے	جدی	قوس حمل	ثور۔ عقرب	دلو	زحل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اس بیان میں کہ کس قسم کے لوگ جمع ہوں گے

(۱) چاہیے کہ سوال کرنے والے کے نام کا عدد اور اس کی والدہ کے نام کا عدد اور اس دن کا عدد جس روز سوال کیا گیا ہے، نکال کر سب کو جوڑ لیں۔ اس جوڑے ہوئے عدد کو سات (۷) سے تقسیم کریں، اگر ایک بچے تو بادشاہ کی طرف سے جمع ہوں گے۔ اگر (۲) بچے تو عالموں اور ابدال کی طرف سے جمع ہوں گے۔ اگر تین (۳) بچے تو اہلِ وقار کی طرف جمع ہوں گے۔ اگر چار (۴) بچے تو مسافروں کی طرف سے جمع ہونگے۔ اگر پانچ (۵) بچے تو اہلِ میراث کی طرف سے۔ اگر چھ (۶) بچے تو حاکم شرح کی طرف سے اور اگر کچھ نہ بچے تو قرض خواہوں کی طرف سے لوگ جمع ہونگے۔

اس بیان میں کہ حاملہ کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی

(۲) چاہیے کہ حاملہ کا نام بمع والدہ اور اس دن کا نام جس دن سوال کیا گیا ہے، سب کا عدد نکال کر تین (۳) سے تقسیم کریں۔ اگر ایک (۱) بچے تو لڑکا ہوگا۔ اگر دو (۲) بچے تو لڑکی اور اگر کچھ نہ بچے تو ولادت کے وقت حاملہ کو جان کا خطرہ ہے یا حمل ساقط ہوسکتا ہے۔

اس بیان میں کہ عورت نیک ہے یا بد؟ (دوست ہے یا دشمن)

(۳) چاہیے کہ عورت کا نام، اس کی ماں کا نام اور جس دن سوال کیا گیا ہے اس دن کا عدد نکال کر جمع کریں اور حاصل جمع کو چار (۴) سے تقسیم کریں اگر ایک (۱) باقی بچے تو دشمن ہے ظاہری اور باطنی (یعنی عورت بد ہے)۔ اگر دو بچے تو ظاہر میں دوست، باطن

دشمن، (یعنی ظاہر میں نیک، باطن میں بد) اگر تین (۳) بچے تو دشمن بدترین ہے۔ اگر کچھ نہ بچے تو بھی دشمن۔

اس بیان میں کہ میاں بیوی میں موافقت ہوگی یا نہیں؟

(۴) چاہیے کہ شوہر کا نام بمعہ والدہ اور اس دن کا نام جس دن سوال کیا گیا ہے، عدد نکال کر جمع کریں اور تین (۳) سے تقسیم کریں۔ اگر باقی ایک (۱) ہو تو ہرگز موافقت نہ ہوگی۔ اگر باقی (۲) دو بچے تو دونوں میں موافقت ہو۔ اگر کچھ نہ بچے تو پھر بھی موافقت رہے گی۔

اس بیان میں کہ عورت نیک ہے یا بدچلن؟

(۵) عورت کا نام بمع والدہ اور دن کا نام جس دن سوال کیا گیا ہے، عدد نکال کر جمع کرلیں اور تین (۳) سے تقسیم کریں۔ اگر باقی ایک بچے تو عورت نیک ہے۔ اگر (۲) دو بچے تو عورت بدچلن ہے۔ اگر کچھ نہ بچے تو اپنے شوہر سے موافقت رکھے اور دوسروں سے تعلق رکھے گی۔

اس بیان میں کہ عورت کو لڑکا پورے دن کا ہوگا یا حمل ساقط ہو جائے گا؟

(۶) چاہیے کہ عورت کا نام بمعہ والدہ اور جس دن سوال کیا گیا ہے، عدد نکال کر جمع کریں اور دو (۲) سے تقسیم کریں، اگر ایک (۱) بچے تو حمل اختتام کو پہنچے گا۔ اگر کچھ نہ بچے تو حمل ساقط ہو جائے گا۔

اس بیان میں کہ اس حمل میں دو لڑکے ہیں یا ایک؟

(۷) چاہیے کہ عورت کے نام کا عدد والدہ کے نام کے عدد اور دن کے عدد جمع

کر کے تین (۳) سے تقسیم کریں۔ اگر باقی ایک (۱) بچے تو ایک لڑکا ہوگا۔ اگر دو (۲) لڑکے پیدا ہوں گے اور اگر کچھ نہ باقی بچے تو لڑکا پیدا ہوگا مگر زندہ نہ بچے گا۔

اس بیان میں کہ مریض کیسا بیمار ہے؟

(۸) مریض بمعہ والدہ اور دن کا نمبر نکال کر۔ جمع کر کے چار (۴) سے تقسیم کریں اگر ایک (۱) بچے تو دیو، پری کی نظر سے بیمار پڑا ہے۔ اگر دو (۲) باقی بچے تو کسی انسان کی نظر لگی ہے جس سے بیمار پڑا ہے۔ اگر تین (۳) بچے تو جسمانی مرض سے بیمار پڑا ہے، یعنی بلغم، صفرا، خون کی کثرت وغیرہ وغیرہ سے بیمار پڑا ہے۔ اگر کچھ نہ بچے تو سمجھ لیں کسی مخالف نے جادو کیا ہے۔

اس بیان میں کہ بیمار اچھا ہوگا یا نہیں؟

(۹) بیمار کا نام، بمعہ اس کی والدہ کا نام اور دن کا عدد نکال کر جمع کر لیں۔ حاصل جمع کو تین (۳) سے تقسیم کریں۔ اگر ایک (۱) بچے تو مریض مر جائے گا۔ اگر (۲) دو بچے تو مریض صحت پائے گا۔ اگر کچھ نہ بچے تو بیماری طول پکڑے گی۔

مسافر سفر کو گیا ہے، بخیریت ہے یا نہیں؟

(۱۰) چاہیے کہ مسافر کا نام بمعہ والدہ کا نام اور دن کا نام کا عدد نکال کر اس کو جمع کر کے دو (۲) سے تقسیم کریں۔ اگر ایک (۱) بچے تو خیریت سے گھر نہ لوٹے گا۔ اگر کچھ نہ بچے تو خیریت کے ساتھ گھر کو آئے گا۔

دو شخص میں عداوت ہے، صلح ہوگی یا نہیں؟

(۱۱) مدعی اور اس کی ماں کا نام، مدعا علیہ اور اس کی ماں کے نام عدد نکال کر۔ اور جس روز سوال کیا گیا ہے اس روز کا عدد نکال کر سب کو جمع کر کے چار سے تقسیم کریں۔ اگر ایک (۱) بچے تو مدعی غالب ہوگا۔ اگر دو (۲) بچے تو مدعا علیہ غالب ہوگا۔ اگر تین (۳) بچے تو آپس میں صلح ہوگی۔ اگر کچھ نہ بچے تو یہ جواب سوال ہمیشہ رہے گا۔

یہ سفر سیر وسیاحت مبارک ہے یا نہیں؟

(۱۲) سوالی مسافر کا نام بمعہ والدہ اور اس دن کا عدد نکال کر جمع کریں اور حاصل جمع کو دو (۲) سے تقسیم کریں۔ اگر ایک (۱) بچے تو سفر کرنا اچھا نہیں ہے۔ اگر باقی کچھ نہ بچے تو سفر مبارک ہے۔

اس بیان میں کہ غائب شخص زندہ ہے یا نہیں؟

(۱۳) چاہیے کہ غائب کا نام بمعہ والدہ اور جس دن سوال کیا گیا ہے اس دن کا عدد کا نکال کر جمع کیا جائے اور حاصل جمع کو چار (۴) سے تقسیم کریں۔ اگر ایک (۱) بچے تو تندرست ہے۔ اگر دو (۲) بچے تو بہت جلد گھر واپس آئے گا۔ اگر تین (۳) بچے تو گھر واپس نہ آئے گا۔ اگر کچھ نہ بچے تو تندرست ہے دیر میں واپس آئے گا۔

اس بیان میں کہ کس تجارت میں نفع ہوگا؟

(۱۴) تجارت کرنے والے کا نام بمعہ نام والدہ اور اس دن جس دن یہ سوال کیا گیا ہے عدد نکال کر جمع کریں اور اس کو چار (۴) سے تقسیم کریں۔ اگر ایک (۱) بچے تو جواہرات کی۔ اگر دو (۲) بچے تو سفید شکر مصری وغیرہ کی۔ اگر تین (۳) بچے تو گھوڑے کبوتر، پرندوں کی۔ اگر کچھ نہ بچے تو لکڑی گھانس وغیرہ کی تجارت کریں۔

اس بیان میں کہ شرکت کرنا اچھا ہے یا نہیں؟

(۱۵) دونوں شریکوں بمعہ والدہ کے نام کا عدد نکال کر اور جس دن سوال کیا گیا ہے اس دن کا عدد نکال کر سب جمع کریں اور دو (۲) سے تقسیم کریں۔ اگر ایک (۱) بچے تو شرکت مناسب ہے۔ اگر کچھ نہ بچے تو ہرگز شرکت نہ کریں۔

اس بیان میں کہ گمشدہ سامان ملے گا یا نہیں؟

(۱۶) جس کا مال گیا ہے اُس کا نام بمعہ والدہ اور جو مال گیا ہے اُس چیز کے نام کا عدد نکال کر اور جس روز سوال کیا گیا ہے اس دن کا عدد نکال کر جمع کریں اور دو (۲) سے تقسیم کریں۔ اگر ایک (۱) بچے گا تو سامانِ گم شدہ مل جائے گا۔ اگر کچھ نہ بچے تو نہ ملے گا۔

اس بیان میں کہ چور عورت ہے یا مرد؟

(۱۷) جس کی چیز چوری کی گئی ہے اس کا نام بمعہ نام والدہ کا عدد نکال کر، اس دن کا عدد نکالیں جس دن سوال کیا گیا ہے۔ سب کو جمع کر کے اُس میں تین (۳) اور جمع کریں۔ اس تمام کو دو (۲) سے تقسیم کریں۔ اگر ایک بچے تو چور مرد ہے۔ اگر کچھ نہ بچے تو چور عورت ہے۔

اس بیان میں کہ جو چیز چوری کی گئی ہے وہ کس رنگ کی ہے؟

(۱۸) جس شخص پر شبہ ہو اس کا نام بمعہ والدہ اور جس دن سوال کیا گیا ہے، سب کا عدد نکال کر جمع کر لیں، اور حاصلِ جمع کو تین (۳) سے تقسیم کریں۔ اگر ایک (۱) بچے تو رنگ سیاہ ہے، اگر دو (۲) بچے تو رنگ سفید ہے۔ اگر کچھ نہ بچے تو گمشدہ چیز جنس حیوان سے ہے۔

اس بیان میں کہ چور گھر کا ہے یا باہر کا؟

(۱۹) جس کی چیز چوری ہوگئی ہے اس کا نام اور دن کا عدد نکال کر جمع کرلیں۔ اس کے بعد تین (۳) سے تقسیم کرلیں۔ اگر ایک (۱) بچے تو چور گھر کا فرد ہے۔ اگر دو (۲) بچے تو چور ہمسایہ کا ہے، اگر کچھ نہ بچے تو تو چور باہر کا ہے۔

جو غلام بھاگ گیا ہے وہ واپس آئے گا یا نہیں؟

(۲۰) جس کا غلام بھاگا ہے اس کا نام بمعہ والدہ کا نام اور دن کا عدد نکال کر جمع کرلیں، حاصلِ جمع کو دو (۲) سے تقسیم کریں۔ اگر ایک (۱) بچے تو بھاگا ہوا واپس آجائے گا۔ اگر کچھ نہ بچے تو واپس نہ آئے گا۔

اس بیان میں کہ غلام کس جانب بھاگا ہے؟

(۲۱) جس کا غلام بھاگا ہے اس کا نام، اس کی والدہ کا نام اور جس دن سوال کیا گیا ہے، ان سب کا عدد نکال کر جمع کرلیں، حاصلِ جمع کو آٹھ (۸) سے تقسیم کریں۔ اگر ایک (۱) بچے تو جانبِ مشرق۔ اگر دو (۲) بچے تو جانبِ مغرب۔ اگر تین (۳) بچے تو جانبِ جنوب، اور اگر چار (۴) بچے تو جانبِ شمال بھاگا ہے۔

اس بیان میں کہ دونوں لشکروں میں کون فتح پائے گا؟

(۲۲) طریقہ یہ ہے کہ سوال کرنے والے کا نام بمعہ نام والدہ اور جس دن سوال کیا گیا ہو اس دن کا عدد نکال کر جمع کرے۔ حاصلِ جمع کو دو (۲) سے تقسیم کرے۔ اگر ایک (۱) بچے تو سوال کرنے والے کی فتح ہوگی۔ اگر کچھ نہ بچے تو مخالف کی فتح ہوگی۔

اس بیان میں کہ فلاں جگہ سے خبر نیک آئے گی یا بد یا کہ جھوٹی؟

(۲۳) سوال کرنے والے کا نام بمعہ نام والدہ عدد نکال کر جس دن سوال کیا گیا ہے اس دن کا عدد نکال کر جمع کرلیں اور حاصلِ جمع کو تین (۳) سے تقسیم کریں۔ اگر ایک (۱) بچے تو خبر نیک ہے۔ اگر دو (۲) بچے تو خبر بد آئے گی۔ اگر کچھ نہ بچے تو نیک بد کی خبر خدا کو ہے۔

اس بیان میں کہ خبر دینے والا سچا ہے یا جھوٹا؟

(۲۴) خبر لانے والے کا نام بمعہ نام والدہ اور دن کا عدد (جس دن سوال کیا گیا ہے) نکال کر جمع کرلیں، پھر حاصلِ جمع کو تین (۳) سے تقسیم کریں۔ اگر ایک (۱) بچے تو خبر جھوٹی ہے۔ دو (۲) بچے تو خبر سچی ہے۔ اگر کچھ نہ بچے تو جھوٹی سچی خبر ہونے کا شک ہے۔

اگر کوئی پوچھے میرے ہاتھ میں جو چیز ہے اس کا رنگ کیا ہے؟

(۲۵) سوالی کا نام بمعہ نام والدہ اور دن، سب کے عدد نکال کر جمع کرلیں اور اس میں تین (۳) عدد اور جمع کرلیں۔ اس کے بعد پانچ (۵) سے تقسیم کرلیں۔ اگر ایک (۱) بچے تو رنگ سیاہ ہے۔ اگر دو (۲) بچے تو سفید ہے۔ اگر تین (۳) بچے تو سرخ ہے۔ اگر چار (۴) بچے تو زرد ہے۔ اگر کچھ نہ بچے تو سبز ہے۔

اس بیان میں کہ پہلے عورت مرے گی یا مرد؟ (بیوی / شوہر)

(۲۶) چاہیے کہ مرد عورت اور دونوں کی والدہ کا نام اور جس دن سوال کیا گیا اس دن کا نام، سب کے عدد نکال کر جمع کرلیں۔ حاصلِ جمع کو دو سے تقسیم کریں۔ اگر ایک

(۱) بچے تو پہلے عورت مرے گی اور اگر کچھ نہ بچے تو پہلے مرد مرے گا۔

اس بیان میں کہ اس عورت سے نکاح کرنا اچھا ہے یا برا؟

(۲۷) عورت اور اس کی والدہ کا نام بمعہ مرد اور اس کی والدہ کا نام اور جس دن سوال کیا گیا ہے، سب کے عدد نکال کر جمع کرے اور حاصلِ جمع کو چار (۴) سے تقسیم کرے۔ اگر ایک (۱) بچے تو عورت نیک ہے۔ اگر دو (۲) بچے تو بد مزاج ہے، اس سے نکاح ہرگز نہ کریں۔ اگر تین (۳) بچے تو نکاح کر سکتے ہیں۔ اگر کچھ نہ بچے تو نکاح نہ کریں، جلد جدائی ہو جائے گی۔

نقش وغیرہ لکھنے کے لیے سعد اور نحس ساعتیں

(بروزِ جمعہ) طلوعِ آفتاب کے بعد ایک گھنٹہ تک ایک ستارہ کی ساعت ہوتی ہے۔

گھنٹہ	ستارہ	ساعت	
		ساعت	نیک کام کے لیے نیک ساعت میں شروع کیا جاتا ہے۔
		نیک یا بد	بدکام کے لیے بدساعت میں شروع کیا جاتا ہے۔
صبح طلوع آفتاب ۶ سے ۷ تک	زہرہ	سعد اصغر	لڑکا ہونے کے لیے یا شادی وغیرہ کے لیے تعویذ وغیرہ لکھ سکتے ہیں۔
۷ سے ۸ تک	عطارد	مساوی	ہر نیک کام کے لیے۔
۸ سے ۹ تک	قمر	سعد	ہر نیک کام کے لیے۔
۹ سے ۱۰ تک	زحل	بداکبر	نحس ستارہ غلط کام کے لیے۔
۱۰ سے ۱۱ تک	مشتری	سعد	نوکری، کاروبار، ترقی رزق کے لیے۔
۱۱ سے ۱۲ تک	مریخ	بداکبر	نحس ستارہ غلط کام کے لیے۔
۱۲ سے ۱ بجے تک	شمس	سعد	کسی سے بات منوانے کے لیے۔ نیک کام کے لیے۔
۱ سے ۲ تک	زہرہ	سعد اکبر	لڑکا ہونے کے لیے۔ یا شادی وغیرہ کے لیے۔ نیک کام کے لیے۔
۲ سے ۳ تک	عطارد	مساوی	ہر نیک کام کے لیے۔
۳ سے ۴ تک	قمر	سعد	ہر نیک کام کے لیے۔
۴ سے ۵ تک	زحل	بداکبر	نحس ستارہ ہے غلط کام کے لیے۔
۵ سے ۶ تک	مشتری	سعد	نوکری، کاروبار، ترقی رزق کے لیے۔
۶ سے ۷ تک	مریخ	بداکبر	نحس ستارہ ہے غلط کام کے لیے۔
۷ سے ۸ تک رات	شمس	سعد	نیک کام کے لیے۔ کسی سے اپنی بات منوانے کے لیے۔
۸ سے ۹ تک رات	زہرہ	سعد اصغر	نیک کام کے لیے۔ شادی بیاہ یا لڑکا ہونے کے لیے۔
۹ سے ۱۰ تک رات	عطارد	مساوی	ہر نیک کام کے لیے۔

(بروزِ ہفتہ) طلوع آفتاب کے بعد ایک گھنٹہ تک ایک ستارہ کی ساعت ہوتی ہے۔

گھنٹہ	ستارہ	ساعت نیک یا بد	نیک کام کے لیے نیک ساعت، بد کام کے لیے بد ساعت سے کام لیتے ہیں۔
صبح طلوع ۶ سے ۷ تک	زحل	بداکبر	نحس ستارہ ہے بد کام کے لیے۔
۷ سے ۸ تک	مشتری	سعد	نوکری، کاروبار، ترقی رزق کے لیے نیک ہے۔
۸ سے ۹ تک	مریخ	بداکبر	نحس ستارہ ہے۔ بد کام کے لیے۔
۹ سے ۱۰ تک	شمس	سعد اصغر	نیک کام کے لیے۔ بات منوانے کے لیے۔
۱۰ سے ۱۱ تک	زہرہ	سعد اصغر	نیک کام کے لیے۔ شادی وغیرہ یا لڑکا ہونے کے لیے۔
۱۱ سے ۱۲ تک	عطارد	مساوی	نیک کام کے لیے۔
۱۲ سے ۱ بجے تک	قمر	سعد	نیک کام کے لیے۔
۱ سے ۲ تک	زحل	بداکبر	بد کام کے لیے۔ نحس ستارہ ہے۔
۲ سے ۳ تک	مشتری	سعد	نوکری، کاروبار، ترقی رزق کے لیے۔
۳ سے ۴ تک	مریخ	بداکبر	نحس ستارہ ہے۔ بد کام کے لیے۔
۴ سے ۵ تک	شمس	سعد	نیک کام کے لیے۔ بات منوانے کے لیے۔
۵ سے ۶ تک	زہرہ	سعد اصغر	نیک کام کے لیے۔ شادی وغیرہ کے لیے۔
۶ سے ۷ تک	عطارد	مساوی	نیک کام کے لیے۔
۷ سے ۸ تک	قمر	سعد	نیک کام کے لیے۔
۸ سے ۹ تک	زحل	بداکبر	نحس ستارہ ہے۔ بد کام کے لیے۔
۹ سے ۱۰ تک	مشتری	سعد	نوکری، کاروبار، ترقی رزق کے لیے۔

(بروزِ اتوار) طلوعِ آفتاب کے بعد صرف ایک گھنٹہ تک ایک ستارہ کی ساعت ہوتی ہے۔

گھنٹہ شروع صبح	ستارہ	ساعت	
			نیک کام کے لیے نیک ساعت میں شروع کیا جاتا ہے۔
طلوع ہونے پر		نیک یا بد	بدکام کے لیے بدساعت میں شروع کیا جاتا ہے۔
۶ سے ۷ تک ایک ساعت ہوگی	شمس	سعد	بات منوانے کے لیے۔ نیک کام کے لیے۔
۷ سے ۸ تک	زہرہ	سعد اصغر	شادی وغیرہ کے لیے۔ نیک کام کے لیے۔ لڑکا ہونے کے لیے۔
۸ سے ۹ تک	عطارد	مساوی	نیک کام کے لیے۔
۹ سے ۱۰ تک	قمر	سعد	نیک کام کے لیے۔
۱۰ سے ۱۱ تک	زحل	بدنحس	بدکام کے لیے۔
۱۱ سے ۱۲ تک	مشتری	سعد	نوکری، کاروبار، ترقی رزق کے لیے۔
۱۲ سے ۱ تک	مریخ	بدنحس	بدکام کے لیے۔
۱ سے ۲ تک	شمس	سعد	بات منوانے کے لیے۔ نیک کام کے لیے۔
۲ سے ۳ تک	زہرہ	سعد اصغر	شادی وغیرہ کے لیے۔ نیک کام کے لیے۔
۳ سے ۴ تک	عطارد	مساوی	نیک کام کے لیے۔
۴ سے ۵ تک	قمر	سعد	نیک کام کے لیے۔
۵ سے ۶ تک	زحل	بدنحس	بدکام کے لیے۔
۶ سے ۷ تک	مشتری	سعد	نوکری، کاروبار، ترقی رزق کے لیے۔
۷ سے ۸ تک	مریخ	بدنحس	بدکام کے لیے۔
۸ سے ۹ تک	شمس	سعد	بات منوانے کے لیے۔ نیک کام کے لیے۔
۹ سے ۱۰ تک	زہرہ	سد اصغر	شادی وغیرہ کے لیے۔ نیک کام کے لیے۔

(بروزِ پیر) طلوعِ آفتاب کے بعد ایک گھنٹہ تک ایک ستارہ کی ساعت ہوتی ہے۔

صبح گھنٹہ	ستارہ	ساعت نیک یابد	
			نیک کام کے لیے نیک ساعت میں شروع کیا جاتا ہے۔ بد کام کے لیے بد ساعت میں شروع کیا جاتا ہے۔
۶ سے ۷ تک	قمر	سعد	نیک کام کے لیے۔
۷ سے ۸ تک	زحل	بدنحس	بد کام کے لیے۔
۸ سے ۹ تک	مشتری	سعد	نوکری، کاروبار، ترقی رزق کے لیے۔
۹ سے ۱۰ تک	مریخ	بدنحس	بد کام کے لیے۔
۱۰ سے ۱۱ تک	شمس	سعد	بات منوانے کے لیے۔
۱۱ سے ۱۲ تک	زہرہ	سعد اصغر	نیک کام کے لیے۔ شادی بیاہ کے لیے۔
۱۲ سے ۱ تک	عطارد	مساوی	نیک کام کے لیے۔
۱ سے ۲ تک	قمر	سعد	نیک کام کے لیے۔
۲ سے ۳ تک	زحل	بدنحس	بد کام کے لیے۔
۳ سے ۴ تک	مشتری	سعد	نوکری، کاروبار، ترقی رزق کے لیے۔
۴ سے ۵ تک	مریخ	بدنحس	بد کام کے لیے۔
۵ سے ۶ تک	شمس	سعد	بات منوانے کے لیے۔
۶ سے ۷ تک	زہرہ	سعد اصغر	نیک کام کے لیے۔ شادی وغیرہ کے لیے۔
۷ سے ۸ تک	عطارد	مساوی	نیک کام کے لیے۔
۸ سے ۹ تک	قمر	سعد	نیک کام کے لیے۔
۹ سے ۱۰ تک	زحل	بدنحس	بد کام کے لیے۔

(بروزِ منگل) طلوع آفتاب کے بعد ایک گھنٹہ تک ایک ستارہ کی ساعت ہوتی ہے۔

صبح گھنٹہ	ستارہ	ساعت نیک یا بد	نیک کام کے لیے نیک ساعت میں شروع کیا جاتا ہے۔ بدکام کے لیے بدساعت میں شروع کیا جاتا ہے۔
۶ سے ۷ تک	مریخ	بدنحس	بدکام کے لیے۔
۷ سے ۸ تک	شمس	سعد	بات منوانے کے لیے۔
۸ سے ۹ تک	زہرہ	سعد اصغر	شادی وغیرہ کے لیے۔
۹ سے ۱۰ تک	عطارد	مساوی	نیک کام کے لیے۔
۱۰ سے ۱۱ تک	قمر	سعد	نیک کام کے لیے۔
۱۱ سے ۱۲ تک	زحل	بدنحس	بدکام کے لیے۔
۱۲ سے ۱ تک	مشتری	سعد	نوکری، کاروبار، ترقی رزق کے لیے۔
۱ سے ۲ تک	مریخ	بدنحس	بدکام کے لیے۔
۲ سے ۳ تک	شمس	سعد	بات منوانے کے لیے۔
۳ سے ۴ تک	زہرہ	سعد اصغر	شادی وغیرہ کے لیے۔
۴ سے ۵ تک	عطارد	مساوی	نیک کام کے لیے۔
۵ سے ۶ تک	قمر	سعد	نیک کام کے لیے۔
۶ سے ۷ تک	زحل	بدنحس	بدکام کے لیے۔
۷ سے ۸ تک	مشتری	سعد	نوکری، کاروبار، ترقی رزق کے لیے۔
۸ سے ۹ تک			
۹ سے ۱۰ تک			

(بروزِ بدھ) طلوعِ آفتاب کے بعد ایک گھنٹہ تک ایک ستارہ کی ساعت ہوتی ہے۔

صبح گھنٹہ	ستارہ	ساعت نیک یا بد	نیک کام کے لیے نیک ساعت میں شروع کیا جاتا ہے۔ بدکام کے لیے بد ساعت میں شروع کیا جاتا ہے۔
۶ سے ۷ تک	عطارد	مساوی	نیک کام کے لیے۔
۷ سے ۸ تک	قمر	سعد	نیک کام کے لیے۔
۸ سے ۹ تک	زحل	بدنحس	بدکام کے لیے۔
۹ سے ۱۰ تک	مشتری	سعد	نوکری، کاروبار، ترقی رزق کے لیے۔
۱۰ سے ۱۱ تک	مریخ	بدنحس	بدکام کے لیے۔
۱۱ سے ۱۲ تک	شمس	سعد	بات منوانے کے لیے۔
۱۲ سے ۱ تک	زہرہ	سعد اصغر	شادی وغیرہ کے لیے۔
۱ سے ۲ تک	عطارد	مساوی	نیک کام کے لیے۔
۲ سے ۳ تک	قمر	سعد	نیک کام کے لیے۔
۳ سے ۴ تک	زحل	بدنحس	بدکام کے لیے۔
۴ سے ۵ تک	مشتری	سعد	نوکری، کاروبار، ترقی رزق کے لیے۔
۵ سے ۶ تک	مریخ	بدنحس	بدکام کے لیے۔
۶ سے ۷ تک	شمس	سعد	بات منوانے کے لیے۔
۷ سے ۸ تک	زہرہ	سعد اصغر	شادی وغیرہ کے لیے۔

(بروزِ جمعرات) طلوعِ آفتاب کے بعد ایک گھنٹہ تک ایک ستارہ کی ساعت ہوتی ہے۔

صبح گھنٹہ	ستارہ	ساعت	
		نیک	کام کے لیے نیک ساعت میں شروع کیا جاتا ہے۔
		نیک یا بد	بد کام کے لیے بد ساعت میں شروع کیا جاتا ہے۔
۶ سے ۷ تک	مشتری	سعد	نوکری، کاروبار، ترقی رزق کے لیے۔
۷ سے ۸ تک	مریخ	بدنحس	بدکام کے لیے۔
۸ سے ۹ تک	شمس	سعد	بات منوانے کے لیے۔
۹ سے ۱۰ تک	زہرہ	سعد اصغر	شادی وغیرہ کے لیے۔
۱۰ سے ۱۱ تک	عطارد	مساوی	نیک کام کے لیے۔
۱۱ سے ۱۲ تک	قمر	سعد	نیک کام کے لیے۔
۱۲ سے ۱ تک	زحل	بدنحس	بدکام کے لیے۔
۱ سے ۲ تک	مشتری	سعد	نوکری، کاروبار، رزق۔
۲ سے ۳ تک	مریخ	بدنحس	بدکام کے لیے۔
۳ سے ۴ تک	شمس	سعد	بات منوانے کے لیے۔
۴ سے ۵ تک	زہرہ	سعد اصغر	شادی وغیرہ کے لیے۔
۵ سے ۶ تک	عطارد	مساوی	نیک کام کے لیے۔
۶ سے ۷ تک	قمر	سعد	نیک کام کے لیے۔
۷ سے ۸ تک	زحل	بدنحس	بدکام کے لیے۔

بسم اللہ الرحمان الرحیم

اللہ جل جلالہٗ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل نِعْمَ الْمَوْلیٰ وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ

۱۴۰۰ اولیاءِ عظام کے وظیفوں کا نچوڑ

فضائل اورادِ فتحیّہ شریف

مترجم

دعائے رقاب

تالیفِ لطیف

شیخ المشائخ محبوب ربّانی

حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فضائل اورادِ فتحیہ شریف

جس شخص کو دین و دنیا کی فتوحات حاصل کرنے کی خواہش ہو اسے چاہیے کہ وہ اورادِ فتحیہ شریف پڑھے۔ اورادِ فتحیہ شریف حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات میں سے ہے۔

شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی اپنی تصنیف ''انتباہ فی سلاسل اولیاء'' کے صفحہ ۱۴۲، ۱۴۳ پر لکھتے ہیں کہ اورادِ فتحیہ شریف۔

ترجمہ: **اورادِ فتحیہ شریف**

ایک ہزار چار سو اولیاء کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی ان میں سے ایک کلمہ میں ہوئی ہے۔ جو حضوری کے ساتھ اپنے پر لازم کرلے اس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کرے گا۔ و اللّٰــہ ولی التوفیق. اب اگر فضائل اور خواص اس اورادِ فتحیہ شریف کے بیان کیے جائیں تو بہت طویل ہو جائیں گے۔ اس واسطے کہ آنحضرت سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساری زندگی میں معمورہ عالَم کی تین بار سیر کی ہے اور چودہ سو کامل اولیاء سے ملے ہیں۔ ہر ولی سے رخصت کے وقت دعا اور نصیحت اور درود و وظائف کی التجا کی۔ اور ان نصیحتوں اور درود و وظائف کو اپنے جامہ پر مرقع کیا اور ان دعاؤں اور اذکار کو جو بے اختیار ان کی زبانوں پر جاری ہوتے تھے، جمع کیا ہے، یہ اوراد ہو گیا ہے۔ انہی حضرت سے منقول ہے کہ جب میں بارہویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا پھر مسجدِ اقصیٰ پہنچا تو حضرت محمد ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ تشریف لا رہے ہیں۔ میں اٹھا اور آگے گیا اور آپ کی خدمت اقدس و عالیہ میں سلام عرض کیا۔ آپ نے اپنی آستینِ مبارک سے ایک

جز و نکالا اور اس درویش سے فرمایا کہ "خذ ھذا الفتحیہ" (یعنی اس فتحیہ کو پکڑ لے) جب میں نے آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے دستِ مبارک سے پکڑ لیا اور نظر کی تو یہ وہی اورادِ فتحیہ شریف تھے جن کو میں نے جمع کیا ہوا تھا۔ اس اشارہ سے اس کا نام (اورادِ) فتحیہ شریف رکھا گیا۔

چونکہ اس اورادِ فتحیہ شریف سے ۱۴۰۰ کامل اولیاء اللہ کے فیوض جاری ہیں اس لیے اس کے پڑھنے والوں کو خداوندِ قدوس کی طرف سے ان بزرگوں کا صدقہ فیضان ملتا ہے۔ اس کے پڑھنے والوں کے تاثرات، مشاہدات اور تجربات علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔

پڑھنے کا وقت:

اس اورادِ فتحیہ شریف کو تہجد کے وقت پڑھنا چاہیے کیونکہ اس کے پڑھنے والے کے لیے ترکِ جمالات و کمالات ضروری اور لازمی امر ہے۔ اگر کبھی نمازِ تہجد کے بعد نہ پڑھا جا سکے تو فجر کی نماز کے بعد پڑھ لینا چاہیے۔ بالفرض اگر کوئی شخص فجر کی نماز کے بعد بھی نہ پڑھ سکے تو دن کے کسی پہر میں ضرور بہ ضرور پڑھنا چاہیے۔ اگر سفر کی وجہ سے یا کسی اور بنا پر دن کے کسی پہر میں بھی نہ پڑھا جا سکے تو اگلے دن دو دفعہ اس کا ورد کیا جائے تاکہ پچھلی کمی پوری ہو سکے۔

پڑھنے کا طریقہ:

اورادِ فتحیہ شریف کو پڑھنے سے پہلے تعوذ اور تسمیہ پڑھنی چاہیے پھر گیارہ مرتبہ درود شریف اور سات دفعہ الحمد شریف بمعہ بسم اللہ شریف اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص شریف بمعہ بسم اللہ شریف پڑھنی چاہیے۔

علاوہ ازیں پڑھنے والوں کے لیے جن باتوں کا خیال رکھنا اور پابندی کرنا ضروری ہے وہ درج ذیل ہیں:

(۱) پڑھنے کے دوران کسی سے کسی قسم کی گفتگو نہیں کرنی چاہیے۔ اگر دورانِ تلاوت اورادِ ہذا کسی قسم کی گفتگو کی جائے تو اس کو دوبارہ مذکورہ آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے پڑھنا پڑے گا۔

(۲) پڑھنے کا ابتدائی طریقہ یہ ہے۔ اس کی تلاوت قدرے بلند آواز سے کی جائے اور ایسی جگہ پڑھا جائے جہاں نہ تو کوئی سویا ہوا ہو اور نہ ہی کوئی بیمار آرام کر رہا ہو۔

(۳) پڑھنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے، بالکل آہستگی سے اور منہ میں پڑھا جائے۔

(۴) پڑھنے کا تیسرا طریقہ یہ ہے کہ آنکھ اور دل سے پڑھنے کا کام لیا جائے اور حضورِ قلبی سے پڑھا جائے۔ نیز چاہے مبتدی ہو یا متوسط یا منتہی، اس کے مطالب کو سمجھ کر پڑھنا چاہیے (اردو میں آسان ترجمہ کرنے کا مقصد یہ بھی پیشِ نظر تھا کہ قاری اس کے مطالب کو سمجھ کر پڑھے تاکہ اس کو پڑھ کر کیف وسرور آئے، روح کو طمانیت حاصل ہو)۔ حضورِ قلبی کے ساتھ پڑھنے سے جلد تاثیر ہوتی ہے۔ ''میاں مٹھو چوری کھائی اے'' نہیں الاپنا چاہیے۔ جس کو علم نہیں ہوتا کہ میاں مٹھو کون ہے اور چوری کون ہے۔ اگرچہ خود بھی ہوتا ہے اور چوری بھی ہوتی ہے مگر پھر الاپتا ہے جیسے پنجابی کی کہاوت ہے ''میاں مٹھو چوری کھائی اے''۔

کسی ورد یا وظیفے کو پڑھنے کے لیے کسی صاحبِ اجازت شخصیت سے اجازت لینا ضروری ہے۔ بغیر اجازت کے پڑھنے سے مشکلات اور پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ محض کسی کتاب پر یہ لکھا ہوا پڑھ لینے سے کہ ''اس وظیفہ کی اجازت ہے'' کافی نہیں ہے۔ کیونکہ جب کوئی صاحبِ اجازت، اجازت عطا فرماتے ہیں تو پھر وہ ضامن اور محافظ ہو جاتے ہیں اور مشکل وقت اور کسی امتحان کے موقع پر راہ نمائی فرماتے ہیں۔

جہاں تک اورادِ فتحیہ شریف کا تعلق ہے اس کو بغیر اجازت نہیں پڑھا جا سکتا۔ اس کے پڑھنے والے پر تین آزمائشیں آتی ہیں جو کہ ایک آزمودہ بات ہے۔ اس وظیفہ کے

پڑھنے والے کی آزمائشیں کچھ اس طرح کی ہوتی ہیں کہ کبھی ماں باپ یا بہن بھائی یا یار دوست یا عزیز رشتہ دار، برادری وغیرہ مخالف ہو جاتی ہے۔ اہلِ محلّہ مخالف ہو جاتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ حاکمِ وقت مخالف ہو جاتا ہے۔ یا کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کتا چارپائی پر ٹئی پیشاب کر دیتا ہے۔ یہ سب صورتیں اورادِ فتحیہ شریف کے قاری پر کسی نہ کسی رنگ میں آسکتی ہیں۔ جب ایسی پوزیشن ہو تو پھر قاری کے لیے ضروری ہے کہ خاموشی اختیار کرے اور صبر و تحمل سے کام لے اور ڈوری رب پر چھوڑ دے۔ یہاں تک کہ کسی کے متعلق برائی کا ارادہ کرنا، بد دعا دینا اور بدزبانی کرنا منع ہے۔ جو شخص ان آزمائشوں میں پورا اتر جاتا ہے کامیابی اس کے قدم چومتی ہے۔ اصل میں یہ سب معاملہ ایسے ہے جیسے گُو بنانے کے لیے گنّے کے رس کو کڑاھے میں ڈال کر نیچے سے آگ جلا دیتے ہیں تو رس کی میل اوپر آجاتی ہے جس کو بعد میں صاف کر دیا جاتا ہے اور بعد میں صاف شفاف گڑ بنتا ہے۔ اس طرح اورادِ فتحیہ شریف پڑھنے والے کی مَیل بھی نکل جاتی ہے، قاری کی طبیعت میں رقت پیدا ہو جاتی ہے، استغنائے قلب کی عظیم نعمت ملتی ہے، تنگدستی دور ہو جاتی ہے۔ دل سے ''ہائے مرگئے، ہائے مرگئے'' والا معاملہ ختم ہو جاتا ہے۔ آدمی سیف اللّسان ہو جاتا ہے اور جو بات اس کی زبان سے نکلتی ہے وہ ہو کے رہتی ہے۔

ایسا وظیفہ جو چودہ سو اولیاء اللہ کا فیض سمیٹے ہوئے ہے اس کی گہرائیوں تک پہنچنا بہت مشکل ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ جُوں جُوں پڑھنے والے پر فیض و کرم کی بارش ہوتی ہے تُوں تُوں عجز و انکساری سے اس کا سر بارگاہِ الٰہی مین جھکتا ہے (ایسے ہی جیسے کسی پھلدار درخت کو پھل لگیں تو اس کی ٹہنیاں جھکتی ہیں) تو عین حقیقت ہوگا۔ چند حقائق مختصراً پیشِ خدمت ہیں:

تحصیل سمندری ضلع لائل پور میں ایک مستری عبدالغنی صاحب جو مقروض اور تنگدست تھے، حاجی صاحب قبلہ سے ملاقات ہوئی تو آپ سے عرض گزاری اور دعا کے

ملتمس ہوئے۔ ان صاحب کو اورادِ فتحیہ شریف پڑھنے کی اجازت دے دی گئی اور دعا بھی فرمائی گئی۔ پھر کچھ عرصہ بعد حاجی صاحب موصوف کا سمندری جانا ہوا۔ مستری صاحب نے آپ کو دیکھا تو بھاگ کر گلے لگ گئے، روتے ہوئے عرض کی کہ حضور ایک عجیب عمل دیکھنے میں آیا ہے۔ پچھلے وقت ندائے غائبانہ آتی ہے کہ ''اٹھ فلاں اٹھ کے رَب رَب کر''۔ بھلا فرمائیں ندائے غائبانہ کون دیتا ہے۔ فرمایا بس پابندی کے ساتھ عمل کرتے رہیں انشاء اللہ سب تنگیاں اور پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔

المختصر وہی مستری صاحب جو ہزاروں روپے کے قرض تلے دبے ہوئے تھے آج اللہ و رسول ﷺ کی مہربانی اور بزرگ کی دعا سے بہت خوشحال ہیں اور سمندری میں نلکوں اور پائپوں وغیرہ کی سب سے بڑی دکان کے مالک ہیں۔

لاہور کے ایک صاحب محمد نذیر بٹ جو تقریباً آٹھ سال سے بے روزگار تھے انہوں نے میرے مشورہ پر میرے شیخ کے دستِ ہدایت پر بیعت کی۔ شیخ نے انہیں اورادِ فتحیہ شریف کی اجازت دی۔ آج یہ صاحب قطر میں ایک سیمنٹ فیکٹری میں ملازم ہیں اور خوشحال ہیں۔

اسی طرح تاندلیانوالہ میں بندے کو چند اصحاب سے ملنے کا اتفاق ہوا جن میں مستری محمد حسین صاحب اور بھائی قمر الدین صاحب خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اسی طرح ہر جگہ ایسے لوگ موجود ہیں جو آپ کے فیضان سے بہرہ مند ہیں۔ جب مذکورہ افراد سے پوچھا جاتا ہے کہ ایک وقت تھا کہ تم دگرگوں حالت میں تھے اور آج ایسی فراخی، کشادگی اور سخاوت کی حالت میں ہو تو بغیر کسی تمہید کے کہتے ہیں کہ ہمیں حاجی بابا کیا ملے ہیں، رب نے تو ہمارے لیے ''موکھا'' کھول دیا ہے۔

ایک بڑا عجیب اور حیرت انگیز واقعہ ہے جس کو نقل کرنا بہت مناسب معلوم ہوتا ہے شاید کسی اور کے لیے سود مند ہو۔ یہ واقعہ تحصیل سمندری کے گاؤں فیض پور کا ہے۔ مذکورہ

گاؤں کے ایک گھر میں جنات کا ڈیرہ تھا۔ صاحب خانہ کی بیوی نے بڑے دُکھ اور تکلیف سے روتے ہوئے واقعہ سنایا۔ گھر سے ایک فرد کو اورادِ فتحیہ شریف پڑھنے کے لیے مانگا گیا۔ چنانچہ انہیں اورادِ فتحیہ شریف پڑھنے کی اجازت دے دی گئی۔ بس پھر کیا تھا، اللہ و رسول ﷺ کی رحمت اور کرم سے اورادِ فتحیہ شریف کی برکت سے اور آپ کی دعا سے جنات نے اس گھر کو چھوڑ دیا، اہلِ خانہ نے جب یہ فیض دیکھا تو سب کے سب اہلِ خانہ اورادِ فتحیہ شریف کے معتقد ہو گئے۔

سزا:

اورادِ فتحیہ شریف کا ایک اور پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ جو شخص اس کو پڑھنا چھوڑ دیتا ہے اس پر اُلٹا اثر ہوتا ہے اور بجائے فیض کے سزا ملتی ہے اور وہ بھی مختلف رنگوں میں۔ کبھی گھر میں اینٹیں گرنے لگتی ہیں، کبھی گھر میں دھواں ہی دھواں ہو جاتا ہے۔ کپڑے خود بخود پھٹ جاتے ہیں۔ کبھی گھر میں خون گرتا ہے، کبھی کوئی مالی نقصان ہو جاتا ہے۔ ایک طرف یہ تاثیر ہے کہ باقاعدگی کے ساتھ اصول و ضوابط کو ملحوظ خاطر رکھ کر پڑھنے والا سیف اللسان ہو جاتا ہے اور دوسری طرف پڑھتے پڑھتے چھوڑنے والے کو مختلف رنگوں میں سزا بھی ملتی ہے، جیسا کہ پیچھے ذکر آ چکا ہے۔

ایک واقعہ بطور درسِ عبرت پیشِ خدمت ہے۔ گوجراں میں ایک گھر کے دو افراد، ماں اور بیٹی کو اورادِ فتحیہ شریف پڑھنے کی اجازت ایک بزرگ نے دی تھی۔ کچھ عرصہ بعد دونوں ماں بیٹی بزرگ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں: حضور ہمارے کپڑے خود بخود پھٹ جاتے ہیں، سمجھ نہیں آتی خدا جانے کوئی جن بھوت ایسی حرکت کر جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے اورادِ فتحیہ شریف پڑھنا چھوڑ دیا ہے اس لیے ایسا ہوتا ہے۔ انہوں نے قسم کھائی کہ ہم تو پڑھتی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ بات ماننے میں نہیں آتی۔ تم نے ضرور بہ ضرور اورادِ فتحیہ شریف کا ورد چھوڑ دیا ہے۔ جب کپڑوں کے کٹنے کا سلسلہ ختم نہ

ہوا اور بالآخر سر کے دو بپٹے کٹنے شروع ہوئے اور کٹتے کٹتے ایک ہاتھ کے برابر رہ گئے تو لڑکی روتے ہوئے کہنے لگی کہ باباجی معاف فرمانا دراصل میں نے آپ سے جھوٹ بولا۔ حقیقت یہ ہے کہ مجھ سے بے احتیاطی ہوگئی ہے اور میں نے کئی روز سے اورادِفتحیہ شریف کا ورد نہیں کیا۔ آخرکار لڑکی نے توبہ کی، آئندہ باقاعدگی کے ساتھ پڑھنے کا وعدہ کیا۔ اب اللہ ورسول علیہ ﷺ کی مہربانی سے گھر میں خیر وعافیت ہے۔

المختصر اورادِفتحیہ شریف کے بے بہا فیوض و برکات ہیں۔ پڑھنے والے کو استغنائے قلب جیسی نعمت حاصل ہوتی ہے۔ قنوطیت اور بے یقینی کی حالت ختم ہو جاتی ہے۔ طبیعت میں عجز و انکساری کے ساتھ مستقل مزاجی پیدا ہوتی ہے۔ صبر و تحمل اور بردباری فضائل وکردار کی زینت بنتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ راضی برضا رہنے اور توکل علی اللہ کرنے والی روحانی منزل نصیب ہوتی ہے۔

آخر میں ایک اور خاص بات قابل ذکر ہے، وہ یہ کہ جب اورادِفتحیہ شریف کو پڑھ لیا جائے تو اس کا ایصالِ ثواب حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی روحِ پُر فتوح کو بطورِ نذرانہ پیش کیا جائے، بعدازاں ہاتھ اٹھا کر بڑے خشوع وخضوع اور دل جمعی کے ساتھ دعائے رقاب پڑھی جائے اور جہاں یہ الفاظ: اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ هٰذِهِ الْاَوْرَادِ الْفَتْحِيَّةِ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ الْعَنَايَاتِ آئیں تو جو خواہش اور دلی مراد (شرعی) ہو اس کی نیّت کر لی جائے، انشاءاللہ العزیز دلی مراد پوری ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ساتھ نام اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبجد) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ (۳ دفعہ)

میں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبجد) بزرگ سے معافی چاہتا ہوں۔

الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

وہ ذات کہ کوئی سچا عبادت کے لائق نہیں مگر وہی زندہ اور ہمیشہ رہنے والا ہے،

وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ وَ اَسْاَلُہُ التَّوْبَۃَ ط

اور پھرتا ہوں میں اس کی طرف اور اسی سے میں توبہ کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ

اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبجد) تو سلامت ہے اور تجھ سے سلامتی ہے

وَ اِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِا لسَّلَامِ

اور تیری طرف سلامتی پھرتی ہے، زندہ رکھ ہمیں، اے پروردگار ہمارے، ساتھ سلامتی کے۔

وَ اَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا

اور داخل فرما ہمیں سلامتی کے گھر میں، تو بڑا بابرکت ہے، اے پروردگار ہمارے،

وَ تَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ ط

اور تو بلند و برتر ہے، اے بزرگی اور فضل والے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا

اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبجد) تیرے لیے تمام تعریف، وہ تعریف کہ

یُوَافِیْ نِعَمَکَ وَ یُکَافِیْ مَزِیْدَ کَرَمِکَ

وفا کرتی ہے تیری سب نعمتوں کے ساتھ، اور برابری کرے تیری زیادتی کرم کے ساتھ

اَحْمَدُکَ بِجَمِیْعِ مَحَامِدِکَ مَا عَلِمْتُ مِنْهَا

میں تعریف کرتا ہوں تیرے ساتھ تمام تعریفوں کے، جن کو میں جانتا ہوں ان سے

وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ وَ عَلٰی جَمِیْعِ نِعَمِکَ مَا عَلِمْتُ مِنْهَا

اور جن کو میں نہیں جانتا ہوں اور تیری تمام نعمتوں پر جن کو میں جانتا ہوں ان سے

وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ وَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ

اور جن کو میں نہیں جانتا ہوں اور اوپر ہر حال کے۔ میں پناہ لیتا ہوں ساتھ اللہ

مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط اَللّٰهُ لَآ

(تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبحد) کے شیطان راندے ہوئے سے، نہیں کوئی سچا معبود

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۵

(عبادت کے لائق) مگر وہی اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبحد) زندہ اور ہمیشہ رہنے والا۔

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

نہیں پکڑتی اسے اونگھ اور نہ نیند۔ اسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَ مَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ

اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے وہ ذات کہ سفارش کرے اس کے پاس

اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ

مگر اسکے حکم کے ساتھ۔ جانتا ہے وہ جو کچھ سامنے ان لوگوں کے ہے

وَ مَا خَلْفَهُمْ ج وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ

اور پیچھے ان لوگوں کے ہے۔ اور وہ احاطہ نہیں کرتے، ساتھ کسی چیز کے اس کے علم میں سے

اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ج

مگر ساتھ اس چیز کے کہ وہ چاہتا ہے اور گھیرے ہوئے ہے اسکی کرسی آسمانوں وزمینوں کو

وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ٥

اور نہیں گراں گزرتی اس کو نگہبانی ان (آسمانوں و زمینوں) کی، اور وہ بزرگ و برتر ہے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بحد)

سُبْحَانَ اللّٰہِ (۳۳دفعہ) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (۳۳دفعہ)

منزہ اور پاک ہے۔ سب تعریف اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بحد) کے لیے ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ (۳۴دفعہ) اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بحد) بہت بڑا ہے۔

لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰـــہُ وَحْــدَہٗ

نہیں ہے پرستش کے لائق مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بحد) وہ ایک ہے۔

لَا شَــرِیْکَ لَــہٗ لَــہُ الْمُــلْکُ

اس کے لیے کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی کے لیے بادشاہی (حقیقی) ہے۔

وَلَــہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر (۱۰دفعہ)

اور اسی کے لیے ہے سب (حقیقی) تعریف اور وہ اوپر سب چیزوں کے قدرت والا ہے۔

لَآ اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰـــہُ الْمَـلِکُ الْجَبَّـارُ ط

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بحد) بادشاہ (حقیقی) جبر فرمانے والا۔

لَآ اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰــہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّـارُ ط

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بحد) کہ اکیلا غالب ہے۔

لَآ اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰــہُ الْعَزِیْزُ الْغَفَّـارُ ط

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بحد) ہر چیز کو غالب بخشنے والا ہے

لَآ اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰــہُ الْکَرِیْمُ السَّتَّارُ ط

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بحد کے) کہ کرم فرمانے والا اور چھپانے والا

لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰـــہُ الْـکَبِیْـرُ الْـمُتَـعَـــالُ ط

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد)
کہ بہت بڑا اور سب چیزوں پر فائق ہے

لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰـــہُ خَـالِـقُ الـلَّیْـلِ وَ الـنَّـھَـارِ ط

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کہ
پیدا فرمانے والا راتوں کا اور دنوں کا ہے

لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰـــہُ الْـمَـعْـبُـوْدُ بِـکُـلِّ مَـکَـانٍ ط

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کہ
جس کی پوجا کی جاتی ہے سب مکانوں میں

لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰـــہُ الْـمَـذْکُـوْرُ بِـکُـلِّ لِـسَـانٍ ط

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کہ
جس کا ذکر کیا جاتا ہے سب زبانوں میں

لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰـــہُ الْـمَـعْـرُوْفُ بِـکُـلِّ اِحْـسَـانٍ ط

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کہ
پہچان کیا گیا ساتھ سب نیکیوں کے

لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰـــہُ کُـلَّ یَـوْمٍ ھُـوَ فِـیْ شَـانٍ ط

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد)
کہ وہ ہر روز نئے کام بنانے میں ہے

لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰـــہُ اِیْـمَـانًـا بِـا لـلّٰـــہِ ط

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد)
اس حالت میں کہ ایمان ہے ساتھ اللہ کے

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ اَمَانًا مِنَ اللّٰـهِ ط

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد کے) اس حالت میں کہ امان ہے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد کے) کی طرف سے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ اَمَانَةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰـهِ ط

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) اس حالت میں کہ امانت ہے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کی طرف سے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰـهِ ط

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ کہ نہیں ہے رکنا اور قدرت رکھنا (کسی حرکت کا) مگر ساتھ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد)۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ ط

نہیں کوئی سچا معبود سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کے اور ہم نہیں پوجتے سوائے اس کے

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ حَقًّا حَقًّا ط

نہیں کوئی سچا معبود سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کے ساتھ تحقیق کے سچ ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ اِيْمَانًا وَّ صِدْقًا ط

نہیں کوئی سچا معبود سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کے ساتھ ایمان اور سچائی کے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ تَعَبُّدًا وَّ رِقًّا ط

نہیں کوئی سچا معبود سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کے ساتھ بندگی و عبادت کے۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ تَـلَـطُّـفـاً وَّرِفْـقـاً ط

نہیں کوئی سچا معبود سوائے اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود مطلق و بیحد) کے ازروئے مہربانی و سازگاری

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ قَبْـلَ کُـلِّ شَـیْءٍ ط

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود مطلق و بیحد) کے ہے پہلے کل چیزوں کے۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ بَـعْـدَ کُـلِّ شَـیْءٍ ط

نہیں کوئی سچا معبود سوائے اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود مطلق و بیحد کے) کے ہے پیچھے کل چیزوں کے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْقٰی رَبُّنَا وَیَفْنٰی وَیَمُوْتُ کُلُّ شَیْءٍ ط

نہیں کوئی سچا معبود سوائے اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود مطلق و بیحد) کے کہ باقی رہے گا پالنے والا ہمارا اور مردہ ہوجائیں گی سب چیزیں۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ الْـمَـلِکُ الْـحَـقُّ الْـمُبِیْـنُ ط

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود مطلق و بیحد) کہ بادشاہ حقیقی ہے، محقق الوجود ظاہر ہے۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ الْـمَـلِکُ الْـحَـقُّ الْـیَـقِیْـنُ ط

نہیں کوئی معبود مگر اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود مطلق و بیحد) کہ بادشاہ (حقیقی) ہے کہ اسی کو بادشاہی بلا شک و شبہ سزاوار ہے۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ الْـعَـلِـیُّ الْـعَـظِیْـمُ ط

نہیں کوئی سچا معبود سوائے اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود مطلق و بیحد) کہ بلند و بزرگ ہے۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ الْـحَـلِیْـمُ الْـکَـرِیْـمُ ط

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبیحد) کہ بردبار کرم فرمانیوالا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط

نہیں کوئی سچا معبود سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کہ پالنے والا آسمانوں ساتوں کا اور پالنے والا عرش کا بزرگی والے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَكْرَمُ الْاَكْرَامِيْنَ ط

نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کہ بڑے بڑے بزرگوں کا بڑا بزرگ ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ط

نہیں کوئی معبود سچا (بندگی کے لائق) سوائے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد کے) کہ مہربانوں کا مہرباں ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَبِيْبُ التَّوَّابِيْنَ ط

نہیں کوئی سچا بندگی کے لائق سوائے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کہ توبہ کرنے والوں سے محبت فرمانے والا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَاحِمُ الْمَسَاكِيْنَ ط

نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کہ بہت رحم فرمانے والا درویشوں کا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هَادِيُ الْمُضِلِّيْنَ ط

نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبیحد) کہ ہدایت فرمانے والا گمراہوں کا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَلِيْلُ الْحَائِرِيْنَ ط

نہیں ہے کوئی سچا بندگی کے لائق سوائے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کے کہ حیرت میں پڑے ہوؤں کا راہ دکھانے والا ہے۔

لَآ اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰــهُ اَمَــانُ الْـخَــآئِـفِيْـنَ ط

نہیں ہے کوئی سچا بندگی کے لائق سوائے اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود مطلق و بیحد) ڈرنے والوں کو پناہ دینے والا ہے۔

لَآ اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰــهُ غِيَــاثُ الْـمُسْتَـغِيْثِيْـنَ ط

نہیں ہے کوئی سچا پوجا کے لائق مگر اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود مطلق و بیحد) کہ فریاد چاہنے والوں کی فریاد کو پہنچنے والا ہے۔

لَآ اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰــهُ خَيْــرُ الـنَّــاصِـرِيْـنَ ط

نہیں کوئی برحق پوجا کے لائق مگر اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود مطلق و بیحد کے) کہ سب مدد فرمانے والوں سے بہتر مدد فرمانے والا ہے۔

لَآ اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰــهُ خَيْــرُ الْـحَــافِـظِيْـنَ ط

نہیں کوئی بندگی کے لائق مگر اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود مطلق و بیحد) کہ سب حفاظت کرنے والوں سے بہتر حفاظت فرمانے والا ہے۔

لَآ اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰــهُ خَيْــرُ الْـوَارِثِيْــنَ ط

نہیں ہے کوئی سچا عبادت کے لائق مگر اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود مطلق و بیحد) کہ سب وراثت پانے والوں سے بہتر وارث ہے۔

لَآ اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰــهُ خَيْــرُ الْـحَــاكِـمِيْـنَ ط

نہیں ہے کوئی سچا عبادت کے لائق مگر اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود مطلق و بیحد) کہ سب حاکموں کا بہتر حاکم ہے۔

لَآ اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰــهُ خَيْــرُ الــرَّازِقِيْــنَ ط

نہیں ہے کوئی بندگی کے لائق مگر اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود مطلق و بیحد) کہ سب روزی دینے والوں کا بہترین روزی رساں ہے۔

لَآ اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰـــهُ خَیْــرُ الْـفَــاتِـحِیْـنَ ط

نہیں ہے کوئی سچا پوجا کے لائق سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کہ جو بہتر سب کھولنے والوں کا ہے۔

لَآ اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰـــهُ خَیْــرُ الْـغَــافِـرِیْـنَ ط

نہیں کوئی برحق سچا عبادت کے لائق مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کہ بہتر بخشنے والوں کا ہے۔

لَآ اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰـــهُ خَیْــرُ الـرَّاحِـمِیْـنَ ط

نہیں کوئی سچا بندگی کے لائق سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کہ بہتر رحم کرنے والوں کا ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهٗ وَ صَـدَقَ وَعْـدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ ط

نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کہ وہ ایک ہے اور سچا فرمایا اس نے وعدے اپنے کو اور مدد فرمائی بندے اپنے (محمد ﷺ) کی۔

وَ اَعَزَّ جُنْـدَهٗ وَ هَـزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ وَ لَا شَیْءَ بَعْدَهٗ ط

اور غالب فرمایا لشکر اس کے کو اور شکست دی مخالفوں کے لشکر کو، ایک ہے وہ اور کوئی چیز اس کے بعد نہیں رہے گی۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَهْلُ النِّعْمَةِ وَ لَهُ الْفَضْلُ وَ لَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ ط

نہیں ہے کوئی سچا عبادت کے لائق مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کہ نعمتوں والا ہے۔ اور اس کے لیے بزرگی ہے اور اس کے لیے اچھی تعریف ہے۔

لَآ اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰـــهُ عَـدَدَ خَـلْقِـهٖ وَزِنَةَ عَـرْشِـهٖ ط

نہیں کوئی سچا بندگی کے لائق سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کہ بموافق شمار مخلوقات اُس کی اور بمطابق عرش اس کے کے۔

وَ رِضَـــآءَ نَـفْسِـــهٖ وَ مَـــدَادَ كَـلِمَـــاتِـــهٖ ط

اور بمقدار اس ذات کی خوشنودی کے اور موافق شمار اس کے کلمات کی سیاہی کے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ صَاحِبُ الْوَحْدَانِيَّةِ الْفَرْدَانِيَّةِ الْقَدِيْمِيَّةِ

نہیں ہے کوئی سچا معبود سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیچد) کہ جو کہ یکتائی (اور) یگانگی والا ہے اور صفتِ قدیمی (حقیقی) والا۔

الْاَزَلِيَّةِ الْاَبَدِيَّةِ لَيْسَ لَهٗ ضِدٌّ وَّ لَا نِدٌّ وَّ لَا شِبْهٌ وَّ لَا شَرِيْكٌ ط

(اور) صفتِ ازلی (حقیقی) والا اور صفتِ ابدی (حقیقی) ہمیشگی والا ہے، نہیں ہے واسطے اس کے کوئی مخالف (بالمقابل) اور نہ ہمسر (برابر) اور نہ مانند نہ شریک۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَـهٗ لَـهُ الْمُلْكُ

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیچد) کہ ایک ہے وہ (ذات وصفات الوہیت میں) نہیں ہے شریک اس کے لیے، اور اس کے لیے بادشاہی (حقیقی)۔

وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط

اور واسطے اس کے ہے سب تعریف، زندہ فرماتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہے زندہ (حقیقی) کہ ہرگز فوت نہ ہوگا، اس کے ہاتھ میں ہے نیکی۔

وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط وَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ط هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ

اور وہ سب چیزوں پر قدرت والا ہے۔ اور اسی کی طرف پھرنا ہے۔ وہ اول اور آخر

وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ط وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ط

اور وہ سب چیزوں کا علم رکھنے والا ہے۔ اور ظاہر اور باطن

لَيْـسَ كَـمِثْلِـهٖ شَـيْءٌ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ط

نہیں ہے جیسے کہ اس کی کوئی چیز اور وہ والا اور د والا ہے۔

حَسْبُـنَـــا الـلّٰـــهُ وَ نِـعْـمَ الْـوَكِيْـلُ ط

کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بحد) اور بہتر وکیل۔

نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ ط (۳ دفعہ)

کیسا اچھا مددگار اور اچھا یاری دینے والا۔

غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ط

ہم بخشش طلب کرتے ہیں تجھ سے اے ہمارے پالنے والے! اور تیری طرف ہی پھرنا ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَ لَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ

اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق و بحد) نہیں ہے کوئی منع کرنے والا اس چیز کا کہ تو عطا فرمائے اور نہیں ہے کوئی عطا کرنے والا اس چیز کا کہ تو عطا نہ فرمائے۔

وَ لَا رَآدَّ لِمَا قَضَیْتَ وَ لَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجِدُّ ط

اور نہیں ہے کوئی رد کرنے والا اس حکم کا کہ تو جاری فرمائے اور کوئی نفع نہیں دیتا نصیب والے کو تجھ سے نصیب اس کا۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی الْوَهَّابِ ط (۳ دفعہ)

پاک ہے (ذات وصفات الوہیت میں) میرا پروردگار کہ بلند اور برتر دینے والا۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَلِیِّ الْاَعْلَی الْکَرِیْمِ الْوَهَّابِ

منزہ و پاک (ذات و صفات الوہیت میں) ہے میرا پروردگار کہ بہت بلند ہے بڑا کرم فرمانے اور عطا فرمانے والا مطلق حقیقی)۔

یَا وَهَّابُ سُبْحٰنَکَ مَا عَبَدْنٰکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ

اے عطا فرمانے والے (دینے والے) تو منزہ و پاک ہے (ذات وصفات الوہیت میں) نہیں پوجا کی ہم نے تیری جو کہ حق تیری پوجا کا تھا۔

سُبْحٰنَکَ مَا عَرَفْنٰکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ

تو منزہ پاک ہے (ذات و صفات الوہیت میں) ہم نے

نہیں پہچانا تجھے جیسا کہ تیری پہچان کا حق تھا۔

سُبْحٰنَکَ مَا ذَکَرْنَاکَ حَقَّ ذِکْرِکَ

تو منزہ و پاک ہے (ذات و صفاتِ الوہیت میں) ہم نے تیرا ذکر (یاد) نہ کیا جو کہ تیرے ذکر (یاد) کا حق تھا۔

سُبْحٰنَکَ مَا شَکَرْنَاکَ حَقَّ شُکْرِکَ

تو منزہ و پاک ہے (ذات و صفاتِ الوہیت میں) ہم نے تیرا شکر ادا نہ کیا کہ جو تیرا شکر ادا کرنے کا حق ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْاَبَدِیِّ الْاَبَدِ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ

(ذات وصفاتِ الوہیت میں) منزہ و پاک ہے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبیجد) کہ ہمیشہ رہنے والا ہے دائمی، منزہ و پاک ہے اللہ کہ اکیلا اور ایک ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ

منزہ و پاک ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کہ اکیلا بے نیاز ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ رَافِعِ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ

منزہ وپاک ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کہ بلند بنانے والا آسمانوں کا بغیر ستونوں کے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا

منزہ پاک ہے اللہ تبارک و تعالیٰ وہ ذات کہ نہیں ہے اس کی بیوی اور نہ لڑکا۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ ۚ وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ

(ذات وصفاتِ الوہیت میں) منزہ و پاک ہے وہ ذات کہ نہ جنا کسی کو اور نہ کسی سے جنا گیا۔

وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ

اور نہیں ہے اس کے لیے کوئی برابری والا۔

سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَ الْمَلَکُوْتِ ط

(ذات وصفاتِ الوہیت میں) منزہ و پاک ہے۔ بادشاہِ (حقیقی)۔ نہایت پاک ہے
(سب عیبوں سے ذات وصفاتِ الوہیت میں) عالمِ ظاہر والا اور عالمِ باطن والا۔

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَ الْعَظْمَةِ وَ الْقُدْرَةِ وَ الْهَیْبَةِ وَ الْجَلَالِ

(ذات وصفاتِ الوہیت میں) منزہ و پاک ہے۔ (ذات وصفاتِ الوہیت میں) عزت
والا اور عظمت والا اور طاقت والا اور رُعب والا اور بزرگی والا۔

وَ الْجَمَالِ وَ الْكَمَالِ الْبَقَآءِ وَ الثَّنَآءِ وَ الضِّیَآءِ

اور خوبی والا اور باکمال اور ہمیشگی والا اور تعریف والا اور روشنی والا

وَ الْاٰلَاءِ وَ النَّعْمَآءِ وَ الْكِبْرِیَآءِ وَ الْجَبَرُوْتِ ط

اور ظاہری لطف والا اور باطنی نعمت والا اور بڑائی والا اور صفات کی بزرگی والا۔

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَ لَا یَمُوْتُ

منزہ و پاک ہے (ذات وصفاتِ الوہیت میں)، بادشاہِ (حقیقی) کہ زندہ
(حقیقی) ہے وہ ذات کہ نہیں سوتی اور نہ مرے گی۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الرُّوْحِ

منزہ و پاک ہے (ہر نقصان سے) مطلق پاک و سلامتی والا ہمارا
پالنے والا اور پروردگار فرشتوں اور روح کا۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

منزہ و پاک ہے (ذات وصفاتِ الوہیت میں) اللہ اور سب تعریفوں واسطے اللہ
کے ہے اور نہیں ہے کوئی سچا پرستش کے لائق بدوں اللہ۔

وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں رکنا اور قدرت رکھنا (کسی حرکت کا)
مگر ساتھ اللہ بلند مرتبہ و بزرگ کی توفیق کے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ الْحَقُّ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

اے اللہ! تو ہی ہے بادشاہِ (حقیقی) سچا وہ ذات کہ نہیں ہے کوئی سچا معبود سوائے تیرے

یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا مَلِکُ

اے اللہ (تبارک وتعالیٰ) اے مطلق رحم فرمانے والے اے بڑے مہربان اے بادشاہ (حقیقی)

یَا قُدُّوْسُ یَا سَلَامُ یَا مُؤْمِنُ یَا مُهَیْمِنُ

اے نہایت پاک سلامت اے سلامت (سب عیبوں سے) اے رسولوں کی تصدیق فرمانیوالے اے نگہبان

یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ یَا مُتَکَبِّرُ یَا خَالِقُ

اے عزت والے اے زبردست (بزرگی والے) اے صاحبِ بڑائی اے پیدا فرمانے والے

یَا بَارِئُ یَا مُصَوِّرُ یَا غَفَّارُ یَا قَهَّارُ

اے ظاہر فرمانیوالے اے شکل بخشنے والے اے (حقیقی) بخشنے والے اے غالب بحکمت

یَا وَهَّابُ یَا رَزَّاقُ یَا فَتَّاحُ

اے (حقیقی) عطا فرمانیوالے اے (حقیقی) رزق دینے والے اے کھولنے والے (حقیقی) کاموں کے

یَا عَلِیْمُ یَا قَابِضُ یَا بَاسِطُ یَا خَافِضُ

اے جاننے والے (مطلق) اے تنگ فرمانیوالے (بحکمت) اے کھولنے والے (بحکمت) اے نیچے فرمانیوالے

یَا رَافِعُ یَا مُعِزُّ یَا مُذِلُّ یَا سَمِیْعُ

اے اونچا فرمانیوالے اے عزت دینے والے اے ذلت دینے والے اے سننے والے

یَا بَصِیْرُ یَا حَکَمُ یَا عَدْلُ یَا لَطِیْفُ

اے دیکھنے والے اے حکم فرمانیوالے اے عدل (انصاف) فرمانیوالے اے لطف فرمانیوالے

یَا خَبِیْرُ یَا حَلِیْمُ یَا عَظِیْمُ یَا غَفُوْرُ

اے خبر رکھنے والے اے تحمل والے اے عظیم الشان اے بخشنے والے (گناہوں کے)

یَا شَکُوْرُ یَا عَلِیُّ یَا کَبِیْرُ یَا حَفِیْظُ

اے نگہبان　اِے سب سے بڑے　اے بلند مرتبہ عالی شان　اے قدردان

یَا جَلِیْلُ　یَا حَسِیْبُ　یَا مُقِیْتُ

اے حقیقی بزرگ　حساب لینے والے　اے کفایت فرمانیوالے　اے طاقتور روزی دینے والے

یَا مُجِیْبُ　یَا رَقِیْبُ　یَا کَرِیْمُ

اے قبول فرمانے والے　اے نگہبان وحفاظت فرمانیوالے　اے کرم فرمانیوالے بزرگ

یَا وَدُوْدُ　یَا حَکِیْمُ　یَا وَاسِعُ

اے محبوبِ عاشقاں اور محبوب عارفاں　اے حکمت والے　اے وسعت وسچائی والے

یَا حَقُّ　یَا شَہِیْدُ　یَا بَاعِثُ　یَا مَاجِیْدُ

اے مطلق سچے بے عیب　اے موجودِ حقیقی　اے بھیجنے والے رسولوں کے　اے فراخ بزرگی وشرف والے

یَا وَلِیُّ　یَا مَتِیْنُ　یَا قَوِیُّ　یَا وَکِیْلُ

اے ولی　اے مضبوط وشدید　اے قوت طاقت ہمت والے　اے ذمہ دار کارساز

یَا مُبْدِیُّ　یَا مُحْصِیْ　یَا حَمِیْدُ

اے تمام چیزوں کی عدم سے ابتدا فرمانیوالے　اے مطلق گھیرنے والے　اے مطلق تعریف کیے گئے

یَا مُمِیْتُ　یَا مُحْیِیْ　یَا مُعِیْدُ

اے مطلق مارنے والے　اے مطلق زندہ فرمانیوالے　اے خلق کو بعد موت کے لوٹانے والے

یَا مَاجِدُ　یَا وَاجِدُ　یَا قَیُّوْمُ　یَا حَیُّ

اے حقیقی شان وبزرگی والے　اے غنی حقیقی پالنے والے　اے اوروں کو قائم رکھنے والے　اے زندہ مطلق

یَا قَادِرُ　یَا صَمَدُ　یَا اَحَدُ　یَا وَاحِدُ

اے مطلق قدرت وطاقت وہمت والے　اے حقیقی بے احتیاج　اے حقیقی یکتا والے　اے مطلق اکیلے

یَا مُؤَخِّرُ　یَا مُقَدِّمُ　یَا مُقْتَدِرُ

اے پیچھے فرمانیوالے (بتقاضائے حکمت)　اے آگے فرمانیوالے (بتقاضائے حکمت)　اے ہر چیز پر قدرت وقابو والے

يَا اَوَّلُ يَا اٰخِرُ يَا ظَاهِرُ

اے حقیقی پہلے واجب الوجود اے حقیقی پچھلے واجب الوجود اے حقیقی آشکارا واجب الوجود

يَا بَاطِنُ يَا وَالِیْ يَا مُتَعَالِیْ

اے حقیقی پوشیدہ مخفی واجب الوجود اے مطلق متولّی و مالک و منعم ذات وصفات الوہیت میں بلند و عالیشان

يَا بَرُّ يَا تَوَّابُ يَا مُنْعِمُ

اے حقیقی محسن و نیکو کار اے توبہ قبول فرمانیوالے اے مطلق انعام و نعمت دینے والے

يَا مُنْتَقِمُ يَا عَفُوُّ يَا رَءُوْفُ

اے بدلہ لینے والے بحکمت اے مجرموں گناہگاروں سے درگزر فرمانیوالے اے حقیقی رحمت و مہربانی فرمانیوالے

يَا مٰلِكَ الْمُلْكِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ

اے مطلق مالکِ سلطنت و شہنشاہی اے حقیقی جلالت والے اور حقیقی بخشش والے

يَا رَبُّ يَا مُقْسِطُ يَا جَامِعُ

اے مطلق پالنے والے اے عادل و منصف اسے بکھروں کو اکٹھا فرمانے والے

يَا غَنِیُّ يَا مُغْنِیْ يَا مُعْطِیْ

اے مطلق وبے احتیاج و بے پرواہ اے بے نیاز اور دولتمند فرمانیوالے اے مطلق عطا فرمانیوالے

يَا مَانِعُ يَا ضَآرُّ يَا نَافِعُ

اے حقیقی منع فرمانیوالے بحکمت اے بحکمت رنج و تکلیف پہنچانیوالے اے مطلق فائدہ پہنچانیوالے

يَا نُوْرُ يَا هَادِیْ يَا بَدِيْعُ

اے نورِ مطلق بذات واجب الوجود اے مطلق ہدایت فرمانیوالے اے بغیر کسی نمونہ و نمود کے نیا پیدا فرمانیوالے

يَا بَاقِیْ يَا وَارِثُ يَا رَشِيْدُ

اے ازلی و ابدی باقی و دائم رہنے والے اے مطلق وارث و مالک ہر چیز کی فنا کے بعد اے مطلق رُشد و ہدایت کے ہادی

يَا صَبُوْرُ يَا صَادِقُ يَا سَتَّارُ

اے مطلق تحمل فرمانے والے اے حقیقی سچ فرمانے والے اے مطلق پردہ پوش

يَا مَنْ تَقَدَّسَ عَنِ الْاَشْبَاهِ ذَاتُهُ

اے وہ ذات جو کہ منزہ و پاک ہے مثلوں سے

وَ تَنَزَّهَ عَنْ مُشَابِهَةِ الْاَمْثَالِ صِفَاتُهُ

اس کی ذات منزہ و پاک ہے مشابہت مثالوں سے صفتیں اس کی

يَا مَنْ دَلَّتْ عَلٰى وَحْدَانِيَّتِهٖ اٰيَاتُهُ

اے وہ ذات کہ دلالت کرتی ہے ایک ہونے پر جس کے نشانیاں

شَهِدَتْ بِرَبُوْبِيَّتِهٖ مَصْنُوْعَاتُهُ

اس کی گواہی دیتی ہیں اس کے پروردگار ہونے پر اس کی کاریگریاں

وَاحِدٌ لَّا مِنْ قِلَّةٍ وَّ مَوْجُوْدٌ لَّا مِنْ عِلَّةٍ

ایک ہے نہ کم ہونے کی جہت سے اور نہ کسی علت کے سبب سے

يَا مَنْ هُوَ بِالْبِرِّ مَعْرُوْفٌ وَ بِالْاِحْسَانِ مَوْصُوْفٌ

اے وہ ذات کہ جو نیکی کے ساتھ مشہور ہے اور احسان کے ساتھ وصف کیا گیا ہے

وَ مَعْرُوْفٌ بِلَا غَايَةٍ وَّ مَوْصُوْفٌ بِلَا نِهَايَةٍ

اور پہنچانا گیا ہے بغیر عافیت کے (بیحد) اور وصف کیا گیا ہے (موصوف) بے انتہا (بیحد)

اَوَّلٌ قَدِيْمٌ بِلَا اِبْتِدَآءٍ وَّ اٰخِرٌ كَرِيْمٌ بِلَا اِنْتِهَآءٍ

پہلا قدیمی (پرانا) مخلوق سے بغیر ابتدا کے (بیحد) اور پچھلا ہے

(مخلوق سے) کرم فرمانے والا بے انتہا (بیحد)

وَ غَفَرَ ذُنُوْبَ الْمُذْنِبِيْنَ كَرَمًا وَّ حِلْمًا

اور بخشتا ہے گناہ گناہگاروں کے بخشش اور بُردباری سے

يَا مَنْ لَّيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ط

اے وہ ذات کہ نہیں ہے اس کی مانند کوئی شے (کچھ) اور وہ حقیقی سننے اور مطلق دیکھنے والا ہے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ

کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) اور بہترین کارساز ہے۔

نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ط

بہترین حقیقی مولیٰ (دوست و مددگار) اور مطلق بہترین مددگار ہے۔

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ط

ہم بخشش مانگتے ہیں تجھ سے اے پروردگار ہمارے اور (تیری بارگاہ کی) طرف تمام مخلوقات کا پھر جانا ہے۔

يَا دَآئِمًا بِلَا فَنَآءٍ وَّ يَا قَآئِمًا بِلَا زَوَالٍ

اے حقیقی ہمیشہ رہنے والے بغیر فنا کے اور اے حقیقی قیام رکھنے والے بغیر زوال کے

وَّ يَا مُدَبِّرًا بِلَا وَزِيْرٍ سَهِّلْ عَلَيْنَا وَ عَلٰى وَالِدَيْنَا كُلَّ عَسِيْرٍ

اور اے حقیقی تدبیر فرمانے والے بغیر وزیر کے آسان فرما ہم پر اور ہمارے ماں باپوں پر سب دشواریاں (مصیبتوں، سختیوں اور دکھوں) کو

لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

نہیں گھیر (شمارکر) سکتا تعریف و ثنا تیری کو جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف کی ہے

عَزَّ جَارُكَ وَ جَلَّ ثَنَآؤُكَ وَ تَقَدَّسَتْ اَسْمَآؤُكَ وَ عَظُمَ شَانُكَ

غالب ہے پناہ لینے والا تیری اور بڑی (مرتبہ) ہے تعریف و ثنا تیری اور منزہ و پاک ہیں تیرے نام اور تیری شان بڑی ہے

وَ لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ بِقُدْرَتِهٖ

اور نہیں ہے کوئی خدائے برحق سوائے تیرے، کرتا ہے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) وہ کچھ جو چاہتا ہے ساتھ مطلق قدرت اپنی کے

وَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ بِعِزَّتِهٖ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ط

اور مطلق حکم فرماتا ہے وہ کچھ جو ارادہ فرماتا ہے اپنے مطلق غلبہ و قدرت کے ساتھ جان لو کہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بحد) کی ہی طرف پھر گئے ہیں سب کام یا حکم۔

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ط لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ٥

ہر چیز فانی ہونے والی ہے مگر ذات اس کی فانی نہ ہوگی۔ اسی کے لیے حقیقی حکم ہے اور اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے۔

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٥

سو عنقریب کفایت فرمائے گا تجھے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بحد) ان سے (بوجہ انتقام) اور اللہ حقیقی سننے والا مطلق جاننے والا۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ كَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا

کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بحد) اور کفایت کی سننے والا اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بحد) واسطے ہر اس شخص کے جس نے دعا کی

لَيْسَ وَرَآءَ اللّٰهِ الْمُنْتَهٰى مَنِ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ فَقَدْ نَجٰى

نہیں ہے سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بحد) کے مقاصد و وجود کی انتہا جس کسی نے اللہ پر بھروسہ کیا سو بے شک اس نے نجات پائی

سُبْحَانَ مَنْ لَّمْ يَزَلْ رَبًّا رَّحِيْمًا وَّ لَا يَزَالُ كَرِيْمًا ط

منزہ و پاک ہے (ذات و صفات الوہیت میں) بس ہمیشہ رہتا ہے حقیقی پروردگار اور مطلق مہربان اور ہمیشہ رہے گا بہت بخشش کرنے والا بڑا مہربان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ط

کوئی نہیں برحق پرستش کے لائق سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بحد) حقیقی بردبار اور بزرگ کے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ط

نہیں ہے خدائے برحق مگر اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود و مطلق و بیحد) حقیقی زندہ و پائندہ تدبیر فرمانے والا

لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰـــهُ الْـعَـلِـىُّ الْـعَظِيْـمُ ط

نہیں ہے کوئی معبودِ برحق سوائے اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود و مطلق و بیحد) حقیقی بلند و برتر اور عظمت والا

لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰـــهُ الْـمَـنَّـانُ الْـعَلِيْـمُ ط

نہیں ہے کوئی سچا پوجا کے لائق سوائے اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود و مطلق و بیحد کے) کہ جو بیحد احسان فرمانے والا اور حقیقی جاننے والا ہے۔

لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰـــهُ الْـقُـدُّوْسُ الْـقَـدِيْـمُ ط

نہیں ہے کوئی سچا معبود سوائے اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود و مطلق و بیحد) کہ منزہ و پاک قدیم حقیقی ہے۔

لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰـــهُ الْـوَاسِـعُ الْـحَـكِيْـمُ ط

نہیں ہے کوئی سچا خدا مگر اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود و مطلق و بیحد) مطلق وسعت والا صاحبِ حکمت ہے۔

لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰـــهُ الـرَّحْـمٰـنُ الـرَّحِـيْـمُ ط

نہیں ہے کوئی برحق معبودِ مگر اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود و مطلق و بیحد) کہ بہت رحم فرمانے والا بہت مہربان ہے۔

لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰـــهُ الـسَّـمِيْـعُ الْـعَـلِيْـمُ ط

نہیں ہے کوئی سچا معبود سوائے اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے کہ حقیقی سننے والا اور مطلق جاننے والا ہے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط

منزہ و پاک ہے (بذات وصفات الوہیت) اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) اور مطلق برکتوں والا ہے اللہ کہ پالنے والا و مالک ہے سات آسمانوں کا اور مالک و پروردگار ہے بڑے عرش کا

وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اور سب تعریف وثناء اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے ہے کہ جو پروردگار مالک ہے جہانوں کا، نہیں کوئی سچا پرستش کے لائق سوائے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد کے) کہ

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهاً وَّاحِداً اَحَداً صَمَداً فَرْداً

وہ ایک ہے، نہیں ہے کوئی اس کے لیے شریک، معبود ہے وہ ایک یگانہ مخلوق کی ذات و صفاتً سے بے نیاز یکتا ہے

وِّتْراً حَيًّا قَيُّوْماً دَآئِماً اَبَداً لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَداً

طاق ہے مطلق زندہ اور قائم رکھنے والا ہمیشہ دائمی ابدی اختیار فرمائی بیوی اور نہ اولاد

وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ

اور نہیں لائق واسطے اس کے کوئی شریک بیچ بادشاہی حقیقی کے

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْراً

اور نہیں ہے لائق واسطے اس کے نہ کوئی دوست و مددگار (حقیقی و مجازی) بسبب اور تعظیم کرو اس کی حق تعظیم کرنے کا۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط حَسْبُنَا اللّٰهُ لِدِيْنِنَا ط

اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) بہت بڑا ہے۔ کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) واسطے دین ہمارے کے کافی ہے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ لِدُنْيَانَا ط حَسْبُنَا اللّٰهُ لِمَا اَهَمَّنَا ط

ہمیں حقیقی کفایت فرمانیوالا اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد کے) ہماری دنیا کے لیے۔ کافی ہے ہمیں اللہ واسطے اس کے جو کچھ ہمیں غمگین کرے۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ لِمَنْ م بَغٰی عَلَیْنَا ط

مطلق کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبحد) واسطے اس شخص کے کہ ظلم کرے ہم پر

حَسْبُنَا اللّٰہُ لِمَنْ حَسَدَنَا ط

مطلق کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبحد) واسطے اس شخص کے جو ہم پر حسد کرے

حَسْبُنَا اللّٰہُ لِمَنْ کَادَنَا بِسُوْءٍ ط

کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بحد) واسطے اس شخص کے کہ جو برائی کے ساتھ مکر کرے ہمارے ساتھ

حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْمَوْتِ

مطلق کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبحد) نزدیک (وقت) موت کے۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْقَبْرِ ط

مطلق کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بحد) نزدیک (وقت) قبر میں

حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْمَسَآئِلِ ط

مطلق کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبحد) نزدیک قبر میں سوالوں کے

حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الصِّرَاطِ ط

مطلق کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبحد) نزدیک (وقت) پل صراط کے

حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْحِسَابِ ط

مطلق کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بحد) نزدیک (وقت) حساب کے۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْمِیْزَانِ ط

مطلق کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبحد) نزدیک (وقت) ترازو کے

حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْجَنَّۃِ وَ النَّارِ ط

مطلق کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبحد) نزدیک (وقت) جنت ودوزخ کے

حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ اللِّقَآءِ ط

مطلق کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبیحد) نزدیک اپنے دیدار کے۔

حَسْبِیَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ ط

مطلق کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبیحد) وہ ذات کہ نہیں ہے کوئی سچا معبود کہ اس پر میں نے بھروسہ و تکیہ کیا اور اس کی طرف رجوع لایا ہوں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا اَعْظَمَ ط

نہیں ہے کوئی سچا معبود سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) منزہ و پاک ہے اللہ کیا (کیسا) بزرگ ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهُ ط

اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبیحد) نہیں ہے کوئی برحق خدا کہ منزہ و پاک ہے اللہ

مَآ اَحْلَمَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا اَکْرَمَ اللّٰهُ ط

کیا (کیسا؟) بڑا بردبار ہے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبیحد) نہیں ہے کوئی سچا خدا سوائے اللہ کے منزہ و پاک اللہ کیا بخشش و بزرگی والا ہے اللہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا ط

نہیں ہے کوئی برحق خدا سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد کے) کہ ایک ہے وہ اور نہیں شریک واسطے اس کے، حضرت محمد ﷺ سچے بھیجے ہوئے ہیں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَهُ الذّٰاکِرُوْنَ

اے اللہ رحمتِ کاملہ بھیج اوپر حضرت محمد ﷺ کے ہر اس وقت کو یاد کریں اسے یاد کرنے والے

وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِهِ الْغَافِلُوْنَ

اور رحمتِ کاملہ بھیج اوپر حضرت محمد ﷺ کے کہ غفلت کریں اس کی یاد سے غافل ہونے والے

رَضِیْنَا بِاللّٰہِ تَعَالٰی رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا

ہم راضی ہوئے ساتھ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے بوجہ پروردگار اور مالک ہونے کے اور ساتھ دینِ اسلام پر ہونے کے

وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَّ رَسُوْلاً

اور ساتھ محمد ﷺ کہ درود بھیجے اللہ اوپر اس کے اور سلام و سلامتی بوجہ نبی (غیب کی خبریں بتانے والے) ہونے کے اور رسول ہونے کے

وَّ بِالْقُرْآنِ اِمَاماً وَّ بِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَّ بِالصَّلٰوۃِ وَّ بِالْمُؤْمِنِیْنَ اِخْوَاناً

اور ساتھ قرآن پاک پیشوا ہونے کے اور ساتھ کعبہ شریف قبلہ ہونے کے اور ساتھ نماز فریضہ ہونے کے اور ساتھ ایمان والوں کے ساتھ بھائی بھائی ہونے کے

وَّ بِالصِّدِّیْقِ وَ بِالْفَارُوْقِ وَ بِذِی النُّوْرَیْنِ وَ بِالْمُرْتَضٰی اَئِمَّۃً ط

اور ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ اور ساتھ عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ اور ساتھ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہٗ اور ساتھ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ الکریم کے کہ امام و پیشوا ہیں

رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ ط

خوشنودی اللہ تبارک و تعالیٰ کی ان سب پر ہو

مَرْحَباً بِالصَّبَاحِ الْجَدِیْدِ وَ بِالْیَوْمِ السَّعِیْدِ وَ بِالْمَلَکَیْنِ الْکَاتِبَیْنِ

خوشی ہو ساتھ صبح نئی کے اور نیک بخت دن کے اور دو فرشتوں کے جو لکھنے والے ہیں

الشَّاھِدَیْنِ الْعَادِلَیْنِ حَیَّا کُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ غُرَّۃِ یَوْمِنَا ھٰذَا

کہ دو گواہ (حاظر و ناظر) انصاف کرنے والے زندہ رکھتا ہے تم دونوں کو اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) بیچ شروع اُس دن ہمارے کے

حَتّٰی کَتَبَا فِیْ اَوَّلِ صَحِیْفَتِنَا

یہاں تک کہ لکھو تم (اے دونوں فرشتو!) بیچ شروع ہمارے اعمال نامے کے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ساتھ نام اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) بخشش فرمانے والے مہربان کے۔

وَ اَشْهَدَا بِاَنَّا نَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

اور تم دونوں اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ ساتھ اس کے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ نہیں ہے کوئی برحق پرستش کے لائق مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) تنہا ہے وہ نہیں ہے واسطے اس کے شریک کوئی

وَ نَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى

اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ بہت تعریف کیے گئے بندے ہیں اس کے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں، بھیجا ہے انہیں ساتھ ہدایت

وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ج وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ٥

اور دینِ حق کے تاکہ غالب فرمائے اسے اوپر تمام دینوں کے اور اگرچہ برا مانیں اس کو شرک کرنے والے

عَلٰى هٰذِهِ الشَّهَادَةِ نَحْيٰ وَ عَلَيْهَا نَمُوْتُ وَ عَلَيْهَا نُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اوپر اس گواہی کے ہم زندہ رہتے ہیں اور اسی پر مریں گے اور اسی پر اگر چاہا اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) تو اٹھائے جائیں گے

اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

میں پناہ مانگتا ہوں سب کلموں کے ساتھ اللہ سے جو کہ پورے ہیں شرارت سے جو پیدا کی گئی

بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ

ساتھ نام اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) جو اللہ (اسم ذات) بہترین ناموں کا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَ رَبِّ السَّمَآءِ

ساتھ نام اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے کہ جو مالک

و پروردگار ہے زمین کا اور مالک و پروردگار ہے آسمان کا

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ

ساتھ نام اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے

وہ ذات کہ نہیں نقصان پہنچاتی ساتھ نام اس کے کوئی چیز

فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۵

بیچ زمین کے اور نہ درمیان آسمان کے اور وہ حقیقی سننے والا اور مطلق جاننے والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ الْبَعْثُ وَ النُّشُوْرُ

سب تعریف واسطے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے کہ وہ ذات

زندہ فرماتی ہے ہمیں بعد اس کے مارا تھا ہمیں اور طرف اس کی اٹھنا اور حشر و نشر ہے

اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَ الْعِزَّۃُ وَ الْعَظْمَۃُ وَ الْکِبْرِیَآءُ وَ الْجَبَرُوْتُ

صبح کی ہم نے اور صبح ہوگئی حقیقی بادشاہی واسطے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد کے)

کے اور مطلق غلبہ اور حقیقی بزرگواری اور بیحد ذات کی بڑھائی اور لامحدود صفات کی بزرگی

وَ السُّلْطَانُ وَ الْبُرْھَانُ لِلّٰہِ وَ الْاٰلَاءُ وَ النَّعْمَآءُ لِلّٰہِ وَ الَّیْلُ وَ النَّھَارُ

اور مطلق بادشاہی اور حقیقی دلیل اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے لیے ہے اور ظاہری

نعمتیں اور باطنی نعمتیں برائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) ہیں اور رات و دن

لِلّٰہِ وَمَا سَکَنَ فِیْھِمَا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ ط

واسطے اللہ کے لیے ہے اور جو کچھ آرام پکڑتا ہے بیچ ان دونوں (دن رات) کے

واسطے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے حقیقی یگانہ اور غالب ہے۔

اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ وَ کَلِمَۃِ الْاِخْلَاصِ

صبح کی ہم نے اوپر فطرت اسلام کے اور کلمہ اخلاص (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کے

وَ عَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدِ نِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

اور اوپر دین اپنے نبی (غیب کی خبر دینے والے) کے کہ حضرت محمد ﷺ درود (رحمتِ کاملہ) بھیجے

وَ عَلٰی مِلَّةِ اَبِیْنَا اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفاً مُّسْلِماً وَّ مَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۵

اور اوپر دین باپ ہمارے حضرت ابراہیم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ و السلام

کے جو حنفی مسلمان تھے اور شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھے

صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ مَلٰٓئِکَتِهٖ وَ اَنْبِیَآئِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ حَمَلَةِ عَرْشِهٖ

اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبیحد) کے درود (رحمتیں کاملہ) بھیج اور اس کے فرشتوں اور

اس کے نبیوں (غیب کی خبر دینے والوں) اور اس کے رسولوں اور اس کے عرش اٹھانے والوں

وَ جَمِیْعِ خَلْقِهٖ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ عَلَیْهِ وَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ

اور اس کی تمام مخلوق کے اوپر سردار ہمارے حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر اور

ان کے اصحاب کرام پر اوپر ان کے اور اوپر ان کے تمام کے سلام

وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ اَلصَّلٰوةُ

اور رحمت اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کی اور برکتیں اس کی درود (رحمتِ کاملہ)

وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط

اور سلام (سلامتی) آپ ﷺ پر اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے رسول۔

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ ط

درود (رحمتِ کاملہ) اور سلام اور سلامتی آپ ﷺ پر اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے محبوب

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْلَ اللّٰهِ ط

درود (رحمتِ کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ ﷺ پر اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے دوست

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ ط

درود (رحمتِ کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ ﷺ پر اے نبی (غیب کی خبر دینے والے)

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفِیَّ اللّٰہِ ط

درود (رحمتِ کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ ﷺ پر اے اللہ کے برگزیدہ (چنے ہوئے)۔

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرِ خَلْقِ اللّٰہِ ط

درود (رحمتِ کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ ﷺ پر اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کی مخلوقات میں سے بہترین

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنِ اخْتَارَہُ اللّٰہُ ط

درود (رحمتِ کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ ﷺ پر اے وہ ذات کہ جسے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) نے چن لیا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ ط

درود (رحمتِ کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ ﷺ پر اے وہ ذات (ﷺ) جسے بھیجا اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) نے

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ زَیَّنَہُ اللّٰہُ ط

درود (رحمتِ کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ ﷺ پر اے وہ ذات کہ زینت دی جسے اللہ نے

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ شَرَّفَہُ اللّٰہُ ط

درود (رحمتِ کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ ﷺ پر اے وہ ذات (ﷺ) کہ شرف عطا فرمایا اسے اللہ نے

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ کَرَّمَہُ اللّٰہُ ط

درود (رحمتِ کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ ﷺ پر اے وہ ذات کہ عزت عطا فرمائی اسے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بے حد) نے

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ عَظَّمَہُ اللّٰہُ ط

درود (رحمتِ کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ ﷺ پر اے وہ ذات کہ عظمت عطا فرمائی اللہ نے

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ ط

درود (رحمتِ کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ ﷺ پر اے امیر و سردار رسولوں کے

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ ط

درود (رحمتِ کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ ﷺ پر اے پرہیز گاروں کے پیشوا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط

درود (رحمتِ کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ ﷺ پر اے ختم فرمانے والے نبیوں کے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ ط

درود (رحمتِ کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ ﷺ پر اے سفارش فرمانے والے گنہگاروں کے

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

درود (رحمتِ کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ ﷺ پر اے بھیجے ہوئے جہانوں کے پروردگار و مالک کے

صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَ اَنْبِیَآئِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَ حَمَلَۃِ عَرْشِہٖ وَ جَمِیْعِ خَلْقِہٖ ط

درود (کاملہ رحمتیں) اللہ (تبارک و تعالیٰ) اور اس کے فرشتوں کے اور اس کے نبیوں (غیب کی خبر دینے والوں) اور اس کے رسولوں کے اور اس کے عرشِ معلّٰی کے اٹھانے والوں کے اور اس کی تمام مخلوقات کے

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ

اوپر ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ اور ان کی اولاد اور ان کے صحابہ کرام پر

عَلَیْہِ وَ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ط

اوپر انکے اور اوپر انکے سلام (سلامتی) اور رحمت اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبیحد) اور برکتیں انکی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ

اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) درود (رحمتِ کاملہ) بھیج اوپر سردار ہمارے محمد (ﷺ) کے پہلوں میں

وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاٰخِرِيْن

اور درود (رحمتِ کاملہ) بھیج اوپر سردار ہمارے محمد (ﷺ) کے پچھلوں میں

وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْمَلَاءِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

اور درود (رحم و رحمت کاملہ) بھیج اوپر سردار ہمارے حضرت محمد (ﷺ) کے برتر و بلند گروہ میں روزِ جزا تک

وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِىْ كُلِّ وَقْتٍ وَّحِيْنٍ ط

اور درود (رحمتِ کاملہ) بھیج اوپر سردار ہمارے محمد (ﷺ) کے ہر وقت اور ہر زمانے میں۔

وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى مَلٰٓئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ

اور درود (رحم و رحمت کاملہ) بھیج (نازل فرما) اوپر تمام نبیوں (غیب کی خبریں دینے والوں) اور سب رسولوں پر اور اوپر اپنے مقربین فرشتوں کے

وَعَلٰى عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ وَعَلٰٓى اَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ

اور اوپر اپنے نیک بندوں کے اور اوپر اپنے سب فرمانبرداروں کے

وَارْحَمْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

اور تو ہم پر رحم فرما ساتھ ان لوگوں کے ساتھ اپنی رحمت کے اے بڑے رحم فرمانے والے رحم کرنے والوں کے۔

۷۸۶

۹۲

اللہ جلّ جلالہٗ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دعائے رقاب شریف

تالیفِ لطیف
شیخ المشائخ محبوب ربّانی
حضرت امیر کبیر میر سیّد علی ہمدانی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ساتھ نام اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) بخشش فرمانے والے مہربان کے

اَللّٰھُمَّ یَا مَالِکَ الرِّقَابِ وَ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ

اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) اے گردنوں کے مالکِ حقیقی اور اے دروازوں کے کھولنے والے

وَ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ ھَیِّیٔ لَنَا سَبَباً لَّا نَسْتَطِیْعُ لَہٗ طَلَباً

اور اے سببوں کے بنانے والے تیار فرما واسطے ہمارے سبب کہ ہم اس کی طلب کی طاقت نہیں رکھتے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَنَا مَشْغُوْلِیْنَ بِاَمْرِکَ اٰمِنِیْنَ بِعَدْلِکَ

اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) ہمیں اپنے حکم و کام پر مشغول ہونے والے فرما امن پانے والے (بے خوف) تیرے عدل و انصاف سے

اٰئِسِیْنَ مِنْ خَلْقِکَ اٰنِسِیْنَ بِکَ مُسْتَوْحِشِیْنَ عَنْ غَیْرِکَ

نا امید ہونے والے تیری مخلوق سے انس و محبت فرمانے والے ساتھ تیری ذات و صفات کے نفرت کرنے والے غیر سے

رَاضِیْنَ بِقَضَآئِکَ وَ صَابِرِیْنَ عَلٰی بَلَآئِکَ قَانِعِیْنَ لِعَطَآئِکَ

راضی تیری قضا پر (تقدیر و حکم) اور صبر کرنے والے تیری آزمائش پر قناعت کرنے والے واسطے تیری عطا کے

شَاکِرِیْنَ لِنَعْمَآئِکَ مُتَلَذِّذِیْنَ بِذِکْرِکَ فَرِحِیْنَ بِکِتَابِکَ

شکر کرنے والے تیری نعمتوں پر لذت حاصل کرنے والے تیرے ذکر
کے ساتھ خوش ہونے والے (شاداں) تیری کتاب (قرآن مجید) کے ساتھ

مُنَاجِیْنَ بِکَ فِیْ اٰنَآءِ الَّیْلِ وَاَطْرَافِ النَّهَارِ

مناجات کرنے والے بیچ رات کی گھڑیوں کے اور دن کے کناروں

مُبْغِضِیْنَ لِلدُّنْیَا وَمُحِبِّیْنَ لِلْاٰخِرَةِ مُشْتَاقِیْنَ اِلٰی لِقَآئِکَ

بغض (دشمنی) رکھنے والے واسطے دنیا کے ، اور دوستی رکھنے والے واسطے
آخرت کے ، شوق رکھنے والے طرف دیدار (ملاقات) تیرے کے

مُتَوَجِّهِیْنَ اِلٰی جَنَابِکَ مُسْتَعِدِّیْنَ لِلْمَوْتِ

منہ کرنے والے تیری درگاہ کی طرف تیار واسطے موت کے

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ

اے ہمارے پروردگار دے ہم کو جو کچھ تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی زبان پر

وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط

اور نہ شرمندہ کرنا ہمیں قیامت کے دن ۔ یقیناً تو نہیں وعدہ کی مخالفت فرماتا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ التَّوْفِیْقَ رَفِیْقَنَا وَالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ طَرِیْقَنَا

اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) فرمادے توفیق
کو رفیق ہمارا اور سیدھے راستے کو ہمارا طریقہ

اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْنَا اِلٰی مَقَاصِدِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۵

اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) پہنچا ہمیں ہمارے مطلبوں تک
اور قبول فرما ہماری توبہ ، یقیناً تو قبول فرمانے والا توبہ کا مہربان ہے۔

اَللّٰهُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا

اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) تیرے ساتھ ہی صبح

کی ہم نے اور تیرے ساتھ ہی شام کی ہم نے

وَ بِکَ نَحْیٰ وَ بِکَ نَمُوْتُ وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ط

اور تیرے ساتھ ہی ہم زندہ ہیں اور تیرے ساتھ ہی ہم مریں گے اور اے اللہ تیری ہی طرف ہم لوٹیں گے

اَللّٰھُمَّ اِلٰی لِقَائِکَ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّ ارْزُقْنَا اِتِّبَاعَهٗ

اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبیحد) بلا طرف ملاقات اپنی کے اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبیحد) دِکھا ہمیں حق کو حق اور دے ہمیں پیروی اس کی

وَ اَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلاً وَّ ارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ کَمَا ھِیَ

اور دکھا ہمیں باطل کو باطل اور عطا فرما ہمیں اس سے بچنا، اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب والوجود ومطلق وبے حد) دکھا ہمیں حقیقتیں چیزوں کی جس طرح کہ وہ ہیں

تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَ اَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِیْنَ وَ ادْفَعْ عَنَّا شَرَّ الظّٰلِمِیْنَ

اور قوت عطا فرما ہمیں مسلمان اور ملا ہمیں تو صالحوں (نیکو کاروں) کے ساتھ اور دفع فرما ہم سے شرارت ظالموں کی

وَ اَشْرِکْنَا فِیْ دُعَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ نَبِّھْنَا عَنْ نَوْمَةِ الْغَافِلِیْنَ

اور شریک فرما ہمیں مومنوں کی دعا میں اور آگاہ فرما (جگا) ہمیں تو خوابِ غافلاں (غفلت کرنے والوں) کی خواب (نیند) سے

وَ ارْزُقْنَا شَفَاعَةَ سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ ادْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ اٰمِنِیْنَ

اور دے ہمیں سفارش سردار رسولوں (پیغمبروں) کی اور داخل فرما ہمیں بہشت میں سلامتی کے ساتھ اور امن کے

وَ احْشُرْنَا مَعَ الْمُتَّقِیْنَ وَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ

اور تو حشر فرما (اٹھا) ہمیں ساتھ پرہیز فرمانے والوں کے اور خلاص

دے (چھڑا) ہمیں آگ (دوزخ سے) اے پناہ دینے والے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ بخشش فرما واسطے حضرت محمد ﷺ کی امت کے اللہ درود و سلام بھیج اوپر اس کے (ان کے)

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود و مطلق و بے حد) رحم فرما امت پر حضرت محمد ﷺ درود (رحمتِ کاملہ) اوپر ان کے اور سلام (سلامتی)

اَللّٰھُمَّ انْصُرْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود مطلق و بیحد) مدد فرما حضرت محمد (بہت تعریف کیے گئے) کی امت پر درود و سلام بھیجے اوپر اس کے

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود و مطلق و بے حد) کھول دے واسطے حضرت محمد ﷺ کی امت کے ، اللہ درود و سلام بھیجے اوپر اس کے،

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود و مطلق و بے حد) اصلاح فرما امت محمد، اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود و مطلق و بے حد) درود (رحمتِ کاملہ) سلام (سلامتی) بھیجے اوپر اس کے

اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ کشائش فرما سختیوں کو اور مشکلوں کو حضرت محمد ﷺ کی امت سے ، درود و سلام بھیجے اوپر اس کے

اَللّٰھُمَّ کَرِّمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود و مطلق و بے حد) اے اللہ بزرگی بخش

حضرت محمد ﷺ کی امت کو درود و سلام بھیجے اوپر اس کے

اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) بڑھائی (بزرگی) عطا فرما

حضرت محمد ﷺ کی امت کو، درود، سلام بھیجے اوپر اس کے

اَللّٰھُمَّ تَجَاوَزْ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بے حد) درگزر فرما

حضرت محمد ﷺ (بہت تعریف کیے گئے) کی امت سے ،

اَللّٰھُمَّ یَا حَبِیْبَ التَّوَّابِیْنَ تُبْ عَلَیْنَا

اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بے حد) اے

دوست رکھنے والے توبہ کرنے والوں کے قبول فرما ہماری توبہ

وَیَا اَمَانَ الْخَآئِفِیْنَ اٰمِنَّا وَیَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ دُلَّنَا

اے امن دینے والے ڈرنے والوں کے امن دے ہمیں اور

اے راہنما حیرت زدوں کے راہ نمائی فرما ہماری

وَیَا ھَادِیَ الْمُضِلِّیْنَ اِھْدِنَا وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا

اے (حقیقی) ہدایت فرمانے والے گمراہوں کے ہدایت فرما ہمیں

اور اے حقیقی فریاد رس فریاد کرنے والوں کے ، ہماری فریاد کو پہنچ

وَیَا رَجَآءَ الْمُنْقَطِعِیْنَ لَا تَقْطَعْ رَجَآءَ نَا وَیَا رَاحِمَ الْعَاصِیْنَ ارْحَمْنَا

اوراے امید گاہ نا امیدوں کے نہ قطع فرما ہماری امیدوں

کو اور اے بہت رحم فرمانے والے گنہگاروں پر ،ہم پر رحم فرما

وَیَا ھَادِیَ الْمُضِلِّیْنَ اِھْدِنَا یَا غَافِرَ الْمُذْنِبِیْنَ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا

اور اے بھٹکے ہوؤں کو راہ بتانے والے ہمیں راہ بتا ، اے

بخشنے والے گنہگاروں کے بخش دے واسطے ہمارے گناہ

وَ کَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ط

اور دور فرما ہم سے ہماری برائیوں کو اور فوت کر ہمیں ساتھ نیکو کاروں کے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عُیُوْبَنَا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ صُدُوْرَنَا

اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) بخش دے ہمارے گناہوں کو، اے (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بے حد) چھپا ہمارے عیبوں کو، اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کشادہ فرما ہمارے سینوں کو

اَللّٰھُمَّ احْفَظْ قُلُوْبَنَا اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ اُمُوْرَنَا

اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) محفوظ فرما ہمارے دلوں کو اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بے حد) روشن فرما ہمارے دلوں کو اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بے حد) آسان فرما ہمارے کاموں کو

اَللّٰھُمَّ حَصِّلْ مُرَادَنَا اَللّٰھُمَّ تَمِّمْ تَقْصِیْرَنَا اَللّٰھُمَّ نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ

اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبیحد) حاصل فرما ہماری مراد کو اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بے حد) پوری فرما ہماری کوتاہیوں (کمیوں) کو، اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بے حد) نجات فرما ہمیں اس سے کہ جس سے ہم ڈرتے ہیں

یَا خَفِیَّ الْاَلْطَافِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَ لِوَالِدَیْنَا وَ لِمَشَآئِخِنَا وَ لِاَسَاتِذِنَا

اے چھپی ہوئی مہربانیوں والے، اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد کے) واسطے ہمارے بخشش فرما اور واسطے ماں باپ ہمارے اور واسطے بزرگوں ہمارے اور واسطے استادوں ہمارے

وَلِاَصْحَابِنَا وَ لِاَحِبَّآئِنَا وَ لِعَشَآئِرِنَا وَ لِقَبَآئِلِنَا وَ لِمَنْ لَهٗ حَقٌّ عَلَیْنَا

اور واسطے دوستوں ہمارے اور واسطے ہمارے صحبت رکھنے والوں

(یار دوست) ہمارے اور واسطے ہمارے خویشوں اور واسطے ہمارے قریبیوں
اور واسطے ہر اس شخص کے کہ جس کا حق ہے ہمارے اوپر

وَ لِجَمِيْعِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ

اور واسطے تمام امت حضرت محمد ﷺ (بہت تعریف کیے گئے) کے ان پر درود و سلامتی

وَ قِنَا رَبَّنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ عَذَابَ الْقَبْرِ

اور بچا ہمیں اے پروردگار ہمارے برائی اس چیز کی سے کہ حکم جاری فرمایا
تو نے اور بچا ہمیں عذاب آگ (دوزخ) سے اور بچا ہمیں عذاب قبر سے

وَ عَذَابَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ احْشُرْنَا مَعَ الْمُتَّقِيْنَ وَ الْاَبْرَارِ

اور عذاب دن قیامت کے اور حشر کر (اٹھا) ہمیں ساتھ پرہیزگاروں اور نیکوکاروں کے

اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ هٰذِهِ الْاَوْرَادِ الْفَتْحِيَّةِ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ الْعِنَايَاتِ وَ الْكَرَامَاتِ

اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بحد) اس اورادِ فتحیہ
شریف کی برکت سے کشادہ فرما (کھول دے) ہمارے لیے دروازے
عنایتوں کے اور کرامات (بزرگیوں) کے

وَ وَفِّقْنَا لِلطَّاعَاتِ وَ الْعِبَادَاتِ وَ احْفَظْنَا مِنَ الْاٰفَاتِ وَ الْبَلِيَّاتِ

اور توفیق دے ہمیں تابعداروں اور عبادتوں کی اور حفاظت
فرما ہماری آفتوں اور بلاؤں سے

وَ بَارِكْ لَنَا فِي الرِّزْقِ وَ الْحَسَنَاتِ

اور برکت فرما واسطے ہمارے بیچ رزق کے اور نیکیوں کے

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا يَا فَيَّاضُ مِنْ جَمِيْعِ الْبَلَايَا وَ الْاَمْرَاضِ

اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بحد) حفاظت فرما
ہماری اے بہترین فیض والے ساری بلاؤں اور بیماریوں سے

وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖٓ اَجْمَعِیْنَ ط

اور درود (رحمتِ کاملہ) ہو، اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبیحد) اوپر بہترین اس کی مخلوق کے حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر اور ان کے سب اصحاب پر

....

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مَائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

قال اللہ تعالیٰ

وَ اذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلاً

چھل بند اذکارِ چشتیاں ملقب بہ تفریح بہشتیاں

نَفِیرِ غیب ۱۳۵۲ھ

المعروف بہ

یاد خدا

مصنفہ

خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب

رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ط

ابیات در تضمین ذکر نفی و اثبات

یار رہے یارب تو میرا اور میں تیرا یار رہوں
مجکو فقط تجھ سے ہو محبت خلق سے میں بیزار رہوں
ہر دم ذکر و فکر میں تیرے مست رہوں سرشار رہوں
ہوش رہے مجھ کو نہ کسی کا خلق سے میں بیزار رہوں
اب☆ تو رہے بس تادمِ آخر وردِ زباں اے میرے اِلٰہ
لَا اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰـــہُ ، لَا اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰـــہُ

تیرے سوا معبودِ حقیقی کوئی نہیں ہے ، کوئی نہیں
تیرے سوا مقصودِ حقیقی کوئی نہیں ہے ، کوئی نہیں
تیرے سوا موجودِ حقیقی کوئی نہیں ہے ، کوئی نہیں
تیرے سوا مشہودِ حقیقی کوئی نہیں ہے ، کوئی نہیں
اب☆ تو رہے بس تادمِ آخر وردِ زباں اے میرے اِلٰہ
لَا اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰـــہُ ، لَا اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰـــہُ

دونوں جہاں میں جو کچھ بھی ہے سب ہے تیرے زیرِ نگیں
جن و انس حور و ملائک عرش و کرسی چرخ و زمیں

کون و مکاں میں لائقِ سجدہ تیرے سوا اے نورِ مبیں
کوئی نہیں ہے کوئی نہیں ہے کوئی نہیں ہے کوئی نہیں
اب ☆ تو رہے بس تادمِ آخر وردِ زباں اے میرے اِلٰہ
لَا اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰـــہُ ، لَا اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰـــہُ

سب بندے ہیں کوئی نبی ہو یا ہو ولی یا شاہنشاہ
باغِ دو عالم بھی ہے تری قدرت کے حضور اک برگِ کاہ
کیوں نہ میں قائل ہوں کہ ہزاروں تیری خدائی کے ہیں گواہ
خار و گل و افلاک و کواکب ، کوہ و دریا مہر و ماہ
اب ☆ تو رہے بس تادمِ آخر وردِ زباں اے میرے اِلٰہ
لَا اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰـــہُ ، لَا اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰـــہُ

تیرا گدا بن کر میں کسی کا دستِ نگر اے شاہ نہ ہوں
بندۂ مال و زر نہ بنوں میں طالبِ عزّ و جاہ نہ ہوں
راہ پہ تیری پڑ کے قیامت تک میں کبھی بے راہ نہ ہوں
چین نہ لوں میں جب تک رازِ وحدت سے آگاہ نہ ہوں
اب ☆ تو رہے بس تادمِ آخر وردِ زباں اے میرے اِلٰہ
لَا اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰـــہُ ، لَا اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰـــہُ

یاد میں تیری سب کو بھلا دوں کوئی نہ مجھکو یاد رہے
تجھ پر سب گھر بار لٹا دوں خانۂ دِل آباد رہے
سب خوشیوں کو آگ لگا دوں غم سے ترے دِل شاد رہے
سب کو نظر سے اپنی گرا دوں تجھ سے فقط فریاد رہے
اب ☆ تو رہے بس تادمِ آخر وردِ زباں اے میرے اِلٰہ

لا اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰــــہُ ، لا اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰــــہُ

سب سے میں ہو جاؤں مستغنی فضل ہو پیشِ نظر تیرا

اب تو رہوں میں اے مرے داتا بس اک دستِ نگر تیرا

توڑ کے پاؤں پڑ جاؤں چھوڑوں نہ کبھی اب ذر تیرا

عشق سما جائے رگ رگ میں دِل میں ہو میرے گھر تیرا

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے اِلٰہ

لا اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰــــہُ ، لا اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰــــہُ

نفس و شیطاں دونوں نے مل کر ہائے کیا ہے مجھ کو تباہ

اے مرے مولا میری مدد کر چاہتا ہوں میں تیری پناہ

مجھ سے خلق میں کوئی نہیں گو بد کردار و نامہ سیاہ

تو بھی مگر غفار ہے یا رب بخش دے میرے سارے گناہ

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے اِلٰہ

لا اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰــــہُ ، لا اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰــــہُ

مجھ کو سراپا ذکر بنا دے ذکر ترا اے میرے خدا

نکلے میرے ہر بُن مُو سے ذکر ترا اے میرے خدا

اب تو کبھی چھوڑے بھی نہ چھوٹے ذکر ترا اے میرے خدا

حلق سے نکلے سانس کے بدلے ذکر ترا اے میرے خدا

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے اِلٰہ

لا اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰــــہُ ، لا اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰــــہُ

جب تک قلب رہے پہلو میں جب تک تن میں جان رہے

لب پہ ترا نام رہے اور دِل میں تیرا دھیان رہے

جذب میں پرّاں ہوش رہیں اور عقل مری حیران رہے

لیکن تجھ سے غافل ہرگز دِل نہ مرا اِک آن رہے

اب☆ تو رہے بس تادمِ آخر وردِ زباں اے میرے اِلٰہٗ

لَا اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰــــہُ ، لَا اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰــــہُ

☆ جاں ہوئی جاتی ہے شیریں کیسے مزے کا ذکر ہے واہ

ابیات در تضمین ذکر مجرّد و اثبات

اے مرے مولا میری نظر میں تو ہی تو ہو تو ہی تو

سب تو ہوں باہر دل کے اندر تو ہی تو ہو تو ہی تو

قلبِ تپاں میں دیدۂ تر میں تو ہی تو ہو تو ہی تو

میرے لیے تو بحر و بَر میں تو ہی تو ہو تو ہی تو

کچھ نہ سجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیشِ نگاہ

اِلَّا الـــلّٰــــہُ اِلَّا الـــلّٰــــہُ اِلَّا الـــلّٰــــہُ اِلَّا الـــلّٰــــہُ

سُوجھے مجکو دونوں جہاں میں تو ہی تو بس تو ہی تو

سُوجھے مجکو کون و مکاں میں تو ہی تو بس تو ہی تو

سُوجھے مجکو قالب و جاں میں تو ہی تو بس تو ہی تو

سُوجھے مجکو سُود و زیاں میں تو ہی تو بس تو ہی تو

کچھ نہ سجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیشِ نگاہ

اِلَّا اللّٰہُ اِلَّا اللّٰہُ اِلَّا اللّٰہُ اِلَّا اللّٰہُ

جان سے بھی جو مجھکو ہے پیارا تو ہی تو ہاں تو ہی تو

جس کے لیے سب کچھ ہے گوارا تو ہی تو ہاں تو ہی تو

دونوں جہاں میں میرا سہارا تو ہی تو ہاں تو ہی تو

میری ناؤ کا کھیون ہارا تو ہی تو ہاں تو ہی تو

کچھ نہ سجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیشِ نگاہ

اِلَّا اللّٰہُ اِلَّا اللّٰہُ اِلَّا اللّٰہُ اِلَّا اللّٰہُ

ابیات دَر تضمین ذکر یک ضربی اسم ذات

اے میرے داتا اے میرے مالک اے میرے مولیٰ اے میرے والی

شاہنشاہِ دو عالم تو ہے سب سے تری سرکار ہے عالی

شان تری ہر آن نئی ہے گاہ جمالی گاہ جلالی

وہ بھی عجب خوش وقت ہے جس نے قلب میں تیری یاد بسالی

شغل میرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اللّٰہ اللّٰہ

لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللّٰہ اللّٰہ

کسب میں دنیا ہی کے رہا دین کی دولت کچھ نہ کمائی

وقت یونہی بے کار گزارا عمر یوں ہی غفلت میں گنوائی

خلق میں سب سے میں ہی برا ہوں کوئی نہیں ہے مجھ میں بھلائی

مجھ سا کوئی بدکار نہ ہوگا کون سی میں نے کی نہ برائی
شغل میرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

ذکر کی اب توفیق ہو یارب کام کا یہ ناکام ہو تیرا
قلب میں ہر دم یاد ہو تیری لب پہ ہمیشہ نام ہو تیرا
تجھ سے بہت رہتا ہے گریزاں اب دل وحشی رام ہو تیرا
مجکو اب استقلال عطا کر پختہ بس اب یہ خام ہو تیرا
شغل میرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

ذکر ترا کر کرکے الٰہی دور کروں میں دل کی سیاہی
چھوڑ کے حُبِّ مالی و جاہی اب تو کروں بس فقر میں شاہی
شام و سحر ہے شغلِ مَناہی میرے گنہ ہیں لا متناہی
کس سے کہوں میں اپنی تباہی تو ہی مری کر پشت پناہی
شغل میرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

نفس کے شر سے مجکو بچالے اے مرے اللہ اے مرے اللہ
پنجہ غم سے مجکو چھڑا لے اے مرے اللہ اے مرے اللہ
سُن مرے نالے سُن مرے نالے اے مرے اللہ اے مرے اللہ
اپنا بنا لے اپنا بنا لے اے مرے اللہ اے مرے اللہ
شغل میرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

اپنی رضا میں مجھکو مٹا دے اے مرے اللہ اے مرے اللہ
کردے فنا سب میرے ارادے اے مرے اللہ اے مرے اللہ
جامِ محبت اپنا پلا دے اے مرے اللہ اے مرے اللہ
دِل میں مرے یاد اپنی رچا دے اے مرے اللہ اے مرے اللہ

شغل میرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اللہؔ اللہؔ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہؔ اللہؔ

دِیدہ و دِل میں تجکو بسالوں سب سے ہٹالوں اپنی نظر میں
تیرا ہی جلوہ پیشِ نظر ہو، جاؤں کہیں میں دیکھوں جدھر میں
تیرا تصور ایسا جمالوں قلب میں مثلِ نقشِ حجر میں
بھول سکوں تا عمر نہ تجکو چاہوں بھلانا خود بھی اگر میں

شغل میرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اللہؔ اللہؔ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہؔ اللہؔ

ذات ہے تیری سب سے نرالی شان ہے تیری فہم سے عالی
اس کو تری وحدت ہے مشاہد جس کا ہے دل اغیار سے خالی
تیرے شواہد بحر و بَر، گردون و زمین ایام و لیالی
ذرّہ ذرّہ قطرہ قطرہ، پتّہ پتّہ ڈالی ڈالی

شغل میرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اللہؔ اللہؔ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہؔ اللہؔ

کنہ تری ہے فہم سے عالی، وصف ہے تیرا عقل سے بالا
تیرے ہیں لاکھوں ماننے والے کوئی نہیں ہے جاننے والا
تیری محبت روح کی لذت، تیرا تصور دل کا اجالا

نطق نے میرے چوم لیے لب ، نام ترا جب منھ سے نکالا

شغل میرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

اپنا مجھے مجذوب بنا لے تیرا ہی سودا ہو میرے سر میں
تیری محبت ہو رگ و پے میں جان میں تن میں دِل میں جگر میں
شاد رہوں میں رنج و خوشی میں سُود و زیاں میں نفع و ضرر میں
فرق نہ دیکھوں شاہ و گدا میں ، دُرّ و صدف میں لعل و گہر میں

شغل میرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ابیات در تضمین دو ضربی

نوٹ: اس ذکر کی اصل بحر یہ ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ لیکن یہ چونکہ ذرا غیر مانوس سی بحر ہے اس لیے متعارف بحر یعنی ''الٰہی توبہ، الٰہی توبہ، الٰہی توبہ، الٰہی توبہ'' اختیار کی گئی ہے۔ ان دونوں بحروں میں بہت ہی کم فرق ہے جیسا کہ ظاہر ہے، اس لیے پڑھنے میں کوئی تفاوت محسوس نہ ہوگا۔ تاہم ٹیپ کا بند

ذِکر ہی کے وزن پر رکھا گیا ہے نیز چند بند پورے کے پورے اصل بحر میں بھی لکھ دیے گئے ہیں تاکہ اگر کسی کو اسی وزن سے دِل چسپی ہو تو وہ اِنہی بندوں کو بار بار پڑھ کر لُطف اندوز ہو سکے۔ اور وہ یہ ہیں:

میری کرے گا مقصد برآری اللہؔ اللہؔ اللہؔ اللہؔ

بخشے گا مجھ کو پرہیز گاری اللہؔ اللہؔ اللہؔ اللہؔ

رکھے گا مشغولِ آہ وزاری اللہؔ اللہؔ اللہؔ اللہؔ

دل کی کرے گا آبیاری اللہؔ اللہؔ اللہؔ اللہؔ

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہؔ اللہؔ اللہؔ اللہؔ

جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اللہؔ اللہؔ اللہؔ اللہؔ

دل پر چلاتا ہے اُف کٹاری اللہؔ اللہؔ اللہؔ اللہؔ

اور نفس پر پھیرتا ہے آری اللہؔ اللہؔ اللہؔ اللہؔ

دو دو لگاتا ہے ضرب کاری اللہؔ اللہؔ اللہؔ اللہؔ

تلوار ہے اور وہ بھی دو دھاری اللہؔ اللہؔ اللہؔ اللہؔ

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہؔ اللہؔ اللہؔ اللہؔ

جب سانس لُوں میں ہوجائے جاری اللہؔ اللہؔ اللہؔ اللہؔ

کیا ذکر ہے یہ اللہ اکبر اللہؔ اللہؔ اللہؔ اللہؔ

دل پر چلاتا ہے تیر و خنجر اللہ اللہ اللہ اللہ

یہ جان سے بھی ہے مجھکو بڑھ کر اللہؔ اللہؔ اللہؔ اللہؔ

چھوڑوں نہ میں گو بَن جائے دم پر اللہؔ اللہؔ اللہؔ اللہؔ

ہر دَم کروں میں اے میرے باری اللہؔ اللہؔ اللہؔ اللہؔ

جب سانس لُوں میں ہوجائے جاری اللہؔ اللہؔ اللہؔ اللہؔ

یہ ذکر ہے یا قندِ مکرّر اللہ اللہ اللہ اللہ

کہنے لگا میرا دِل بھی سن کر اللہ اللہ اللہ اللہ

یہ جانِ شیریں سے بھی ہے خوش تر اللہ اللہ اللہ اللہ

یہ ذکر حق ہے یا شیر و شکر اللہ اللہ اللہ اللہ

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ

جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

ذاکر ہے تیری مخلوق ساری اے میرے مولا اے میرے باری

آجائے اب تو میری بھی باری اے میرے مولا اے میرے باری

کب تک رہے گی غفلت یہ طاری اے میرے مولا اے میرے باری

دِل پر لگے ہاں اِک چوٹ کاری اے میرے مولا اے میرے باری

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ

جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

اُف یہ دلِ بداحوال میرا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

یہ حال میرا یہ قال میرا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

یہ حال یہ سن و سال میرا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

بس اب کھے بال بال میرا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ

جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

ہوجائے حل اشکال میرا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

کام آئے یہ زر یہ مال میرا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

دے نفع کچھ یہ اقبال میرا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

کیا ہوگا محشر میں حال میرا اَستَغفِرُ اللّٰہ اَستَغفِرُ اللّٰہ

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ
جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

دنیا میں دِل منہمک ہے یارب بیزار کردے بیزار کردے
کشتی بھنور میں بے ڈھب پھنسی ہے ہاں پار کردے ہاں پار کردے
بے طرح ہوں محوِ خواب غفلت بیدار کردے بیدار کردے
بے کار ہوں میں بے کار ہوں میں، با کار کردے با کار کردے

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ
جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

دنیا کی اُلفت دِل سے مٹا کر دِیں دار کردے، دِیں دار کردے
ہر کارِ دنیا مجھ سے چھڑا کر بے کار کردے، بے کار کردے
جامِ محبت اپنا پلا کر سرشار کردے، سر شار کردے
مجذوب اپنا مجھ کو بنا کر ہُشیار کردے، ہُشیار کردے

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ
جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ سے دِل میں نے لگایا اَلحَمدُ لِلّٰہ اَلحَمدُ لِلّٰہ
مقصود میرا آخر بَر آیا اَلحَمدُ لِلّٰہ اَلحَمدُ لِلّٰہ
یادِ خدا میں سب کو بھلایا اَلحَمدُ لِلّٰہ اَلحَمدُ لِلّٰہ
دِل سے نکالا اپنا پَرایا اَلحَمدُ لِلّٰہ اَلحَمدُ لِلّٰہ

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ
جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

آیا میں مرشد کے زیرِ سایہ اَلحمدُ لِلّٰہ اَلحمدُ لِلّٰہ

گم کردہ رَہ تھا منزل پہ آیا اَلحمدُ لِلّٰہ اَلحمدُ لِلّٰہ

اپنی ہی دُھن میں حق نے لگایا اَلحمدُ لِلّٰہ اَلحمدُ لِلّٰہ

دِل کی پلٹ دی بالکل ہی کایا اَلحمدُ لِلّٰہ اَلحمدُ لِلّٰہ

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ

جب سانس لُوں میں ہوجائے جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

ابیات شوقیہ

بناؤں گا اپنے نفسِ سرکش کو اب تو یارب غلام تیرا

میں چھوڑ کر کاروبار سارے کروں گا ہر وقت کام تیرا

کیا کروں گا بس اب الٰہی میں ذکر ہی صبح و شام تیرا

جماؤں گا دِل میں یاد تیری رٹوں گا دِن رات نام تیرا

ہر دم کروں گا اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ

مثلِ نفس اب رکھوں گا جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

میں اے خدا دم بھروں گا تیرا بدن میں جب تک کہ جاں رہے گی

پڑھوں گا ہر وقت تیرا کلمہ دہن میں جب تک زبان رہے گی

کوئی رہے گا نہ ذکر لب پر تری ہی بس داستان رہے گی

نہ شکوہِ دوستاں رہے گا نہ غیبتِ دشمناں رہے گی

ہر دم کروں گا اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ
مثلِ نفس اب رکھوں گا جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

رہا میں دن رات غفلت میں عبث یونہی زندگی گزاری
کیا نہ کچھ کام آخرت کا کٹی گناہوں میں عمر ساری
بہت دنوں میں نے سرکشی کی مگر ہے اب سخت شرمساری
میں سر جھکاتا ہوں میرے مولا میں توبہ کرتا ہوں میرے باری

ہر دم کروں گا اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ
مثلِ نفس اب رکھوں گا جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

مَیں دین لوں گا مَیں دین لوں گا نہ لوں گا مَیں زینہارِ دنیا
دکھا کے نقش و نگار اپنے لبھائے مجکو ہزار دنیا
اسے میں خوب آزما چکا ہوں بہت ہے بے اعتبار دنیا
لگاؤں گا اس سے دِل نہ ہرگز یہ چار دِن کی ہے یار دنیا

ہر دم کروں گا اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ
مثلِ نفس اب رکھوں گا جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

بتانِ دِل بَر تو سیکڑوں ہیں مگر کوئی باوفا نہیں ہے
ودود اور لائق محبت فقط ہے تُو دُوسرا نہیں ہے
کوئی ترے ذکر کے برابر مزے کی شے اے خدا نہیں ہے
مزے کی چیزیں ہیں گو ہزاروں کسی میں ایسا مزہ نہیں ہے

ہر دم کروں گا اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ
مثلِ نفس اب رکھوں گا جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

انتخاب از فریادِ مجذوب در یادِ محبوب

ہوں تو میں مجذوب لیکن نام کا — کر مجھے مجذوب یارب کام کا
یاد میں رکھ اپنی مستغرق مجھے — ہو نہ ہوشِ ماسوا مطلق مجھے
دِل مرا ہوجائے اک میدانِ ہُو — تُو ہی تُو ہو، تُو ہی تُو ہو، تُو ہی تُو
اور مرے تن میں بجائے آب و گِل — دردِ دِل ہو، دردِ دِل ہو، دردِ دِل
غیر سے بالکل ہی اٹھ جائے نظر — تُو ہی تُو آئے نظر دیکھوں جدھر
کچھ نہ سُوجھے تیری ہستی کے سوا — تیرے اوج اور اپنی پستی کے سوا
تجھ سے دَم بھر بھی مجھے غفلت نہ ہو — تیرے ذکر و فکر سے فرصت نہ ہو
آخری عرضِ گدا ہے شاہ سے — تا دَمِ آخر نہ بھٹکوں راہ سے
بہرِ حق سید خیر البشرؐ — خاتمہ کردے مرا ایمان پہ
جس گھڑی نکلے بدن سے میرے جان — کلمۂ توحید ہو وردِ زبان

سیکڑوں کو تو کرے گا جنّتی
ایک یہ نا اہل بھی اُن میں سہی

اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحٰبِہٖ وَ اَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

تکبیرِ عاشقاں

یہ ایک ایسا وِرد ہے کہ مابین نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کے پڑھنا اس کا دَواماً واسطے بر آمد حاجاتِ دینی و دنیاوی کے مفید ہے۔ منقول شاہ عبدالرحمان قلندر قدس سرہٗ سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَآءِ انبیار ااولیار ازہادراعبادراابدال رااوتادرا سالکاں رانا سکاں رامحباں رامحبوباں رامغلوباں رامجذوباں رامجذوب سالک را سالک مجذوب را اصحاب تمکین را ارباب ذوق را اہلِ سکر را اہلِ صحور انشستگان کنج سلامت را روندگانِ راہِ ملامت را قلندرانِ سرمست را صُوفیانِ زبردست را سلسلہ طبقہ حیدریان راغلغلہ ہوہبان را شاہانِ عرب را سرورانِ عجم رابندگانِ زنگیان راامیران خراسان را سلطانِ ہند خلفائے سندھ را سراندازانِ غزنویان راظریفانِ تبت وچین راچابک سوارانِ بدخشاں را عاشقانِ غور رامشتاقانِ ماوراالنہر راواصلانِ بحر و بر را شہیدانِ دشتِ کربلا را کہ دَرحیات ظاہری و باطنی بدرگاہِ خدا شفیع می آرم برائے بر آمدن حاجات و مہمات دِینی و دُنیوی ہر کہ در آید بر آید کہ در اُفتد بر اُفتد ہر کہ دگر کند جگر خورد چوں تکبیرِ عاشقاں بگوید اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یَا قَدِیْمُ یَا دَائِمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَاقِیُ یَا مُنْتَقِمُ یَا قَادِرُ یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ یَا اِلٰہَ الْاٰخِرِیْنَ ہر کہ ما را بد خواہد و بد گوید ضربت لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ بر جان او ذوالفقار علیؓ بر گردنِ او گرز حمزہؓ بر پشت او عصائے موسیٰ کلیم اللہ بر جگر او ارّہ زکریا بر سرِ او کرم ایوب در بطن او تیغ

☆...☆...☆...☆...☆

دیگر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِی بِسْمِ اللّٰهِ الْکَافِی بِسْمِ اللّٰهِ مُعَافِی بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمِ بِسْمِ اللہ خیر الاسماء اسلام انبیاء و اولیا راز ہاد و عباد را و غوث را و قطب را و اوتاد را و شہسواران جبروت را و سرہنگان لاہوت را و غوث الملکوت را و ذرات الغیث را و سالکان را و ناسکان را محبان را و محبوبان را مخلوقان را مجذوب سالک را سالک مجذوب را صاحب تمکین را حاجت طلبی را و اہلِ سکر را و اہلِ صحور را و نشستگان کنج سلامت را و روندگان راہِ سلامت را و قلندرانِ سرمست را و صوفیانِ زبردست را و سلسلہ طبقہ حیدریان را و غلغلہ محب یاران را و شاہانِ عرب را و سرداران عجم را بندگانِ زنگیان را و امیرانِ خراسان را و خلفائے سندھ را و خاکسارانِ ہند را و ظریفانِ تبت را و نقاشانِ چین را و چابک سوارانِ بدخشان را و تیر اندازانِ غزنی را و عاشقانِ غور را و مشتاقانِ ماوراء النہر را واصلانِ بَرّ و بحر را و شہیدانِ دشتِ کربلا را بدرگاہِ شفیع مہ آرم برائے برآمدن حاجات و مہمات و مشکلات دینی و دُنیوی و حصولِ محبت عشقِ الٰہی ہر کہ در اُفتد بر اُفتد ہر کہ دگر گند جگر خورد چوں تکبیر عاشقاں برآید باذن اللہ و رسولہٗ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

☆...☆...☆...☆...☆

نوعِ دیگر: اس نقش معظم کو اگر کوئی ہر روز صبح و شام دیکھے، صورت اس کی مانند ماہِ تاباں کے ہوگی۔ دروازہ رزق کا اوپر اس کے کھلے گا۔ جو کوئی شک لاوے کافر ہوگا۔ نعوذ باللہ من ذٰلک نقش یہ ہے:

☆......☆......☆......☆......☆

اسنادِ شمائلِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم: میں نقل ہے بزرگانِ دین اور مشائخِ کرام و علمائے عظام سے کہ جس روز جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس دارِ فنا سے سمتِ دارالبقا کے رحلت فرما ہوئے تھے تب حضرت علی مرتضیٰ و جناب خاتونِ جنت رضی اللہ عنہما روتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں یہ عرض کرتے تھے کہ بے وجودِ مبارک جناب کے ہم کس طرح رہیں گے، آپ کی جدائی کیونکر سہیں گے۔ تب حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا علی لکھ تو شمائل میرے کو اور دیکھا کرا سے کہ دیکھنا اس کا ایسا ہے جیسے کہ صورت میری دیکھی ہو اور دیدار میرا کیا ہو اور جو کوئی امت سے میری شمائل میرے کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے گا اور ہر روز دیکھے گا گویا مجھے دیکھا ہو اور مجھے دل سے عزیز و محترم رکھتا ہو اور اگر کسی لڑائی یا کہ سفر کو جاوے تو ساتھ سلامتی کے پھر آوے اور جملہ بلاؤں و تیر و نیزہ و شمشیر اور وبا اور طاعون سے حفظِ الٰہی میں رہے۔ شمائل شریف یہ ہے:

نوعِ دیگر: جو کوئی اس نقش کو بروز یکشنبہ یعنی اتوار کو دیکھے گا تو دوزخ کی آگ سے رُستگاری پائے گا۔ اور تمام گُناہوں سے پاک اور نیک کاموں میں رہا کرے گا اور درمیان خلق کے بزرگی و عزت و حرمت پیدا کرے گا اور وہ تمام روز بلکہ تمام وہ ہفتہ حفظ و امان حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ میں رہے گا اور جملہ دشمن اس کے مقہور و عاجز ہوں گے اور کل آفات و بلاؤں سے امین اور نظرِ خلائق میں عزیز و محترم ہوگا۔ نقش یہ ہے:

انا فتحنا	لك فتحا	مبینا	یا سبوح	یا قدوس
۱	۱ع ۱۱	۱۷	۱۶۱	۲۵۸
۹۷	۷	۲	۵۹۵	عہ
ع	ع ۱۷	۱۹۲	۵ عہ	دع ۵۵
۲و۱	ع ۵۹	طع	ع ۱	۱۸
لا اِلٰہ	الا اللہ	محمد	رسول اللہ	اللہ

☆.....☆.....☆.....☆.....☆

نوعِ دیگر: جو کوئی اس نقشِ سوم کو بروز دوشنبہ یعنی پیر کے روز دیکھے گا، اس روز میں بلائے گوناگوں اور آفات سماوی و ارضی و آفاتِ بادشاہ و حکام و امیروں و بزرگوں و سلاطین سے بچا رہے گا اور سب لوگ اس کو دوست رکھیں گے اور جو حاجت حق سبحانہٗ و تعالیٰ سے چاہے گا بر آوے گی۔ نقش یہ ہے:

نصر	من اللہ	و فتح قریب	و بشر المؤمنین	واللہ خیر حافظاً	وھو ارحم الراحمین
	۱	۱۸۱	۸	۷	۱۵
	ہ	ع	۷	۱۷۳	۵عہ
	۶	ع ۱	۲۷۲	۱۷۳	۶ ۸
	۶۲	۱۸	ع ۳	ع ۱۸۷	ع ۱۷
لا	اِلٰہ	الا اللہ	محمد	رسول	اللہ

نوعِ دیگر: جو کوئی اس نقشِ چہارم کو بروز سہ شنبہ یعنی منگل کے روز دیکھے گا، روزِ مذکورہ تمام بلاؤں اور آفات سے بحفظ وحمایت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے رہے گا اور گناہِ صغیرہ وکبیرہ اگر روزِ مذکورہ میں کیے ہوں تو اسے بھی حق سبحانہٗ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اور برکت سے اس نقش کے عفو فرماویں گے اور جس مراد کی درخواست کرے گا وہ اجابت ہوگی۔ نقشِ مبارک یہ ہے:

یانور	یامنور	انور	یاخالق	النور	المنور
۹۱	۱۸	۸۷۱	۷۶	۹	ع د
۹۶۲ و	۷	۲۹	۷	۲	۹
۲۲	۱۴	۱۹	۹	۷	۵-
۸۹	۹۹ د	ع ۱	۹۶	۹۶	۱۱۳۴
لا الٰہ	الا	اللہ	محمد	رسول	اللہ

☆......☆......☆......☆......☆

چہار شنبہ: اس نقشِ پنجم کو بروز چہار شنبہ یعنی بروزِ بدھ کے جو دیکھے گا تمام اس روز میں جمیع آفات وبلیات سے بحفظ وامان حق سبحانہٗ تعالیٰ کے رہے گا اور خوش وخرم وفرحان رہے گا اور نظرِ سلاطین وحکام واکابران میں معزز ومحترم وجلیل الشان معلوم ہوگا۔ وہ نقش یہ ہے:

یا اللہ ۱	یا فتاح ۱۸۲	یا اللہ ۸۱۸۸	یا قدوس ۱۱۸	یا رزاق ۹۸	یا سبوح یا بدوح
	۱۸	۱۷	۳	۳	یاخالق
ع	ع	۲۱	۲۵۲	۳	یاقادر
۱۴	عہ	ع	عہ	۲۲۵	یاقاہر
لا	الٰہ	الا اللہ	محمد	رسول	اللہ

پنجشنبہ: جو کوئی اس نقشِ ششم کو بروز پنجشنبہ یعنی جمعرات کو دیکھے گا تو وہ تمام روز نظرِ خلائق میں عزیز و محترم و جلیل الشان ہوگا اور دولت پاوے گا اور جمیع بلاؤں اور آفتوں سے محفوظ بحفظ و امان حق سبحانہٗ تعالیٰ کے رہے گا۔ وہ نقشِ مبارک یہ ہے:

یابدوح	یافتاح	یاقدوس	یافتاح	یاسبوح
۱	۲۲	۱۵۵	۷	۲۲
۲۱	۷	۱۳	۱۳	۲۲
ع	۸	۱۳	۳	۳
۳عہ	۹۲۵	ع ۹	ع ۹	۱۹۹
سہ	لاالٰہ	الااللہ	محمد	رسول اللہ

☆......☆......☆......☆......☆

جمعہ: اس نقشِ ہفتم کو جو کوئی جمعہ کے روز دیکھے گا تو اسی روز میں دشمن بھی دوست ہوگا اور دشمن پر مظفر و منصور رہے گا اور جو گناہِ صغیرہ و کبیرہ کہ اس ہفتہ میں کیا ہوگا حق سبحانہٗ تعالیٰ نظر کرنے سے اوپر اس نقشِ شریف کے عفو فرمائے گا۔ وہ نقشِ معظم یہ ہے:

علیقا	ملیقا	انت تعلم	ما تخف قلوبھم	ملیقا
۱	۱ع	۲	ع	۱۸
ع	وعہ ہ	۵۵ ۷۵	۱۲	۱۳
۷۲	ع	۱۴	ع ہ	۱۴
۵۲۵	۵۲۶۵	۴۵	محمد ہ و ا	ا ی
لاالٰہ	الااللہ	محمد	رسول	اللہ

نوعِ دیگر: جو کوئی اس نقشِ معظم کو ہر روز دیکھے۔ اگر ہر روز نہ دیکھ سکے تو ہفتہ میں ایک بار یا کہ مہینے میں ایک بار یا تمام برس میں ایک بار یا کہ عمر بھر میں ایک بار دیکھے حق سبحانہ تعالیٰ گناہانِ صغیرہ و کبیرہ اس کی برکت سے اس نقش کے عفو فرمائے گا۔ دیکھنا اس نقشِ مکرم کا اس طرح پر ہے کہ گویا آنحضرت ﷺ کا دیدارِ مبارک کیا ہو اور برکت سے اس نقش کی، بیماری نہیں دیکھے گا اور بعد موت قبر اس مومن کی نور سے معمور ہوگی۔ نقشِ مکرم یہ ہے:

۷۱۱۸	۳ ۱۱	۱۳۱۱ ع ۱	۱۳۲۱	۱۸ ۱۱۲
۲۹ عای	ع ۵۵ ۱۱	۱۲۲۲	۱ ۸ ع	۲۱۲۱
۲۷۱۱	۹۱۱	۱۱۴۲۱	۶۲ ع	۱۹ ع
۹۱۹	د ۹۵۱۱	ی ۱۱	ص ۸۱	۱۱۱۹
۲۲۲۵	۱۱۱ ۱۱۱	۱۲ دا	و ۳ ۱۱	۱ لا ۱
۴۱ ۱۱	۱۱ ۱۱	۱۱۱ ۹۹	۱۱ ع ۱۱	الاّ

☆......☆......☆......☆......☆

اسنادِ مکسرِ اعداد تیس جزو کلام مجید: اس مکسر اعداد تیس جزو کلام مجید کا مربع دو ورده ساتھ اعتقاد اتمام کے لکھے اور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھے۔ شفاعتِ حضرت رسولِ خدا ﷺ کی اس کو نصیب ہوگی اور گناہِ صغیرہ و کبیرہ اس کے عفو ہوں گے۔ اور اگر لڑائی میں جاوے تو تیغ و تبر اور نیزہ و تیر اس پر کارگر نہ ہوں گے اور بلاء اور آفت ہائے ناگہانی اور مرگِ مفاجات و زلزلہ و برق و رعد اور مست ہاتھی اور شیر ببر اور باؤلا کتا اور ڈوبنے سے دریاؤں اور تالابوں میں اور ہوائے مخالف ہولناک اور تپ لرزہ اور سر کے درد وغیرہ کل بلاؤں و حادثات گوناگوں اور رنگارنگ، زمینی اور آسمانی سے بحفظ حافظِ حقیقی کے رہے اور نظرِ بادشاہان و حکام و امراء اور خلائق میں معزز و ممتاز و شیریں رہے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۹۱۴۸۳	۱۹۱۴۸۶	۱۹۱۴۸۹	۱۹۱۴۷۲
۱۹۱۴۸۸	۱۹۱۴۷۷	۱۹۱۴۸۲	۱۹۱۴۸۷
۱۹۱۴۷۸	۱۹۱۴۹۱	۱۹۱۴۸۴	۱۹۱۴۸۱
۱۹۱۴۸۵	۱۹۱۴۸۰	۱۹۱۴۷۹	۱۹۱۴۹۰

☆......☆......☆......☆......☆

نوعِ دیگر: واسطے دفع خوف اعدا یعنی دشمنوں اور زبان بدگویوں اور حسد حاسدوں سے ایمن رہے اور نظرِ خلائق میں عزیز ہووے۔ لکھ کر اپنے ساتھ رکھے اور ہر صبح و شام اسے دیکھا کرے تو نہایت عجائب و غرائب مشاہدہ کرے گا اور خواص اس اسماء شریف کے بہت ہیں اور فائدہ اس کے بے حساب لکھے ہیں۔ وہ نقشِ شریف یہ ہے:

طعسمح طعسمح طعسمح طعسمح طعسمح طعسمح طعسمح طعسمح طعسمح طعسمح

یا حی یا قیوم یا ذالجلالِ والاکرام

ملیخ صلیخا علیخ کلیخ ھ لا

مہر اسکندر

۳۱۱۰۹ ۷ عہ ۱۴۹۱۹ ۵ و ود عہ عہ ک ۲ عہ ۲ د

لا رسا + رسر ۳

☆......☆......☆......☆......☆

نوعِ دیگر: مشائخِ کرام رحمۃ اللہ علیہم سے منقول ہے۔ جو کوئی اس نقشِ مبارک کی زیارت کرے تو محبوب الخلائق ہوگا اور مرادات اس کی ساتھ سہولیت کے حاصل و میسر ہو اور جو کوئی ساتھ اس کے عداوت کرے گا تو مخذول و مقہور ہو جائے گا۔ وہ نقش یہ ہے:

۱۲۰۹۱	۱۲۰۹۴	۱۲۰۹۷	۱۲۰۸۴
۱۲۰۹۶	۱۲۰۸۵	۱۲۰۹۰	۱۲۰۹۵
۱۲۰۸۶	۱۲۰۹۹	۱۲۰۹۲	۱۲۰۸۹
۱۲۰۹۳	۱۲۰۸۸	۱۲۰۸۷	۱۲۰۹۸

☆......☆......☆......☆......☆

نوعِ دیگر: جو کوئی اس نقش کو پانچوں وقت کی نماز میں دیکھے گا گویا کہ فجر میں ساتھ آدم علیہ السلام کے پچاس حج اور پیشین میں ساتھ یونس علیہ السلام کے سو حج اور عصر میں ساتھ ابراہیم علیہ السلام کے چارسو اور مغرب میں ساتھ موسیٰ علیہ السلام کے پانچ سو اور عشاء میں ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزار حج کیے ہوں۔ نقش یہ ہے:

اللہ	الہ الا اللہ محمد رسول	لا
	روح ھو مھ	
	یا سبحان یا سلطان یا ناصر یا غفور یا غفور	۹۶۶۳

نوعِ دیگر: یہ نقش ہفتہ میں یا روزمرہ یا سال میں یا مہینے میں یا تمام عُمر میں ایک بار دیکھے جملہ گناہان اس کے عفو ہوں۔

و ا د ل ھو اللہ م ص

ص ط ع د ر ا ط

☆.....☆.....☆.....☆.....☆

نوعِ دیگر: جو کوئی اس نقش کو ہمیشہ دیکھے، آگ دوزخ کی اس پر حرام ہووے۔ وہ یہی ہے:
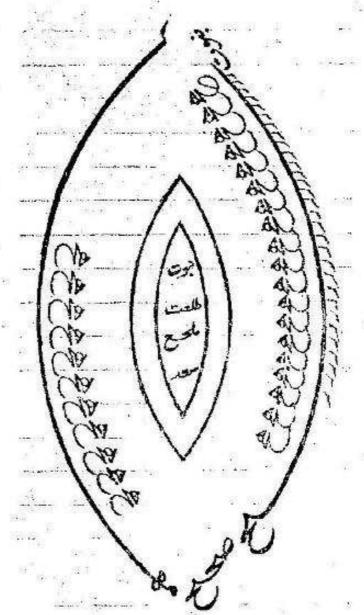
یہ دعا امام محمد بن ادریس خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے

اس دعا سے فرشتے کانپتے ہیں

اَللّٰھُمَّ یَا وَدُوْدُ یَا ذَاالْعَرْشِ الْمَجِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا فَعَّالٌ لِمَا یُرِیْدُ یَا ذَاالْعِزَّۃِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ وَ الْمُلْکِ الَّذِیْ لَا یُضَامُ یَا مَنْ عَلٰی نُوْرِہٖ عَرْشِہٖ یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

فرماتے ہیں ایک مظلوم نے یہ دعا پڑھی۔ اسی وقت ایک کڑک کی آواز آسمان سے آئی اور ایک فرشتہ ہاتھ میں برچھا لیے ہوئے نازل ہوا۔ اس قزاق کو جو اس مظلوم کو قتل کرنا چاہتا تھا، قتل کر دیا اور کہا: اے زید جب تو نے پہلی مرتبہ خدا سے دعا کی تو میں ساتویں آسمان پر تھا۔ جبریل نے آواز دی کہ اس مظلوم کی مدد کو کون جاتا ہے؟ میں نے کہا میں جاتا ہوں۔ پھر جب تو نے دعا کی تو میں آسمان دنیا پر تھا۔ پھر جب تو نے تیسری بار دعا کی تو میں آن پہنچا۔ جو اس کلام کو پڑھ کر دعا مانگے اس کی دعا قبول ہوگی۔

پھر جب زیدؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے واقعہ عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تجھ کو اپنا اسم اعظم تلقین کیا جس کے ساتھ جو دعا مانگی جاتی ہے قبول ہوتی ہے۔

صلوٰۃ الاولیا کے فوائد

جو شخص جس مطلب کے واسطے پڑھتا ہے خداوندِ کریم اس کا مطلب عطا فرماوے۔ امام زاہد احمد نے فرمایا کہ میں نے سیکھا اس نماز کو حضرت خضر علیہ السلام سے اور پڑھا اس کو پس پایا خدا کو اور طلب کیا خدا سے خدا کو۔ اور حضرت ابو بکر عیاضی نے بطلبِ مال کے پڑھا پس پایا مالِ کثیر۔ اور حضرت ابو القاسم نے بطلبِ علم و حکمت کے پڑھا، پس پایا اس کو۔ ترکیب یہ ہے: قبل نماز صبح کے دو رکعت پڑھے۔ پہلی رکعت میں سات بار سورۃ فاتحہ اور ایک بار سورۃ کافرون۔ دوسری رکعت میں سات بار سورۃ فاتحہ اور ایک بار سورۃ اخلاص اور بعد سلام کے دس بار کلمہ تمجید اور دس بار یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا۔ خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھنے پر دلی مقاصد (شرعی) پورے ہوں گے۔ (انشاء اللہ)

تذکرہ صوفیاء، علماء وسلاطین پر سید قیام الدین نظامی الفردوسی کی کتاب

"شرفا کی نگری"

کا مختصر تعارف

آپ کی کتاب "شرفا کی نگری" موصول ہوئی۔ کیا پیارا نام ہے اور کیسے پیاروں کا ذکر ہے۔ سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین ثمہ آمین۔ بہت بڑا کام کیا ہے۔ ماشاء اللہ۔

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان

◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆

قیام الدین صاحب نے ہر تذکرے کے آخر میں نسب نامے بھی تحقیق کرکے جمع کیے ہیں۔ انداز بیان سلیس آسان اور اثر انگیز ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور مجھے، مصنف اور تمام قارئین کو اس محبت کا کوئی ذرہ عطا فرمادے۔ جس سے ان حضرات کے سینے منور تھے۔

مولانا ولی رازی

◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆

"شرفا کی نگری" میں سیکھنے اور سمجھنے والوں کے لئے بے شمار سبق پوشیدہ ہیں۔ جس طرح چراغ سے چراغ جلتا ہے اسی طرح آدمی کو آدمی ہی بناتا ہے۔ اور بنانے کے لئے آدمی میسر نہ ہوں تو اس کے حالات زندگی کی پاکیزہ اور بے داغ سیرت و کردار کے روشن پہلو اپنا فیض پڑھنے والوں تک منتقل کرتے ہیں۔ اس کتاب میں جن بزرگوں کا تذکرہ ہے ان کی زندگیاں بے نفسی للّٰہیت، انسان دوستی، ہمدردی و ایثار، خدمت خلق اور احساس بندگی سے عبارت ہیں۔ انہیں پڑھ کر روح کی پیاس بجھتی ہے۔ انسانی کردار و عمل کے ایسے روشن نمونے سامنے آتے ہیں جن کی تقلید کی خواہش دل میں اُبھرتی ہے۔

ڈاکٹر طاہر مسعود